با وقار بنا عزت و شہرت پائی
جو بھی شبیر بنا آقا تیرے گن گانے سے

تاجدار حافظ آباد

مصنف

سید ضمیر الحسن

نظر ثانی

پیر سید وسیم الحسن نقوی الحسینی

مکتبہ الحسنین
جامع مسجد الفاروق ونیکے روڈ حافظ آباد

او وفا بنا عزت و شہرت پائی
جو بھی شبیر بنا آقا تیرے گن گانے سے

تاجدار حافظ آباد

مصنف

صاحبزادہ پیر سیّد وسیم الحسن شاہ نقوی

مکتبہ الحسنین

جامع مسجد الفاروق ونیکے روڈ حافظ آباد

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب .... تاجدارِ حافظ آباد

ترتیب وتدوین .... صاحبزادہ پیر سیّد وسیم الحسن شاہ نقوی

نظر ثانی .... صاحبزادہ پیر سیّد عطاء الحسنین شاہ نقوی

صفحات 168

تعداد 2200

طبع اوّل .... ستمبر 2011ء

کمپوزنگ .... عزیز کمپوزنگ سنٹر 0344-4996495

ناشر .... مکتبۃ الحسنین حافظ آباد

قیمت .... روپے

اسٹاکسٹ

مکتبۃ الحسنین

جامع مسجد الفاروق ونیکے روڈ حافظ آباد

روحانی پبلشرز داتا دربار مارکیٹ لاہور

marfat.com

حسن ترتیب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	انتساب	4
2	حالات زندگی پیر سید شبیر حسین شاہ نقوی رحمۃ اللہ علیہ	6
3	عالم اسلام کے عظیم خطیب تاجدار حافظ آباد	9
4	حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال زریں	54
5	میرے بھائی جان	59
6	تاثرات علماء کرام و مشائخ عظام	65
7	سید شبیر حسین شاہ سچے عاشق رسول اور محب وطن رہنما تھے	99
8	حافظ آباد کے بے تاج بادشاہ......سید شبیر حسین شاہ	109
9	پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا آخری صدارتی خطاب	112
10	منظوم خراج تحسین	114
11	بادشاہ	127
12	مفسر قرآن پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے خادم خاص کی نظر میں	137
13	آفتاب علم وعرفاں	143
14	Pir Syed Shabbir laid to rest	144
15	باتیں ان کی یاد رہیں گی	146
16	خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی چند یادیں' چند معرکے	150
17	منظوم خراج عقیدت	164

marfat.com

انتساب

میں اپنی اس حقیری کاوش کو حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں پیش کرتا ہوں، جن کی ذات میرے لئے ایک ایسی چھاؤں ہے جس سے میں رافضیت و خارجیت کی دھوپ سے بچا رہا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مزے لوٹتا رہا۔ حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ مقبول دنیائے عرب و عجم تھے اور ان کا یہ وہ لقب ہے جو آج تک کسی اور کو نصیب نہ ہوا۔ جن کی آواز نے آدھی صدی تک سماعتوں میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا رس گھولا اور قلوب و اذہان محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبہ سے سرشار کر کے لازوال ہو گئے۔ جنہوں نے لحن داؤدی میں خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے کلام شاہ است حسین، بادشاہ است حسین کو اس انداز میں پڑھا کہ سننے والوں نے کہا کہ خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھنے کا حق ادا کر دیا اور حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھنے کا حق ادا کر دیا ایسے پڑھا کہ لفظ خود اپنا معنی سننے والے پر ظاہر کر دیتے تھے اور ذکر حسین رضی اللہ عنہ بھی اس طرح ڈوب کر کیا کہ قیامت تک کیلئے درد و سوز کی ایک داستان رقم کر گئے۔ حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ جو مفسر قرآن بھی تھے، شارح احادیث بخاری و ابن ماجہ بھی تھے، مصنف کتب کثیرہ ہونے کے باوجود گدائے رسول و آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہلوائے اور اک جہان ان کو عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے روپ میں دیکھتا ہے۔ وہ فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ وہ نام کے ہی شبیر نہ تھے بلکہ کردار، گفتار اور انداز کے بھی شبیر تھے۔ تحریر و تقریر شریعت و طریقت اور میدان کے بھی شبیر تھے۔ حسینیت ان کا ذوق تھا۔ قرآن جن کا نور تھا۔ حدیث جن کا شوق تھا۔ کربلا جن کی درس گاہ تھی اور پیغام عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔

میں اپنے خالق حقیقی اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہوں کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل

marfat.com

میری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطاء فرمائے اور عشق رسول ﷺ کی وہ دولت جو حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے حصے میں آئی۔ اس سے ہماری بھی جھولی بھر دے۔

(آمین)

بجاہ سید المرسلین ﷺ

سید ضمیر الحسن

❀......❀......❀

marfat.com

قبلہ خطیب الاسلام پیر سیّد شبیر حسین شاہ نقوی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالہ کے مضافات میں مشہور قصبہ منڈیالہ تیگہ میں پیدا ہوئے جو بعد میں منڈیالہ شریف کے نام سے مشہور ہوا۔ آپ علاقہ کے عظیم روحانی علمی خانوادہ سادات سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے بزرگوں میں بہت سے صاحب کرامت اولیاء اللہ گزرے ہیں جن کے مزارات آج بھی منڈیالہ شریف میں مرجع خلائق ہیں' علاقہ کے لوگ آپ اور آپ کے بزرگوں سے والہانہ عقیدت ومحبت رکھتے ہیں۔ آپ کے پردادا کا اصل نام سیّد حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا لیکن بابا پیر رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور تھے۔ پیر سیّد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تقویٰ اور روحانیت کی وجہ سے بہت شہرت رکھتے تھے۔ ہندو' سکھ' عیسائی آپ کو سلام کرتے اور آپ کی محبت اختیار کرتے جب آپ کا حسن سلوک دیکھتے بزرگی وکرامات کی وجہ سے دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے۔ یاد رہے کہ حضور بابا پیر رحمۃ اللہ علیہ قبلہ خطیب الاسلام کے جدامجد ہیں اور آپ ہی نے حضور خطیب الاسلام کو گھٹی دی تھی اور خطیب الاسلام فرمایا کرتے تھے کہ میری آواز اور زبان کا اثر اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل ورحمت اور بابا پیر رحمۃ اللہ علیہ کی گھٹی کی وجہ سے ہے۔

ایک دفعہ بابا پیر رحمۃ اللہ علیہ اپنے ڈیرے کی طرف جا رہے تھے جو سیّداں والا کھوہ کہلواتا تھا راستے میں سکھوں کا بھی ڈیرہ اور زمینیں تھیں اور سردیوں کے موسم میں گنے کی کٹائی کے بعد گڑ بنایا جا رہا تھا کڑاہی کے نیچے آگ جل رہی تھی اور گنے کا رس اُبل رہا تھا۔ سکھوں نے جس کا نام فقیر سنگھ تھا نے کہا بابا جی گڑ کھالیں جو کہ اس نے علیحدہ ٹوکریوں میں رکھا ہوا تھا۔ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے شکریہ کہہ کر انکار کر دیا۔ سکھ نے سوچا کہ شاید سکھ ہونے کی وجہ سے انکار کیا ہے۔ عرض کیا کہ جناب یہ مسلمان نے ہی بنایا ہے۔ آپ مسکرائے اور فرمایا لاؤ پھر وہ بجائے گڑ لانے کے کہنے لگا جناب ساری رات آپ پانیوں میں ذکر کرتے ہیں لیکن لباس گیلا نہیں ہوتا۔ اُبلتی ہوئی کڑاہی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس میں سے کھالیں۔ آپ نے تین دفعہ فرمایا اچھا اسی میں سے کھانا ہے اور فرمایا کہ آگ مسلمانوں کیلئے نہیں ہے

marfat.com

اور بسم اللہ پڑھ کر اُبلتی ہوئی کڑاہی میں ہاتھ ڈال کر کھانا شروع کر دیا۔ آپ کی یہ کرامت دیکھ کر وہ سارا اسکے خاندان مسلمان ہو گیا۔ آپ نے اس کا نام بھی پھر فقیر حسین رکھا۔

حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی پیر سید نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نہایت پارسا' متقی اور نیک بزرگ تھے اور مستجاب الدعوات تھے جو بھی زبان سے دعا کرتے اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوتی منڈیالہ شریف کے مین بازار میں آپ ہی کے نام پر مسجد پیر سید نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ قائم ہے جو آپ نے ہی تعمیر کروائی۔ آپ کا مزار پرانوار بھی مسجد کے احاطہ میں مرجع خلائق ہے لوگ آپ کے مزار پر حاضری دیتے ہیں اور اللہ کریم کی بارگاہ میں دعائیں کرتے ہیں اور اپنی مرادیں پوری کرتے ہیں۔ حضور قبلہ پیر سید نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب بابا پیر رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت کیلئے عرض کیا تو بابا پیر رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ فرما کر کہا کہ جاؤ تمہارا فیض شرقپور شریف میں ہے اور حضور شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیج دیا۔ جب پیر سید نواب علی شاہ میاں صاحب حضور شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے بغیر پوچھے دیکھتے ہی فرمایا کہ آپ سید زادے ہیں' فیض تو آپ کے گھر کا ہی ہے پھر پیر سید نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصرار پر بیعت فرمایا اور روحانی فیض منتقل کیا۔ پیر سید نواب علی شاہ نے حضور شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا جناب ابھی عبادت میں لطف نہیں ملتا۔ آپ نے دعا فرمائی اور کہا کہ جو کوئی چیز رستے میں دے وہ کھا لینا۔ آپ واپس تشریف لا رہے تھے۔ ایک مجذوب گاجر کا ٹکڑا منہ میں چبا رہا تھا۔ اس نے پیر سید نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا اور گاجر کا ٹکڑا دیا تو آپ نے وہ کھا لیا فرماتے ہیں کہ وہ مزا شہد میں بھی نہیں ملا جو اس گاجر کے ٹکڑے میں تھا پھر فرماتے ہیں کہ عبادت کے وقت مجھے وہ مزا آتا کہ بعض اوقات رات کے گزرنے کا پتہ نہ چلتا۔

حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کو اللہ کریم نے بہت رعب و دبدبہ سے بھی نوازا تھا' کوئی بھی شخص آپ کے سامنے سر اٹھا کر بات نہ کرتا تھا' حالانکہ آپ نہایت حلیم الطبع اور منکسر المزاج تھے لیکن شریعت کی اس درجہ پابندی کرتے کہ ہمیشہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ

marfat.com

نماز ادا کرتے۔ زندگی بھر کبھی تہجد بھی قضا نہ کی۔ اہل علاقہ اپنی دادرسی کیلئے آپ کے پاس حاضر ہوتے۔ آپ نے ایک عرصہ تک اہل علاقہ کو علمی وروحانی فیض سے سیراب کیا۔ لوگ آپ کے پاس نہ صرف روحانی تشنگی بجھانے کیلئے بلکہ اپنے دنیاوی کاموں کیلئے بھی حاضر خدمت ہوتے اور فیض حاصل کرتے۔ بڑے بڑے چور اور ڈاکو آپ کے خوف کی وجہ سے علاقہ چھوڑ گئے یا پھر تائب ہو کر پابند شریعت بن گئے۔ آپ کی ظاہری حیات طیبہ میں علاقے کے بڑے جاگیردار بھی غریبوں سے حسن سلوک کرتے۔ ظالم پر ہمیشہ آپ کا رعب طاری رہتا اور مظلوم اپنا حق وصول کرتا۔ آپ کی شرافت' نیک نامی اور بزرگی کے قصے بھی زبان زد عام ہیں۔ آپ کا وصال بروز جمعۃ المبارک 28 فروری کو ہوا۔ آپ کے سفر آخرت کی داستان بھی بڑی یادگار ہے۔ آپ حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہی تشریف لائے ہوئے تھے کہ اچانک آپ کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ حافظ آباد کے بہترین ڈاکٹرز کی ٹیم موجود تھی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ لوگ مسجد میں حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت اور خطبہ جمعہ کیلئے انتظار کر رہے تھے لیکن آپ چھت پر سے نیچے نہ اتر رہے تھے کافی انتظار کے بعد لوگ بے تاب ہو گئے' اتنے میں جمعہ کی اذان کا وقت ہو گیا۔ حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اذان دی جائے۔ مؤذن نے اذان شروع کی جب آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آیا تو پیر سید نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا۔ نقاہت کی وجہ سے اٹھ نہیں رہے تھے لیکن آپ نے آخر اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر رکھا۔ درود شریف اور کلمہ طیبہ پڑھا اور اسی وقت روح مبارک پرواز کر گئی۔ آپ کی نماز جنازہ پہلے حافظ آباد میں گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 1 کی وسیع وعریض گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ جہاں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ ہزاروں افراد نے آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی پھر آبائی گاؤں منڈیالہ شریف میں جسد خاکی لے جایا گیا۔ وہاں بھی نماز جنازہ ادا کی گئی اور مسجد پیر سید نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے احاطہ میں تدفین کر دی گئی۔

marfat.com

عالم اسلام کے عظیم خطیب تاجدارِ حافظ آباد

حضرت قبلہ پیر سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

مغلیہ بادشاہ اکبر کے عہد میں حافظ آباد کی جب بنیاد رکھی گئی تو یہ شہر حافظ میراک کے ہاتھوں بسائے جانے کے بعد بیرونی حملہ آوروں کے ہاتھوں شکست و ریخت کا شکار ہو کر کئی بار ویران اور کئی بار آباد ہوتا رہا۔ ان ادوار میں بے شمار شخصیات اس شہر کی زینت بنتی رہیں۔ لیکن گمنامیوں کے اندھیروں میں ڈوبا حافظ آباد ایک ایسے تاجدار کی صدیوں سے راہیں تکتا رہا جو اسے گمنامیوں کی دلدل سے نکال کر شہرت کی بلندیوں تک پہنچاتا اور چار چاند لگاتا۔ پستیوں سے نکال کر بامِ عروج پر پہنچاتا۔ بے توقیری سے بچا کر شان و شوکت اور عزت و وقار سے ہمکنار کرتا۔

آخر صدیاں بیت جانے کے بعد 6 جنوری 1948ء کو وہ مبارک ساعت آن پہنچی۔ جب گوجرانوالہ کے قصبہ منڈیالہ تیگہ میں آفتاب ولایت حضرت پیر سیّد نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایسا باکمال چشم و چراغ پیدا ہوا۔ جس کے سر پر آگے چل کر حافظ آباد کا تاج سجنا تھا۔ آپ کی ولادت سے پہلے آپکی والدہ محترمہ جو نہایت پارسا نیک بی بی ہیں کو خواب میں بشارت دی گئی۔ فرماتی ہیں کہ ولادت سے ایک ماہ پہلے کیا دیکھتی ہیں کہ ایک وسیع و عریض مسجد ہے جس میں روحانی و نورانی چہرے والے سینکڑوں ہزاروں افراد موجود ہیں۔ ان میں سے ایک بزرگ جن کو میں نے کبھی دیکھا نہیں اور نہ جانتی تھی۔ بابا پیر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ میرے پاس آئے۔ بابا پیر رحمۃ اللہ علیہ انتہائی درجہ عزت و احترام کے ساتھ اس مقدس ہستی سے پیش آرہے تھے آکر فرمانے لگے کہ بی بی تمہیں مبارک ہو ایک عظیم بادشاہ کی اور واپس اس اجتماع کی طرف تشریف لے گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ بعد میں وہ بچہ دنیائے اسلام میں

marfat.com

تاجدار خطابت کہلوایا۔ مقبول عرب وعجم کے نام سے پہچانا گیا اور دوران خطبہ ہزاروں لوگ نعرے لگاتے۔ سینوں کا بادشاہ...... شبیر شاہ...... شبیر شاہ

اس نابغۂ روزگار بچے کی پیدائش پر اس کا نام سید شبیر حسین رکھا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت کے فوراً بعد والد گرامی حضرت پیر سید نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے چچا اور وقت کے معروف روحانی بزرگ حضرت پیر سید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ المعروف بابا پیر رحمۃ اللہ علیہ جن کی کرامات اور روحانی تصرفات کا جگہ جگہ شہرہ تھا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پوتا پیدا ہوا ہے۔ یاد رہے کہ پیر سید نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کا نام پیر سید حسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا جو وفات پا چکے تھے اور پیر سید نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بابا پیر رحمۃ اللہ علیہ کے زیر نگرانی ہی پرورش پائی۔ خوشخبری سن کر بابا پیر رحمۃ اللہ علیہ نے تین بار الحمد للہ کے الفاظ ارشاد فرمائے۔ اس کے بعد پیر سید بابا پیر نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے گھر تشریف لا کر پیر سید شبیر حسین شاہ کے ایک کان میں اذان اور دوسرے میں تکبیر کہی۔ اسی دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ نے بابا پیر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ اس بچے کو خود اپنے دست مبارک سے گھٹی دیں۔ جس پر حضرت پیر سید حسین شاہ المعروف بابا پیر رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ میں چلے گئے۔ جب مراقبہ ختم کیا تو بابا پیر رحمۃ اللہ علیہ نے خود گھر آ کر پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالتے ہوئے گھٹی دی اور فرمایا کہ یہ پھر ہمارا ہے لعاب دہن اور گھٹی کی تاثیر تھی۔ جس نے علمی و روحانی دنیا میں انبیاء و اولیاء کا وارث بنا دیا جس نے اس بچے کو آگے چل کر عالم اسلام کا سحر انگیز خطیب بنا دیا۔

تعلیم

حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب ذرا ہوش سنبھالا تو انہوں نے قرآن پاک کی ابتدائی تعلیم گھر سے حاصل کی۔ بعد ازاں انہیں سکول میں داخل کروا دیا گیا چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر کا ماحول خالصتاً مذہبی و روحانی تھا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو

marfat.com

ابتدائی تعلیم کے بعد دینی تعلیم کیلئے اس وقت کے مشہور عالم دین حاجی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کے مدرسہ سراج العلوم گوجرانوالہ میں داخل کروا دیا گیا۔ یاد رہے کہ حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ قبلہ حاجی صاحب مدظلہ العالی کی شخصیت بالخصوص پابندی شریعت کی وجہ سے دلی محبت رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جس نے آج ولی دیکھنا ہے۔ وہ قبلہ حاجی صاحب مدظلہ العالی کی زیارت کرلے۔ جب بھی گوجرانوالہ جاتے خصوصی طور پر ملاقات کیلئے وقت نکالتے اور دعا کیلئے کہتے۔

ان کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دارالعلوم جامعہ محمدیہ رضویہ بھکھی شریف سے درس نظامی کی تعلیم حاصل کی۔ ان مدارس میں حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبداللطیف صاحب (گوجرانوالہ) مولانا مفتی محمد حاکم علی صاحب (راہوالی) مولانا محمد نواز صاحب (بھکھی شریف) علامہ مولانا عبدالقادر صاحب (سوکن ونڈ) اور حضرت علامہ مولانا نذیر احمد صاحب (بھکھی شریف) علامہ احسان الحق صاحب (فیصل آبادی) جیسے کہنہ مشق' بلند پایہ اور نابغہء روزگار اساتذہ سے کسب فیض کے مواقع میسر آئے۔

خطابت کا آغاز

پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے درس نظامی کی تکمیل کے بعد خطابت کا باقاعدہ آغاز 1967ء میں گوجرانوالہ جیسے شہر سے کیا' کچھ عرصہ آپ رحمۃ اللہ علیہ قلعہ دیدار سنگھ میں بھی خطیب رہے۔

پھر حافظ آباد کا تاج آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر سجنے کا وقت آ پہنچا تو 1972ء میں یہاں کے عوام کے پرزور اصرار پر آپ رحمۃ اللہ علیہ حافظ آباد تشریف لے آئے۔ جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ آبادی کو اپنی علمی' دینی' روحانی' مذہبی' سیاسی و سماجی سرگرمیوں کا مرکز بناتے ہوئے مرکزی جامع مسجد الفاروق ونیکے روڈ (اب اس روڈ کا نام آپ کی خدمات اور خراج تحسین پیش کرنے کیلئے حکومت نے پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے منسوب کر دیا ہے) والی

marfat.com

سے عام خطباء وواعظین کے برعکس ایسے منفرد انداز میں خطابت اور تبلیغ کا آغاز کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سحر انگیز اور مسحور کن آواز کی وجہ سے ہزاروں عشاقان رسول یہاں مستانہ وار آ کر اپنی روحانی پیاس بجھانے لگے۔ یہاں وسیع وعریض مسجد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خطاب کے دوران کھچا کھچ بھر جاتی جبکہ مسجد کے باہر کی تمام سڑکیں بھی عوام کے جم غفیر کی وجہ سے تنگ دکھائی دینے لگتیں' چھتوں پر خواتین کا سیلاب امڈ آتا اور مجمع میں سینکڑوں کی تعداد میں ٹیپ ریکارڈر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریر کو ریکارڈ کرنے کیلئے موجود ہوتے جب آپ تقریر شروع کرتے تو سامعین پر ایک سکتہ طاری ہو جاتا۔ ایسے لگتا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھ گئے ہیں۔

واقعہ کربلا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت

پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے واقعہ کربلا کو ایسے منفرد اور پرسوز انداز میں پیش کیا جس سے دنیا بھر میں پھیلے فرزندانِ توحید کی آنکھوں سے آنسوؤں کا نہ تھمنے والا ایک ایسا سیلاب شروع ہوا۔ جو قیامت تک لاکھوں' کروڑوں' انسانوں کو نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محبت اہل بیت کے غم میں تڑپاتا رہے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب واقعہ کربلا بیان کرنے لگتے تو حسنی' حسینی خون آپ رحمۃ اللہ علیہ کی رگوں میں دوڑنے لگتا۔ شہدائے کرب وبلا کا ذکر کرتے ہوئے نہ صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہچکی بندھ جاتی بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مجمع میں موجود ہزاروں' سامعین وناظرین بھی نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شہدائے کربلا کے غم میں زاروقطار رونے لگتے' ایسے لگتا کے درودیوار بھی سسکیاں لے رہے ہیں۔ منظر نگاری میں جو ملکہ آپ کو حاصل تھا وہ اپنی مثال آپ تھا' پھر بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس طرز خطابت کو قبولیت کا ایسا شرف حاصل ہوا کہ دیکھتے ہی دیکھتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولیت دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئی۔ جونہی محرم الحرام کا مہینہ شروع ہوتا تو تاجدار ہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رباعی پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی آواز میں دنیا کے کونے کونے میں گونجنے لگتی۔

marfat.com

شاہ است حسینؓ بادشاہ است حسینؓ
دین است حسینؓ دین پناہ است حسینؓ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز کو عوام میں روز بروز پذیرائی ملتی گئی۔ ملک کے پسماندہ اور دور دراز علاقوں کی ایسی کچی جھونپڑیاں جہاں پر بجلی اور پانی کی سہولیات بھی نظر نہ آتیں وہاں پر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز کی خوشبو ماحول کو معطر کرتے دیکھائی دیتی۔ چنانچہ واقعہ کربلا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شہرت کی ایسی بلندیوں پر پہنچا دیا کہ آسمانِ خطابت پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا درخشندہ ستارہ قریباً نصف صدی تک جگمگاتا رہا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ واقعہ کربلا نہیں بلکہ یہ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ اور کرم کا صدقہ ہے جو آل رسول کا گدا ہو عزت اس کے نام لکھ دی جاتی ہے۔ آپ کی گفتگو میں اور خطابات میں اگرچہ اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بہت سننے کو ملتا ہے اور آپ کی وجہ شہرت بھی ذکر اہل بیت بالخصوص نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت ہے لیکن آپ ایسے کھرے اور سچے عاشق رسول سنی تھے کہ عقیدہ میں غلو نہ تھا۔ خارجیت اور رافضیت دونوں سے سخت بیزار تھے۔ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی اسی طرح عقیدت و محبت رکھتے جیسے اہل بیت سے' فرمایا کرتے کہ دین اہل بیت کی محبت اور اصحاب کے احترام کا نام ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت فرمائی کہ اگر میری اولاد میں بھی اگر کوئی عقیدہ اہلسنّت چھوڑ دے تو وہ میری وراثت کا حق دار نہیں ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اپنے بیٹوں کے نام اس طرح رکھ دیئے ہیں کہ میری اولاد میں بھی کوئی اللہ کے فضل و کرم سے رافضی و خارجی نہ ہوگا۔ میں نے دو بیٹوں کے نام آل کی نسبت پہ اور دو بیٹوں کے نام اصحاب کی نسبت سے رکھے ہیں۔ تاکہ ناموں سے عقیدہ اہلسنّت واضح ہو جائے۔ جب بھی نجی محفل میں یا گفتگو میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوتا تو بڑی عقیدت و احترام سے اپنے نقشبندی سلسلے پہ ناز کرتے کہ یہ وہ نسبت ہے جو خلیفۂ اوّل میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار غار سے جا کر ملتا ہے' کسی نے پوچھا کہ کیا آپ کیلئے سید بنی فاطمہ ہونا کافی نہیں۔ یہ نقشبندی ہونا

marfat.com

کیا ضروری ہے۔ فرمانے لگے یہ اللہ کا فضل ہے کہ میرے کریم رب نے مجھے اپنے حبیب کی آل میں پیدا فرمایا لیکن میرے لئے یہ شرم یا عار نہیں کہ میں نقشبندی ہوں بلکہ فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ میری اس سلسلے میں بیعت ہے۔ جس کے سرتاج صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اور میرے بابا تاجدار ولایت مولائے کائنات شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور میں نے سید ہونے کی وجہ سے ہی اپنے باپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت کی۔

جب بھی ذکر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہوتا آپ رحمۃ اللہ علیہ زیادہ گفتگو نہ فرماتے صرف اتنا فرماتے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں اور ان کا احترام ہم پہ لازم ہے توہین کرنے والا گستاخ اور لعنتی تصور کیا جائے گا لیکن میرے عقیدے کے مطابق مولا علی رضی اللہ عنہ حق پہ ہیں اگر میں اس وقت ہوتا تو مولا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوتا۔ ایک دفعہ سپاہ صحابہ کے سربراہ مولانا اعظم طارق ملنے کیلئے آئے بہت دیر گفتگو ہوتی رہی۔ مولانا اعظم طارق نے کہا کہ جناب ہم آپ کا مشن لے کر نکلے ہیں تو فوراً روک کر فرمایا۔ صحابہ کا احترام اور ناموس صحابہ پہ جان قربان کرنا میرا مشن ہے لیکن میرے مشن میں یزید کو امیر المومنین ماننا نہیں۔ وہ گستاخ تھا توہین رسالت اور توہین آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتکب ہوا۔ میرے نزدیک یزید لعنتی ہے اور فرمایا کہ صفا اور مروہ دو پہاڑیاں "شعائر اللہ" ہیں جو ان کی توہین کرے وہ مسلمان نہیں' جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل کی توہین کرے اور جانتے ہوئے بھی اور توہین کی نیت سے کہ یہ نسل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے وہ کیسا مسلمان ہے؟

اس دوران پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرت کے ساتھ ساتھ حافظ آباد کو بھی گمنامیوں کی دلدل سے نکال کر اسے شہرت کے بامِ عروج پر پہنچادیا پھر دیکھتے ہی دیکھتے آپ رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ آباد لازم و ملزوم ہو گئے۔ اب دنیا کے کسی بھی خطے میں جب پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیا جاتا ہے تو وہاں لبوں پر بلا اختیار حافظ آباد کا نام آجاتا ہے اور جہاں کہیں حافظ آباد کا نام آتا ہے تو وہاں پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی یاد ستانے لگتی ہے۔

marfat.com

یہ دونوں نام لازم و ملزوم ہونے کے بعد اب ایک دوسرے کی پہچان بن چکے ہیں لیکن پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ شہرت کی بلندیوں پر پہنچنے کے باوجود دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نہ چھوڑتے۔ ہمہ وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پر اپنے یہ اشعار جاری رہتے۔

باوقار بنا عزت و شہرت پائی
جو بھی شبیر بنا آقا تیرے گن گانے سے

ایسے حالات نہ تھے کہ میں جاتا جنت
بچ گیا نار سے میں آقا تیرے فرمانے سے

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک سچے عاشق رسول اور ہمہ وقت محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کھوئی رہنے والی شخصیت تھے۔ جب بھی محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ چھڑتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی۔ رقت طاری ہونے کے بعد اکثر ہچکی بندھ جاتی آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا چہرہ مبارک مدینہ شریف کی جانب کر کے اپنے دونوں ہاتھوں کو جوڑ لیتے اور اکثر فرماتے کہ میں نے تو در ہی ایک پکڑا ہے اور وہ ہے سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا در پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ الفاظ جاری ہونے لگتے۔

یک در گیر محکم گیر

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کس قدر محبت تھی اس کا اندازہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس نعت شریف کے اشعار سے کیا جا سکتا ہے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنی تقاریر میں جھوم جھوم کر پڑھتے۔

ٹوٹے دلوں کے سہارے محمدؐ
بے چاروں کے ہیں چارے محمدؐ

marfat.com

مجھے دنیا والو لاوارث نہ سمجھو
وارث ہیں میرے پیارے محمدؐ

قبر و حشر اور پل سے گزرتے
لگاؤں گا میں تیرے نعرے محمدؐ

کیا غم ہے مجھ کو ہوں بیشک میں مجرم
کہ میرے شفیع ہیں پیارے محمدؐ

میں صبح مدینہ پر قربان جاؤں
کہ نظر آئیں تیرے منارے محمدؐ

شبیرؔ کی آرزو بس یہی ہے
کہ کبھی گھر میں آؤ ہمارے محمدؐ

مدینۃ النبی ﷺ اور حضور نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس قدر پیار تھا کہ اکثر تخلیہ اور نجی محافل میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ پر رقت طاری ہو جاتی۔ زار و قطار روتے ہوئے بارگاہ نبوی میں فریاد کرنے لگتے کہ یا رسول اللہ ﷺ میں گنہگار ہوں۔ سیاہ کار ہوں۔ مجھ پر کرم فرما دینا۔ جب نزاع کا وقت آئے غلام کو یا تو مدینہ شریف میں بلا لینا یا پھر آپ ﷺ خود تشریف لے آنا پھر روتے روتے کچھ دیر بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک پر اطمینانیت چھا جاتی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پختہ ایمانی سے فرمانے لگتے کہ

دنیا والو میرے سرکار بڑے لجپال ہیں
میری سرکار کو تم نے پکار کر دیکھا ہی نہیں

تم دیکھو گے جب سرکار ﷺ کے اس غلام (شبیر حسین) کا جنازہ اٹھے گا تو شہر کی گلیاں اور سڑکیں تنگ پڑ جائیں گی۔ بسا اوقات آپ رحمۃ اللہ علیہ اس ضمن میں اپنی لکھی نعت کا یہ شعر گنگنانے لگتے۔

marfat.com

شبیر میرے مرنے پہ ہر سو اک شور مچ جائے گا دیکھو گے
کہ کہنے الوداع مجھ کو میری سرکارؐ تشریف لائیں گے

بلکہ آپ جب بھی مدینۃ النبی ﷺ کی حاضری کیلئے نکلتے تو آپ کے چہرے پر قوس قزح کی طرح رنگ بکھرتے اور چہرہ اقدس پر مختلف تاثرات دکھائی دیتے بعض اوقات اپنی گفتگو میں حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اظہار بھی فرماتے کبھی خوشی و مسرت سے چہرہ چمکتا جیسے زندگی کا حاصل مل گیا ہو تو کبھی شان مصطفوی ﷺ اور بارگاہ شاہ کونین کی حاضری کا خیال آتے ہی ادب کی وجہ سے سنجیدگی چھا جاتی' کبھی ارمان مچلتے کہ مقصود بندگی حاصل ہو گیا۔ کبھی آنکھ پرنم کہ کسی عالی بارگاہ کی حاضری ہے۔ جہاں ملائکہ بھی دم نہیں مارتے۔ آپ کے رفقاء جو مدینہ طیبہ میں اکثر ساتھ ہوتے وہ بتاتے کہ دنیائے اسلام کا یہ عظیم خطیب آقا ﷺ کے شہر میں ایسے لگتا ہے جیسے گداگر دروازہ سخی پہ حاضر ہو کر کاسہ لے کر دامن پھیلا کر عرض کر رہا ہو کہ

اب تو نہ روک اے سخی عادت سگ بگڑ گئی
پہلے ہی مجھ کو میرے کریم لقمہ تر کھلاتے کیوں

ہم تو پرانے ہی تیرے در کے
نام لکھے ہیں مادر پدر کے

بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نعتیہ کلام میں یوں عرض کیا۔

تیرے ٹکڑوں پہ پلتا ہوں پیارے نبی ﷺ
جی رہا ہوں میں تیرے سہارے نبی ﷺ

پیر عابد مدنی اللہ کریم ان کو بھی اپنے جوار رحمت میں خاص جگہ عطا فرمائے۔ بہت لمبے عرصے تک مدینہ طیبہ میں آقا ﷺ کی بارگاہ میں خدمت کرتے رہے اور حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اکثر آپ کے ہاں ٹھہرتے۔ پیر عابد مدنی صاحب کہتے ہیں کہ آپ مدینہ

marfat.com

طیبہ میں بغیر استری کپڑے پہن لیتے تھے۔ حالانکہ میں نے کئی بار عرض کیا کہ میں استری کر دیتا ہوں لیکن آپ منع فرماتے۔ ایک دفعہ حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے روٹی ہاتھ میں پکڑی اور ننگے پاؤں جنت البقیع کی طرف سے گنبد خضریٰ کے سامنے بیٹھ گئے روٹی کا ٹکڑا ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے اور زمین پہ بیٹھ کر کھانا شروع کر دیا۔ پیر عابد مدنی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا جناب ہوٹل میں یا گھر بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ فرمانے لگے گدا کو دروازہ سخی پر یونہی بیٹھ کر کھانا چاہیے۔

کسی نے کہا کہ ٹھیک ہے جناب مدینہ طیبہ کی بڑی فضیلت ہے لیکن مکہ شریف میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے جبکہ مدینہ شریف میں پچاس ہزار کا ثواب ہے تو فرمانے لگے بات تو درست ہے اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر سنایا۔

مکہ ہی سہی افضل مدینہ نہ سہی زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

پھر فرمانے لگے حضرت قرآن فرماتا ہے۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی۔ (سورۃ الضحیٰ آیت ۴)

ہر آنے والا لمحہ پہلے سے بہتر ہے مکہ میں ایک لاکھ اور مدینہ میں کئی لاکھ کا ثواب ہے۔ بیت اللہ شریف کی زیارت سے گناہ معاف ہوتے ہیں مگر حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے شفاعت و جنت عطا ہوتی ہے۔ ہم گناہ گاروں کا مدینہ کے سوا ٹھکانہ اور ہے ہی کیا آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کا ذکر سن کر ہی آبدیدہ ہو جاتے بلکہ آپ کی تقریروں میں بھی یہ شعر اکثر سننے کو ملتا ہے۔

سدا وسدا رہے تیرا دوارا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جتھے ہوندا غریباں دا گزارا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ خود فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھا کافی دیر عرض و

marfat.com

معروف کرتا رہا پھر نماز ادا کر کے باہر باب جبرئیل علیہ السلام کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہ کچھ افراد آپس میں باتیں کر رہے تھے اور ایک دوسرے کو بتا رہے تھے کہ میں تو ہر سال آتا ہوں دوسرے نے کہا کہ میں سال میں دو تین دفعہ حاضری دیتا ہوں اور اپنے سرمایہ فیکٹریاں اور جائیداد گننی شروع کر دی کہا میری تو اتنی فیکٹریاں ہیں۔ میں ہر مہینے بھی آؤں تو فرق نہیں پڑتا۔ آپ ان کی گفتگو سن کر سخت رنجیدہ ہوئے اور وہاں سے اٹھ کر سید ھے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر یوں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا صرف امراء سرمایہ دار ہی آپ کے در کی حاضری بار بار دے سکتے ہیں۔ میرے پاس تو نہ اتنی دولت اور نہ سونا چاندی مگر آقا صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرمایہ ہے وہ آپ سے عشق و محبت ہے۔ اس کے سوا نہ دولت دنیا ہے اور نہ حسن عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہی میری محبت ہے۔ میں کیسے ہر سال حاضری دے سکوں گا اور خوب گڑ گڑا کر روئے جیسے آنکھوں سے سیلاب امڈ آیا کہ میں گنہگار تو پاکستان میں حاضری کو تڑپتا رہوں گا۔ اس سفر میں مناظر اسلام علامہ ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ کافی دیر ہاتھ باندھے آنکھیں بند کئے کھڑے رہے واپس آئے تو مناظر اسلام سے فرمانے لگے۔ قادری صاحب اب یہ لوگ آئیں یا نہ آئیں فقیر در کی حاضری دیتا رہے گا بلکہ جس دن آپ کا وصال ہوا۔ آپ گوجرانوالہ میں پاسپورٹ کے سلسلے میں گئے ہوئے تھے اور ارادہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے در کی حاضری کا تھا مگر آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بلا لیا۔

پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم پر کس قدر واثق یقین تھا۔ اس کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ 1999ء میں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دل کا پہلا دورہ پڑا تو جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مرکزی جامع مسجد الفاروق میں تقریر فرما رہے تھے کہ تقریر کے اختتام پر ممبر پر ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دل کا دورہ پڑا۔ جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تشویش ناک اور بے ہوشی کے عالم میں فی الفور مقامی ہسپتال لے جایا گیا۔ ہسپتال کے باہر آپ

marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں اور مریدین کا تانتا بندھ گیا۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عزیز و اقرباء اور عقیدتمند رو رو کر دعائیں کر رہے تھے کہ ہوش سنبھالتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ پریشان نہ ہو۔ ابھی میرے مرنے کا وقت نہیں آیا کیونکہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں التجا کر رکھی ہے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیت گاتا رہا ہوں۔ جب مجھ پر نزاع کا وقت آئے تو مجھے یا تو مدینہ شریف بلا لینا یا پھر خود تشریف لے آنا۔ چنانچہ میں ابھی نہ تو مدینہ شریف میں ہوں اور نہ ہی ابھی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ اس لئے ابھی میرے مرنے کا وقت نہیں آیا لیکن آپ کے جنازہ پر یہ کیفیت تھی کہ پھولوں کی بارش بادلوں کے سائے نعرہ تکبیر و نعرہ رسالت کے نعرے اور ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں یوں لگتا تھا کہ مدینہ سے ہو کر آ رہی ہیں بلکہ سرگودھا کے ایک شخص کے حافظ آباد میں رشتے دار رہتے تھے۔ اس نے جمعرات جس دن آپ کا جنازہ تھا بوقت سحری اپنے رشتہ داروں کو فون کیا کہ حافظ آباد میں کسی کا انتقال ہوا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما گئے ہیں۔ سرگودھا سے اسی وقت چلا اور جنازے میں شرکت کی۔ رشتہ داروں کے پوچھنے پر بتایا کہ میں عشاء کی نماز پڑھ کر سویا اور میری عادت ہے کہ سوتے وقت درود و سلام پڑھتا رہتا ہوں کہ اچانک میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ کہیں تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے میں نے حافظ آباد جنازے میں پہنچنا ہے اسی وقت میری آنکھ کھلی اور میں نے آپ کو فون کیا۔

بیعت و خلافت

پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی حضرت پیر سید نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے دست بیعت تھے۔ جن کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا جان حضرت پیر سید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے تحفۃً حضرت میاں شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں بھیجا

تھا۔انہیں کی خواہش پر حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حصول فیض کیلئے آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے سجادہ نشین میاں غلام محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ المعروف شبیہ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور شرقپور شریف کے ہی فیض یافتہ آستانہ حضرت کیلیانوالہ شریف کے سجادہ نشین حضرت پیر سید باقر علی شاہ صاحب بخاری کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔حضور قبلہ خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے دادا جی بابا پیر رحمۃ اللہ علیہ بھی سلسلہ نقشبندیہ سے ہی منسلک تھے۔حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کے باوجود انہی کی خواہش پر سلسلہ نقشبندیہ شرقپور شریف اور کیلیانوالہ شریف سے اپنی نسبت کو جوڑا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مختلف سلاسل کی جانب سے خلافت بھی عطا کی گئی لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ملک و بیرون ملک میں ہزاروں کی تعداد میں مریدین ہونے کے باوجود پیری مریدی کو کاروبار کا ذریعہ نہ بنایا۔ بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ساری عمر نام نہاد جاہل اور بزنس مین پیروں پر ننگی تلوار کی طرح برستے رہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرماتے کہ جاہل پیروں اور سجادہ نشینوں نے مسلک اہلسنت کو جس قدر نقصان پہنچایا ہے اتنا کسی اور نے نہیں۔ملک و بیرون ملک میں منعقدہ اجتماعات میں بڑی بڑی خانقاہوں کے سجادہ نشین اور پیر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جلسوں کی صدارت کرنے سے گھبراتے تھے۔بسا اوقات کسی اجتماع میں پیر کی موجودگی میں کوئی خلاف شرع عمل دیکھتے تو وہاں ہی اس پر برق بن کر گرج پڑتے۔ایک بار آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کیلئے جب اسٹیج پر تشریف لے گئے تو مجمع میں پیر کو مردوں کے ساتھ خواتین مریدین سے اپنی ٹانگیں دبواتے دیکھا۔جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ تقریر شروع کرتے ہی اس پیر پر اس کے سینکڑوں مریدوں کے سامنے برس پڑے۔پوری تقریر اس جاہل پیر پر جھاڑ دی۔اجتماع میں تشویشناک صورت کے باوجود نہ گھبرائے۔جبکہ اجتماع میں موجود پیر اور اس کے سینکڑوں مریدین دیکھتے رہ گئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ آپریشن اس قدر کامیاب تھا کہ پیر کا اس مجمع سے اپنے پاؤں پر

marfat.com

کھڑے ہو کر گھر جانا محال ہو رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ پیری کرامت کا نہیں بلکہ استقامت کا نام ہے جو جاہل ہو اور شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پابندی نہ کرے چاہے ہوا میں اڑے یا پانی پر چلے وہ شعبدہ باز تو ہو سکتا ہے ولی نہیں۔ ولی کی نشانی اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپ اکثر فرماتے ہیں مالدار کا قائل نہیں بلکہ سخی کا قائل ہوں۔ ایک شخص متقی پرہیزگار تو ہو سکتا ہے ٹھیک ہے اس کا احترام کرو عزت کرو مگر میں تو اس کو مانتا ہوں جو سخی ہو جو انسانوں کے دل کی حالت کو بدل دے جو اپنے فیض سے دوسروں کی جھولی بھر دے جو قلب میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم جگا دے۔ جس کی صحبت برائیوں سے بدوں سے الگ کر دے پھر ٹھنڈی آہ بھر کر کہتے اب بہت کم رہ گئے ہیں۔ بہروپئے زیادہ ہو گئے ہیں۔ گفتار کے غازی رہ گئے کردار کے غازی چلے گئے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ درحقیقت عالم دین ہی پیر طریقت ہوتا ہے۔ یہ کہنا کہ مولوی اور ہوتا ہے اور پیر اور ہوتا ہے۔ یہ غلط ہے ہاں اتنا ضرور ہے کہ ہر مولوی پیر نہیں ہوتا لیکن ہر پیر مولوی ہوتا ہے۔ جہاں پر علم شریعت اور علم طریقت اکٹھا ہوا وہیں دین کو فائدہ ہوا ورنہ بگاڑ پیدا ہوا شریعت و طریقت کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔ طریقت شریعت کا فیض ہے۔ بغیر پابندی شریعت کے طریقت کے منازل طے نہیں ہو سکتی۔ شریعت اصل ہے اور طریقت اس کی فرع ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی سلسلہ سے فیض یافتہ تھے لیکن اس کے باوجود تمام سلاسل کے تمام بزرگوں کا احترام کرتے اور فرماتے کہ **من عادلی ولیاً فقد اذنته بالحرب** میں ہر سلسلے کا ولی شامل ہے۔ اس لئے ہر ایک کا احترام لازم ہے۔ آپ نے اپنے مریدوں کی تربیت بھی اسی طرح فرماتے بالخصوص علماء کے احترام کا درس ضرور دیتے فرماتے جو علماء حق کا احترام نہ کرے۔ وہ شیطان کا پیروکار ہے۔ انسان ہونے کے ناطے علماء سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ ان کا احترام ان کے علم کی وجہ سے کیا جانا چاہیے۔ ان کی ایسی غلطیاں جو دین کیلئے نقصان دہ نہ ہوں صرف ان کی ذات تک ہوں نظر انداز کرنا چاہیے

marfat.com

کیونکہ علم کو فضیلت حاصل ہے حضرت آدم علیہ السلام کو ملائکہ کے سجدے کی وجوہات میں ایک وجہ علم ہے جس کو قرآن نے کہا وعلم ادم الاسماء کلھا آدم علیہ السلام کو سجدہ ان کی عبادت کی وجہ سے نہیں علم کی وجہ سے کیا گیا۔ علماء کا احترام بھی ان کے علم کی وجہ سے کیا جانا چاہیے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عابد ساری رات عبادت کرتا رہے اور عالم سوتا رہے پھر بھی عالم افضل ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے بھائی حضرت پیر سید فدا حسین شاہ ہیں جو ملک و بیرون ملک ایک نامور خطیب اور عالم دین کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ ان کی خطابت کا ڈنکا بھی گزشتہ ربع صدی سے بج رہا ہے۔ خداوند کریم نے آپ کو بھی جادو بھری آواز دے رکھی ہے۔ اگرچہ آپ پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے عمر میں 12 سال چھوٹے تھے لیکن پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بیحد محبت کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے بھائی پر ناز کرتے اور ان کی درازی عمر کیلئے دعائیں کرتے۔

اولاد

حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو خداوند کریم نے 4 نیک اور صالح بیٹوں سے نوازا۔ سب سے بڑے بیٹے صاحبزادہ پیر سید محمد عطاء الحسنین علی نقوی درس نظامی سے فارغ التحصیل ہیں اور دارالعلوم جامعہ حسینیہ خطیب الاسلام میں مدرس کے ساتھ ساتھ اب مہتمم کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ دوسرے بیٹے صاحبزادہ پیر سید وسیم الحسن نقوی ہیں جو لاہور ہائیکورٹ میں ایڈووکیٹ ہیں۔ انہوں نے انگلینڈ کی یونیورسٹی سے ایل ایل ایم کی ڈگری حاصل کر رکھی ہے۔ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے درس نظامی کی تعلیم بھی حاصل کی۔ آپ قانونی ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ دانشور، سکالر اور بہترین خطیب اور مقرر ہیں۔ اپنا مافی الضمیر بیان میں ملکہ رکھتے ہیں۔ والد گرامی کے انتقال سے قبل لاہور شہر

marfat.com

کی جامع مسجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔اب پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد مرکزی جامع مسجد الفاروق میں آپ ہی نے خطابت کی ذمہ داری سنبھالی ہے۔منفرد اور مدلل خطابت کی وجہ سے آپ کو ملک بھر کے دینی و مذہبی جلسوں اور تقاریب میں آپ کو مدعو کیا جانے لگا ہے۔آپ کے خوش گفتار اور خوش الحان ہونے کی وجہ سے پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی یاد تازہ ہونے لگتی ہے۔آپکا انداز خطابت نہایت ہی دلنشین اور وجد آفرین ہوتا ہے۔تیسرے بیٹے صاحبزادہ سیّد عثمان حیدر نقوی ہیں' آپ مقرر اور قائدانہ صلاحیتوں کے مالک ہیں۔نہایت ہی ملنسار ہونے کی وجہ سے عوامی' سماجی' مذہبی حلقوں میں مقبول ہیں۔چوتھے بیٹے صاحبزادہ سیّد فاروق حیدر نقوی ہیں جو قابلیت کے لحاظ سے ایم' اے (ایجوکیشن) اور ایل' ایل بی ہیں۔اس وقت حافظ آباد میں وکالت کر رہے ہیں اور اپنے جامعہ میں درس نظامی کی تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں۔حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے چاروں صاحبزادوں نے اپنے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور اپنے دادا جی پیر سیّد نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر حصول فیض کیلئے شرقپور شریف کے سجادہ نشین حضور میاں صاحب شبیہ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بھی بیعت کا شرف حاصل کیا۔

تحریک ختم نبوت میں کردار

1974ء میں بھٹو دور میں جب قادیانیوں اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کیلئے ملک گیر تحریک چلی تو پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس تحریک میں ابھر کر سامنے آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس تحریک میں بھرپور حصہ لیتے ہوئے مرزائیوں اور قادیانیوں پر تابڑ توڑ حملے کئے۔مرزائیوں کے خلاف منعقد کئے جانے والے بڑے بڑے اجتماعات میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خطاب آخر میں کروایا جاتا۔جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اسٹیج پر آتے تو تمام مسالک کے لوگ آپ کی تقریر کو دیوانہ وار سننے کیلئے بے تاب رہتے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خطاب اس قدر

marfat.com

جارحانہ ہوتا کہ بڑے بڑے ایوانوں کے درودیوار اس سے کانپنے لگتے۔

اسی تحریک کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بار چنیوٹ شہر کی بہت بڑی مسجد میں جلسہ عام سے خطاب کیلئے مدعو کیا گیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ رات کے وقت وہاں اسٹیج پر تشریف لے گئے تو ہزاروں افراد کے مجمع میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا گیا کہ مسجد کو پولیس کی بھاری نفری نے گھیر لیا ہے اور انتظامی افسران بھی موقع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گرفتار کرنے کیلئے موجود ہیں۔ افسران کا حکم ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں تقریر کرنے پر پابندی ہے تو منتظمین جلسہ سے مخاطب ہوتے ہوئے پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ ایسا گرج دار بادل ہے جو اب برسے بغیر واپس نہیں جائے گا۔ چاہے کچھ بھی ہو۔ یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسٹیج پر مائیک اپنی طرف گھسیٹتے ہوئے جارحانہ انداز میں تقریر شروع کر دی۔ دوران تقریر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے افسران اور پولیس پر برستے ہوئے فرمایا۔ تم آقائے مدنیؐ کے اس غلام کو گرفتار نہیں کر سکتے کیونکہ یہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں پہلے ہی گرفتار ہو چکا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پولیس اور افسران کی ایسی درگت بنائی کہ اسٹیج پر موجود علماء و خطباء کی کثیر تعداد بھی گرفتاری کے ڈر سے آپ کی تقریر کے دوران ہی وہاں سے غائب ہو گئی لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے باوجود اپنی تقریر کو جاری رکھا۔ تقریر کے اختتام پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے منتظمین میں سے ایک شخص کو جگ میں پانی لانے کو کہا۔ جب اس نے پانی سے بھرا جگ اور گلاس لا کر منبر پر رکھ دیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سامعین کو اونچی آواز میں درود شریف پڑھنے کو کہا اور منتظم جلسہ کے کان میں یہ بات کہی کہ آپ بجلی کے مین سوئچ کے پاس جا کر کھڑا ہو جائیں اور دھیان میری جانب رکھیں۔ جب میں تقریر کے دوران پانی کا گلاس پینے کیلئے منہ کو لگاؤں تو آپ مین سوئچ آف کر دیں۔ چنانچہ اسی طرح ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے تلقین کرنے کے بعد دوبارہ تقریر شروع کر دی۔ جب سامعین اور پولیس کی نفری تقریر کی جانب متوجہ تھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پانی کا گلاس منہ کو لگایا ہی تھا کہ بجلی آف ہو گئی۔ تاریکی

marfat.com

چھاتے ہی شور وغوغا برپا ہوا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ جلسہ گاہ میں گرفتار ہوئے بغیر بحفاظت حافظ آباد لوٹ آئے جبکہ پولیس اور افسران آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تلاش کرتے رہ گئے۔

1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کا کردار

1977ء میں بھٹو حکومت نے جب عام انتخابات کا علاج کیا تو ملک کی 9 بڑی دینی وسیاسی جماعتیں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ کیلئے قومی اتحاد کے نام سے الائنس بنا کر الیکشن لڑنے کیلئے میدان میں آ گئیں۔ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس تحریک میں پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا دلیرانہ اور جرأتمندانہ کردار ادا کیا جو تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ قومی اتحاد کے بڑے بڑے جلسوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نہایت شان وشوکت سے لایا جاتا۔ ہزاروں کا مجمع آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جادو بھری آواز اور اشعار کو سننے کیلئے بے تاب رہتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نشتر نما فقروں اور جملوں کی کاٹ سے حکمرانوں کی نیندیں حرام ہونے لگیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پر کئی مقدمات بنا دیئے گئے۔ اسی تحریک میں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بہت بڑے جلسہ عام میں بھٹو پر یہ ذومعنی فقرہ کسا کہ 7 مارچ کے الیکشن کے بعد نصرت تمہاری نہیں ہماری ہوگی ہل جلے گا اور فصل بے نظیر ہوگی تو بھٹو حکومت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گرفتاری کے احکامات صادر کر دیئے۔ جس پر پولیس کی بھاری نفری نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گرفتار کرنے کیلئے حافظ آباد میں ایک بہت بڑے جلسہ عام میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا گھیراؤ کر لیا عوام پولیس کے ساتھ دست وگریبان ہوگئی اور پولیس آپ کو گرفتار کرنے میں ناکام رہی۔ اسی دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ قریباً ڈیڑھ دو ماہ تک روپوش بھی رہے۔ بعدازاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قومی اتحاد کی قیادت کے کہنے پر گرفتاری دیدی۔ جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کی جیلوں میں بند رکھا گیا۔ یہاں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ عرصہ چکی جیل میں بھی رہے۔ لیکن قید وبند کی صعوبتوں کا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مردانہ وار مقابلہ کیا۔ جب آپ گوجرانوالہ جیل میں تھے تو حکومت وقت نے فیصلہ کیا کہ حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو جیل میں زہر کا انجکشن لگا دیا

marfat.com

جائے کیونکہ یہ شخص حکومت کے دباؤ میں نہیں آتا۔ جیل اس کو خوفزدہ نہیں کر سکتی۔ ہزاروں لاکھوں لوگ ان کی وجہ سے حکومت کے خلاف ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ اپنے تو اپنے بیگانے بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ساری عمر آپ کو کسی سے مرعوب نہ دیکھا سچی اور کھری بات منہ پہ کہہ دیتے اور ظالم حکمران آپ سے خوفزدہ رہتے۔ ساری زندگی دولت اور عہدہ آپ کے ضمیر کو خرید نہ سکا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جو وحدہ لاشریک کے سامنے جھکنے والا ہو وہ غیر کے سامنے نہیں جھک سکتا اور نام محمد ﷺ پہ بکنے والے کو دنیا کیا خریدے گی۔ ایک خطاب کے دوران آپ نے یہ شعر اس ذوق سے پڑھا کہ لوگ بے خود ہو گئے۔

وہ تھوکتے نہیں تخت سکندری پر
بستر لگا ہوا ہے جن کا تیری گلی میں

جیل سپرٹینڈنٹ جو کہ آپ کا عقیدت مند تھا نے رات کو حاضر ہو کر کہا کہ میں اتنا کر سکتا ہوں کہ جناب اگر کسی تک کوئی پیغام پہنچانا چاہیں یا اطلاع بھجوانا چاہیں تو میں باہر آپ کی مدد کیلئے جا سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس اندھیری کوٹھڑی میں باہر سے کون آئے گا۔ مجھے صرف وضو کیلئے پانی لا دو اللہ و رسول اللہ میرے مددگار ہیں۔ آپ نے وضو فرمایا مدینہ شریف کی طرف رخ کر کے یہ نعت کہی۔

سوا تیرے نہیں کوئی سہارا یارسول اللہ ﷺ
میں تمہارا تمہارا تمہارا یارسول اللہ ﷺ

جب آخری شعر کہا۔

بھنور میں ناؤ ہے شبیر کی جلدی خبر لینا
بڑی مشکل میں ہے تجھ کو پکارا یارسول اللہ ﷺ

تو آپ کی ہچکی بندھ گئی۔ عرض کی یارسول اللہ ﷺ ڈر موت سے نہیں بلکہ اس

marfat.com

بات سے ہے کہ اگر یہاں مر گیا تو لوگ کہیں گے لاوارث ہے۔ میں لاوارث دنیا سے نہیں جانا چاہتا۔ بس یہ استغاثہ پیش کیا کہ وہی سپرٹینڈنٹ آیا اور کہا شاہ جی کمال ہو گئی ہے۔ حکومت خوفزدہ ہے اور اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا ہے کہ اگر یہ شخص جیل میں ہے تو باہر کے حالات قابو سے باہر ہیں اگر کچھ ہو گیا تو اس احتجاج کو کون روک پائے گا۔ بس اس ڈر سے حکم واپس لیا جا چکا ہے۔ آپ پر مختلف ادوار میں تقریباً ساڑھے تین سال جیل میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے لیکن پھر بھی آپ کے ارادے متزلزل نہ ہوئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ جیل سے رہا ہو کر حافظ آباد تشریف لائے تو عوام نے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کر کے زبردست استقبال کیا۔

1978ء 79ء کی آل پاکستان سنی کانفرنسوں میں شرکت

جمعیت العلماء پاکستان نے قائد اہلسنت علامہ امام شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ اور مجاہد ملت مولانا عبدالستار خاں نیازی رحمۃ اللہ علیہ کی ولولہ انگیز قیادت میں عوام اہلسنت کو منظم کرنے کیلئے 1978ء میں ملتان شریف اور 1979ء میں رائیونڈ میں یکے بعد دیگرے آل پاکستان سنی کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا۔ جن میں ملک کے چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر سے لاکھوں عشاقان رسول کے علاوہ علماء و مشائخ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ یہ کانفرنسیں جو دو روز تک جاری رہیں۔ ان کانفرنسوں میں بھی پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے منفرد طرز خطابت کا لوہا منواتے ہوئے لاکھوں سامعین اور شرکاء سے داد تحسین وصول کی اور اہلسنت کے قائد بن کر ابھرے اور عوام کے قلوب و اذہان کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے منور کیا اور جذبات۔ کہ سمندر کو مدینہ طیبہ کی محبت کے دھارے میں ڈال دیا۔

1985ء کی آل پاکستان یا رسول اللہ کانفرنس میں شرکت

1985ء میں لاہور کی بادشاہی مسجد میں قاری عبدالباسط مصری کی تلاوت کے

marfat.com

دوران جب بعض لوگوں نے نعرہ رسالت کے جواب میں استغفر اللہ گستاخانہ نعرہ لگایا تو علماء و مشائخ اہلسنت نے بادشاہی مسجد میں آل پاکستان یا رسول اللہ ﷺ کانفرنس منعقد کرنے کی کال دے دی۔ جس پر ملک کے کونے کونے سے شمع رسالت کے لاکھوں پروانے گنج بخش روڈ پر دارالعلوم حزب الاحناف میں جمع ہو گئے لیکن پولیس نے مارشل لاء دور میں گورنر کے حکم پر پولیس کی بھاری نفری نے گنج بخش روڈ سے لے کر بادشاہی مسجد تک جگہ جگہ رکاوٹیں کھڑی کر کے مکمل ناکہ بندی کرنے کے بعد شہر کو سیل کر دیا۔ اس دوران دارالعلوم حزب الاحناف میں عوام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر کنٹرول نہیں ہو رہا تھا۔ مجمع میں علامہ سیّد محمود احمد رضوی، صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم اور مولانا احمد علی قصوری جیسی شخصیات بار بار اعلان کرتیں کہ بیٹھ جایئے بس کچھ دیر بعد پیر سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لانے والے ہیں۔ جس پر شرکاء کچھ دیر کیلئے بیٹھ جاتے اور پھر شاہ صاحب کو نہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے۔ صبح 10 بجے سے لے کر شام 4 بجے تک بڑے بڑے نامور مقررین اور خطباء پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کا بتا بتا کر اپنا بیان جاری رکھتے رہے۔ کانفرنس کے اختتام پر جب پیر سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کو اسٹیج پر لایا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کے ساتھ ہی لوگوں کی پنڈال کی طرف دوڑیں لگ گئیں۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقع پر سکھوں کے گورو بابا نانک کے اشعار سے اپنی تقریر کا آغاز کر کے شمع رسالت ﷺ کے پروانوں کے قلوب کو ایسا گرمایا کہ دیکھتے ہی دیکھتے مجمع نے گنج بخش روڈ سے تمام رکاوٹیں اور آپ کی قیادت میں ناکے ختم کر ڈالے۔ جس کے بعد انہوں نے بادشاہی مسجد لاہور میں پہنچ کر تاریخی آل پاکستان یا رسول اللہ ﷺ کانفرنس منعقد کی جو نماز عشاء سے لے کر صبح فجر تک جاری رہی۔

ملک کی بڑی بڑی خانقاہوں اور مدارس کی تقریبات کی رونق

حضرت پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولیت روز بروز تیزی سے بڑھتی چلی گئی

marfat.com

اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑی بڑی خانقاہوں اور اہلسنت کے معروف مدارس کی تقریبات کی رونق بن گئے۔ دارالعلوم جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور' جامعہ رضویہ فیصل آباد' جامعہ انوار العلوم ملتان' جامعہ نظامیہ لاہور' دارالعلوم بصیر پور شریف' مراڑیاں شریف گجرات' آزاد کشمیر سمیت جہاں بھی جلسہ دستار فضیلت اور تقسیم اسناد ہوتا وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مدعو کیا جاتا جبکہ ملک بھر میں ہر سال ہونے والی بڑی بڑی عرس کی محافل اور دیگر تقاریب میں بھی خصوصی خطاب کیلئے آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کا انتخاب کیا جاتا۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جلسوں میں اس قدر رش ہوتا کہ وہاں تل رکھنے کو جگہ نہ ملتی۔ ہزاروں' لاکھوں لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی راہوں میں کھڑے ہو کر کئی کئی گھنٹے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انتظار کرتے جونہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گاڑی دکھائی دیتی تو فضا فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھتی۔ جلسہ گاہ میں پہنچتے تو ہر طرف سے سنیوں کا بادشاہ شبیر شاہ' شبیر شاہ کے نعرے لگنے لگتے اور پھولوں کی پتیاں نچھاور ہونے لگتیں' تقریر شروع ہوتی تو نوٹوں کی بارش ہونے لگتی۔ جب تقریر ختم ہوتی تو سینکڑوں لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی اور زیارت کیلئے بے تاب ہوتے۔ یہ دیکھ کر بڑے بڑے علماء و مشائخ کو بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی باکمال شخصیت پر رشک آتا لیکن اس کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ تکبر و رعونت کو قریب نہ آنے دیتے۔

اداکاراؤں اور فنکاروں کے پسندیدہ خطیب

حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ جس طرح دینی مدارس کے طلبہ و مدرسین میں مقبول تھے۔ اسی طرح وہ فلم اور اسٹیج کے فنکاروں اور اداکاروں میں بھی مقبولیت رکھتے تھے۔ فلم انڈسٹری کے ہیرو سلطان راہی مرحوم سمیت متعدد اداکار اور فنکار آپ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مند تھے۔ کئی سال تک آپ رحمۃ اللہ علیہ شاہ نور اسٹوڈیو لاہور میں منعقد کی جانے والی محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب فرماتے رہے۔ بہت سے فنکار آپ کی گفتگو اور شخصیت سے متاثر ہو کر نجی زندگی میں باعمل مسلمان بنے اور ہدایت کی طرف آ گئے۔

marfat.com

استاد نصرت فتح علی قوال جن کی گائیکی کا شہرہ دنیا بھر میں تھا۔ واہ اکثر کہتے کہ پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو خداوند کریم نے اس قدر خوبصورت گلہ دے رکھا ہے جو میرا بھی نہیں اور آپکے خطاب کے دوران آپ کے گھٹنوں کو ہاتھ لگاتے۔

غیر ملکی دورے

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ دین کے سلسلہ میں امریکہ یورپ اور مشرق وسطیٰ سمیت درجنوں ممالک انگلینڈ ڈنمارک ناروے سویڈن فرانس بلجیئم جرمنی وغیرہ کے دورے کیے۔ جن ممالک میں آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف نہ لے جاسکے وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز ضرور پہنچی۔ ان ممالک کے تبلیغی دوروں کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف کانفرنسوں سیمینار سے خطاب کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ کے نتیجہ میں بیشمار غیر مسلموں تک اپنا پیغام پہنچایا اور مسلمانوں کو عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت دی۔ امریکہ میں کئی بار آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوس کی قیادت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کے نتیجہ میں ایک بار امریکہ کی ریاست نیو جرسی میں وہاں کے میئر Bret Sheundler نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کے اعتراف میں آپ کو Key Of State اور تعریفی سرٹیفکیٹ بھی پیش کیا۔

سیاست میں عملی حصہ

پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ سیاسی طور پر اگرچہ 1972ء سے ہی جمعیت علماء پاکستان سے وابستہ چلے آرہے تھے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 1988ء میں پہلی بار حافظ آباد کے حلقہ پی پی 79 سے خود جے یو پی کی جانب سے پاکستان عوامی اتحاد کے ٹکٹ پر ٹریکٹر کے نشان پر پہلا الیکشن لڑا۔ بعد ازاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حلقہ سے ایک بار آزاد امیدوار کے طور پر اور دو بار مرکزی جے یو پی کے کوٹہ سے مسلم لیگ ن کے ٹکٹ پر شیر کے نشان سے الیکشن میں حصہ

marfat.com

لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے انتخابی جلسوں میں عوام کا جم غفیر ہوتا۔ 1993ء کے انتخابات کے دوران سابق وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف حافظ آباد میں ایک بہت بڑے انتخابی جلسہ سے خطاب کیلئے تشریف لائے تو وہ اسٹیج پر پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی سحر انگیز تقریر سن کر اس قدر متاثر ہوئے کہ انہیں اسٹیج پر گلے لگاتے ہوئے اپنی ملک گیر انتخابی مہم میں اپنے ساتھ دورہ کرنے کی دعوت دی۔ جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی جلسوں میں میاں محمد نواز شریف کے ساتھ خطاب کیا۔

امریکہ میں یوم تکبیر کے موقع پر ایک یادگار تقریب سے خطاب

حضرت پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خاں کے دل سے مداح تھے۔ میاں محمد نواز شریف اور میاں شہباز شریف جب سعودی عرب میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اسی دوران امریکہ میں یوم تکبیر کے موقع پر ایک بہت بڑی تقریب ہوئی۔ جس کی صدارت میاں محمد نواز شریف کے بیٹے حسین نواز شریف نے کی۔ اس تقریب میں حضرت پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اس وقت امریکہ میں تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں موجود تھے۔ انہیں اس تقریب میں مہمان خصوصی کے طور پر مدعو کیا گیا۔ یہاں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ ڈاکٹر عبدالقدیر خاں کو عالم اسلام کا عظیم سپوت اور محسن قرار دیتے ہوئے پرویز مشرف کی آمریت کو ایسے جرأتمندانہ انداز میں للکارا کہ سامعین عش عش کر اٹھے۔ پنڈال کافی دیر تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نعروں سے گونجتا رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خطاب اس قدر ولولہ انگیز تھا کہ منتظمین نے اس تقریب کی وڈیو فلم فی الفور جدہ بھجوائی۔ جس پر میاں محمد نواز شریف نے پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو خود فون کر کے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا اور ان کا شکریہ بھی ادا کیا۔ اس کے بعد اس وقت کے ڈکٹیٹر نے رابطہ کی کوشش کی اور گورنر پنجاب چوہدری خالد مقبول کو حافظ آباد میں خصوصی طور پر بھیجا لیکن آپ نے ایک آمر اور دین دشمن کے ساتھ ملنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ

marfat.com

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں

یہ اقتدار، یہ دولت مجھے خرید نہیں سکتی۔ میں گدائے مدینہ ہوں اور گورنر پنجاب مایوس لوٹ گئے۔

مرکزی جمعیت علماء پاکستان میں سینئر نائب صدر کا انتخاب

پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ گذشتہ کئی برس سے مجلس تاجدار ختم نبوت پاکستان کے مرکزی امیر چلے آ رہے تھے۔ چند برس قبل جب صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم کو مرکزی جے یو پی کا صدر منتخب کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سینئر نائب صدر کے طور پر انتخاب عمل میں لایا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ تادم زیست جے یو پی کے سینئر نائب صدر رہے۔

خودکش حملوں کے خلاف آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخی خطاب

ملک میں جب خودکش حملوں کے ذریعے معصوم اور بے گناہ لوگوں کو ہلاکتوں کا نشانہ بنایا جانے لگا تو پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے 2009ء میں کنونشن سنٹر اسلام آباد میں صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم چیئرمین سنی اتحاد کونسل کی قیادت میں ایک بہت بڑے سنی علماء و مشائخ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے نہ صرف خودکش حملوں کو حرام قرار دیا بلکہ کالعدم تنظیموں کے خلاف کریک ڈاؤن کا اس جارحانہ انداز میں مطالبہ کیا کہ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دہشت گردوں کی جانب سے سنگین نتائج کی دھمکیاں ملتی رہیں لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ ان دھمکیوں سے مرعوب نہ ہوئے بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حکومتی ایجنسیوں کی وارننگ کے باوجود بغیر کسی خوف و خطرہ کے ملک بھر میں اپنے تبلیغی دوروں اور جلسوں کے پروگراموں کو بدستور جاری رکھا لیکن حکومت نے اپنے طور پر قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سیکورٹی گارڈز دے رکھے تھے۔ جو ہمہ وقت آپ کے ساتھ حفاظت کی خدمات سرانجام دیتے بلکہ بہت سے پولیس اور کمانڈر خود حفاظتی دستہ میں شامل ہونے کی گذارش کرتے اور رشوت جرام

marfat.com

چھوڑنے اور دل میں عشق مصطفیٰ ﷺ کی دولت سے مالا مال ہوتے۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت' سانحہ داتا دربار پر حکومت سے شاکی

جب دہشت گردوں نے ڈاکٹر سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کو نشانہ بنانے کیساتھ ساتھ داتا دربار لاہور میں خودکش حملہ کر کے بے گناہ افراد کو شہید کیا تو پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس پر نہ صرف مغموم دکھائی دیتے تھے بلکہ وفاقی حکومت کے ساتھ ساتھ میاں محمد شہباز شریف کی حکومت سے بھی سانحہ داتا دربار کے ملزمان کو گرفتار نہ کرنے پر سخت شاکی دکھائی دیتے تھے۔

ہم اپنی راہیں جدا کرنے پر مجبور ہیں

وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے علماء ومشائخ کا ایک اجلاس تجاویز اور مشورہ کیلئے بلایا تو پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اجلاس ہی میں ان پر برس پڑے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میاں صاحب! ہم نے آپ کی حمایت کی کیونکہ آپ نے اہلسنّت و جماعت کے نظریات کی حمایت کی۔ لیکن اب آپ نے سانحہ داتا دربار کے بعد عوام اہلسنّت کے تمام مطالبات کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ جس پر ہم اپنی راہیں جدا کرنے پر مجبور ہیں۔

علماء ومشائخ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر ناز کرتے تھے

پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خطابت کے ڈنکے جس انداز میں نصف صدی تک بجتے رہے۔ ملک کے بڑے بڑے علماء ومشائخ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہمہ گیر شخصیت پر ناز کرتے رہے۔ آستانہ عالیہ شرقپور شریف' گولڑہ شریف' آستانہ عالیہ علی پور سیداں' آستانہ عالیہ محدث اعظم' آستانہ عالیہ سیال شریف' آستانہ عالیہ بصیر پور' آستانہ عالیہ چورہ شریف' آستانہ عالیہ کیلیانوالہ شریف سمیت تمام آستانوں کے گدی نشینوں اور ملک کے بڑے بڑے علماء سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذاتی تعلقات تھے بلکہ بسا اوقات آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے مزاح بھی کرتے۔ لیکن وہ سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہمہ گیر شخصیت کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بیحد پیار

marfat.com

اور محبت کرتے ۔پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو ملک کے بڑے بڑے جلسوں اور کانفرنسوں میں علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ ٗ مولانا عبدالستار خاں نیازی رحمۃ اللہ علیہ ٗ ڈاکٹر محمد طاہر القادری ٗ فقیہ اعظم نوراللہ نعیمی ٗ حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ٗ پیر کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ ٗ مفتی منیب الرحمٰن ٗ علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ ٗ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ٗ پیر نصیرالدین ٗ رحمۃ اللہ علیہ خواجہ حمیدالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ ٗ پیر فضل رسول ٗ میاں محمد نواز شریف ٗ پیر محب اللہ نوری ٗ حاجی محمد فضل کریم ٗ مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ٗ مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ٗ علامہ احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اور ایسی ہی دیگر متعدد نابغۂ روزگار شخصیات کی موجودگی میں مرکزی خطاب کرنے کا اعزاز حاصل ہوا اور کوئی بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو داد تحسین دیئے بغیر نہ رہ سکا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عوام میں اس قدر مقبولیت تھی کہ بڑے بڑے علماء ومشائخ اور اکابرین آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد تقریر کرنے سے گھبراتے تھے۔ڈر یہ ہوتا کہ اگر پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے تقریر کرلی تو بعد میں ہمیں کون سنے گا۔

علماء کا بے حد احترام کرتے

پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ علماء کرام کا بے حد احترام کرتے تھے۔دینی مدرسہ کا کوئی طالب علم بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا اسے بھی مولانا کہہ کر پکارتے۔یو کے میں تبلیغی دورہ کے دوران ایک ارب پتی انڈین مسلمان بزنس مین عبداللہ کمانی جو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دوست تھا۔وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی گاڑی میں لے جارہا تھا کہ راستہ میں اس نے علماء کے خلاف ہرزہ سرائی شروع کردی۔جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ غصہ میں آگئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ دوران سفر اس پر برس پڑے اور کہا کہ مجھے ابھی گاڑی سے نیچے اتار دو۔میں علماء کی شان میں ہرزہ سرائی کرنے والے کیساتھ سفر نہیں کروں گا کیونکہ علماء کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والا شیطان کا ساتھی ہے۔جس پر وہ بزنس مین نادم ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معذرت کرنے لگا۔

آپ اپنے مدرسہ کے طالب علموں سے بھی بہت محبت اور شفقت کے ساتھ پیش

marfat.com

آتے اور انہیں بعض اوقات اپنے ساتھ بٹھاتے اور خصوصی طور پر ان کی تربیت کرتے اور فرمایا کرتے کہ بیٹو مطالعہ نہ چھوڑنا۔ عالم وہی ہوتا ہے جو آخر تک تادم زیست طالب علم ہے پھر ان کو کتابیں خود پڑھنے کیلئے دیتے اور پوچھتے آپ نے اس میں کیا پڑھا۔ بعض اوقات خود سائل بن جاتے اور اپنے شاگردوں سے مسئلہ پوچھتے اور اسی طرح ان کی رہنمائی اور تربیت کرتے۔ ایک دفعہ اپنے شاگردوں میں بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شاگرد جو کہ اب الحمدللہ عظیم خطیب ہیں اور دین کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں' سے پوچھا طالب علمی کے زمانہ کی بات ہے۔ فرمایا بیٹا آج کل کون سی کتاب زیر مطالعہ ہے تو مولانا نے عرض کی حضور "ابولوفا" آپ مسکرائے اور فرمایا یہ کتاب تو میں نے بھی نہیں پڑھی کتاب کا نام بتایا مولانا نے دوبارہ عرض کیا حضور "ابولوفا" آپ نے فرمایا بیٹا "ابولوفا" نہیں وہ "الوفا باحوال المصطفیٰ" ہے اور مسکرا دیئے۔

رواداری اور تعلقات نبھانے میں اپنی مثال آپ تھے

حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ مسلک اہلسنت کے ایک سچے اور پکے پاسبان تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ رواداری اور سماجی تعلقات نبھانے میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں شیعہ' دیوبندی' اہلحدیث سمیت تمام مسالک کے لوگ تشریف لاتے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف ان سے حسن اخلاق سے پیش آتے اور ان کے سامنے اس انداز سے اپنا مسلک پیش فرماتے کہ ان کے پاس انکار کا چارہ نہ رہتا۔ ان کی خوب خاطر تواضع کرتے جو ایک بار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس رمحفل میں بیٹھنے کا شرف حاصل کرتا وہ زندگی بھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کو نہ بھولتا۔

دستر خوان وسیع تھا

پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک باغ و بہار شخصیت تھے۔ جب بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر

marfat.com

پر موجود ہوتے دن اور رات کے دوران آنے جانے والوں کا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں تانتا بندھا رہتا۔ جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بیٹھنے والے آپ کی دلکش پر لطف اور فکر انگیز گفتگو سے مستفید ہوتے وہاں وہ آپ کے وسیع دستر خوان اور مہمان نوازی کا بھی لطف اٹھاتے۔ آپ اکثر اپنی اولاد اور شاگردوں کو فرماتے کہ دستر خوان کا وسیع ہونا اللہ کے فضل سے ہوتا ہے کوئی شخص کسی کا نہیں کھاتا بلکہ اپنا مقدر ہی کھاتا ہے، صرف عزت دستر خوان والے کو ملتی ہے اور فرماتے جو کھالیا وہ گندگی ہے جو کھلا دیا وہ بندگی ہے۔

قاتلانہ حملے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مضبوط اعصابی

پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ مسلک اہلسنت کی ترجمانی جس بے باکی سے کرتے رہے ان کے مخالفین وقتاً فوقتاً آپ رحمۃ اللہ علیہ کو زِک پہنچانے کی ناکام کوششیں بھی کرتے رہے۔ 40 سالہ خطابت کے عروج میں آپ رحمۃ اللہ علیہ پر کئی بار قاتلانہ حملے اور اندھا دھند فائرنگ کی گئی لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اعصاب اس قدر مضبوط تھے کہ کبھی ماتھے یا چہرے پر شکن نہ آئی۔ ایک بار آپ رحمۃ اللہ علیہ بیگم کوٹ لاہور میں بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب کیلئے تشریف لے گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا گیا کہ مخالفین نے جدید اسلحہ لے رکھا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریر کی تو ہم ماردیں گے۔ جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا خدا کے فضل و کرم سے ابھی وہ گولی ہی نہیں بنی جو "شبیر حسین" کو مارے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اسٹیج پر شیر کی طرح گرجے اور مخالفین کے خطرناک منصوبے خاک میں ملا دیئے اور فرمایا کہ میں علی کا بیٹا ہوں کربلا ہماری درس گاہ ہے۔ یہ موت ہمیں مار نہیں سکتی ہم جینا بھی جانتے ہیں اور مرنا بھی اور خود اسلحہ لے کر خطاب فرمایا۔

تصانیف و تالیفات

حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کے عظیم خطیب اور مقرر ہونے کے

marfat.com

ساتھ ساتھ ایک بہترین مصنف بھی تھے۔ آپ تقریری مصروفیات کے باوجود قلم سے بھی جنون کی حد تک لگاؤ رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے دارالمطالعہ اور کتب خانہ میں ہزاروں کی تعداد میں کتب موجود ہیں۔ جن میں بہت سی نایاب کتب بھی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مطالعہ کا وسیع ذوق وشوق رکھتے۔ اسی وسیع مطالعہ کا نتیجہ تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن پاک کی تفسیر کے ساتھ ساتھ شرح بخاری شریف سمیت کئی کتب تحریر کیں جن میں

۱) مسئلہ علم غیب قرآن وحدیث کی روشنی میں

۲) مسئلہ گیارہویں شریف

۳) خلیفہ بلافصل کون؟

۴) اختیارات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن وحدیث کی روشنی میں

۵) نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن وحدیث کی روشنی میں

۶) شرح احادیث بخاری فی فضائل محبوب باری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۷) منکرین حدیث کون؟

۸) نزہۃ الرحمٰن فی تفسیر القرآن

۹) میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن وحدیث کی روشنی میں

۱۰) تبلیغی جماعت قرآن وحدیث کی روشنی میں

۱۱) ہم صلوٰۃ وسلام کیوں پڑھتے ہیں؟

۱۲) نجدیت قرآن وحدیث کی روشنی میں

۱۳) سفیر امن فی رد قباحت زمن

۱۴) محب اہل بیت کون؟

۱۵) پہچان

شامل ہیں۔ یہ کتب ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوئیں۔ اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

کی اُردو اور پنجابی میں لکھی نعتیں بھی ایک دیوان کی صورت میں غیر مطبوعہ محفوظ ہے۔

عالیشان مسجد کی تعمیر

مرکزی جامع مسجد الفاروق ونیکے روڈ والی جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ 1972ء سے خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ اس کی خستہ حالی کے پیش نظر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چند برس قبل اسے شہید کروا کے مسجد کا خوبصورت نیا نقشہ تیار کروایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً ایک کروڑ روپے سے زائد رقم ذاتی گرہ سے خرچ کر کے مذکورہ مسجد خود تعمیر کروائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مسجد کی تعمیر کا جنون اس قدر تھا کہ خود ہر روز مسجد کی تعمیر کو چیک کرتے۔ کئی کئی گھنٹے وہاں رہتے ٹھیکیدار اور کاریگروں کو ہدایت دیتے۔ چنانچہ خداوند کریم نے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بے شمار نیکیاں کرنے کی سعادت عطا کی وہاں مذکورہ عالیشان مسجد کو بھی اپنی ذاتی جیب سے تعمیر کرنے کی توفیق بخشی اور اسی جامع مسجد میں آپ کا مزار پرانوار ہے جہاں اب لوگ حاضر ہو کر فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔

سماجی خدمات

پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کے عظیم خطیب، مبلغ، دانشور، مصلح اور سیاست دان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہت بڑے سماجی راہنما بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بے شمار بیواؤں، ضرورت مندوں اور دُکھی انسانوں کی خاموشی اور باقاعدگی سے مالی معاونت کرتے کوئی مظلوم آپ کی خدمت میں آجاتا تو اس کا بھرپور ساتھ دیتے۔ وقت کے بڑے بڑے فرعون اور قارون آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رعب اور دبدبہ سے لرزتے تھے۔ عوامی اور سماجی مسائل کے حل کیلئے آپ زندگی بھر اپنی آواز بلند کرتے رہے۔ آپ دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے لگائے جانے والے فری میڈیکل اور فری آئی کیمپوں میں خوشی خوشی جاتے۔ جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کیمپوں کا انعقاد کرنے والی انجمنوں اور تنظیموں کی بھرپور حوصلہ افزائی فرماتے۔

marfat.com

End Of The World

یورپ میں جہاں دنیا کا اختتام ہو جاتا ہے۔ایک بار آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں پہنچے تو جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ چلا کہ یہاں End Of The World ہے تو آپ فوراً اس مقام پر خداوند کریم کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرماتے کہ میں نے اس مقام پر دو نوافل پڑھ کر خداوند کریم کا شکریہ ادا کیا کہ رب العالمین یہ تیرا مجھ پر کرم ہے کہ جہاں تو نے مجھے ساری دنیا میں شہرت دی۔وہاں آج ایسے مقام پر پہنچا دیا جس کے آگے دنیا ختم ہو جاتی ہے اور زندگی کے آثار دکھائی نہیں دیتے۔یہ فرماتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔

صوفی محمد برکت علی لدھیانوی کا آپ کے بارے فرمان

ابوانیس صوفی محمد برکت علی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ صاحب حال اور بہت بڑے روحانی بزرگ تھے اور جن کی بارگاہ میں وقت کے بڑے بڑے بادشاہ رؤساء اور سلاطین حاضر ہوتے۔آج ان کے کشف و کرامات کا شہرہ ہر سو پھیلا ہوا ہے۔ان کی خدمت میں حافظ آباد کے رہائشی ڈاکٹر عبدالسلام ہر جمعۃ المبارک کو المستفیض دارالاحسان دوسوا سمندری روڈ فیصل آباد حاضر ہوتے اور وہاں جمعۃ المبارک کی نماز ادا کرتے۔ڈاکٹر عبدالسلام بتاتے ہیں کہ سردی کے موسم میں ایک ایسے روز جب شدید بارش ہو رہی تھی تو وہ اس دن بھی حافظ آباد سے باوا جی سرکار حضرت صوفی محمد برکت علی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جمعۃ المبارک کی ادائیگی کیلئے المستفیض دارالاحسان جا پہنچے سردی اور بارش کی وجہ سے جسم کانپ رہا تھا۔ابوانیس حضرت صوفی محمد برکت علی رحمۃ اللہ علیہ ڈاکٹر عبدالسلام کو پکڑ کر اندر کمرے میں لے گئے اور فرمایا آپ جمعۃ المبارک حافظ آباد میں ہی پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پڑھ لیا کریں۔یہ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبول جمعہ ہوتا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں پھر چند برس قبل پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ صادق آباد کے علاقہ میں ایک بہت بڑی میلاد النبی

marfat.com

ﷺ کانفرنس سے خطاب کیلئے تشریف لے گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہاں کے لوگوں نے بتایا کہ یہاں پر دو تین فرلانگ کے فاصلہ پر ایک بہت بڑی روحانی شخصیت اور معمر بزرگ خان عبدالصمد خان تشریف فرما ہیں جو کہ ابوانیس حضرت صوفی محمد برکت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں برسوں رہے ہیں۔ جس پر پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ ان کو ملنے کیلئے چلے گئے اور ان سے دعا کیلئے عرض کیا تو خان عبدالصمد خان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شاہ صاحب میں آپ کیلئے کیا دعا کروں۔ سرکار ﷺ کا پہلے ہی آپ پر بہت کرم ہے۔ اس کے بعد خان عبدالصمد خان رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ماتھے پر اپنی انگلی کے ساتھ کچھ لکھا اور دعاؤں کے ساتھ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو رخصت کیا۔

یادگار واقعات

پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک بار انگلینڈ کے تبلیغی دورے کے دوران ناشتہ کیلئے ایک بہت بڑے ہوٹل میں تشریف لے گئے تو وہاں پر ہوٹل کے اندر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر کی کیسٹ لگی ہوئی تھی۔ جب ویٹر آپ کے پاس آرڈر کیلئے آیا تو اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شکل مبارک دیکھ کر اپنے منیجر کو بتایا کہ آپ جس سکالر کی تقریر کی کیسٹ ہر روز صبح کے وقت ہوٹل میں لگاتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ آج وہ ہمارے ہوٹل میں خود موجود ہیں۔ جس پر ہوٹل کا منیجر خود اس بات کی تصدیق کرنے کیلئے وہاں آ پہنچا۔ کبھی وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتا اور کبھی ٹی وی کی طرف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ویڈیو تقریر کی جانب نظر دوڑاتا۔ آخر اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مخاطب ہو کر پوچھ ہی لیا۔ سر کیا آپ وہی تو نہیں جن کی ٹی وی پر تقریر چل رہی ہے۔ جس پر پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے ہاں میں جواب دیا تو وہ منیجر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑا اور عرض کرنے لگا کہ شاہ صاحب جب تک آپ یہاں رہیں آپ کی سروس فری ہے۔ حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ انگلینڈ میں ہمیشہ صفۃ الاسلام بریڈفورڈ میں قیام فرماتے۔ جہاں دوستوں کا حلقہ تھا۔ آپ صاحبزادہ حبیب الرحمٰن محبوبی کی دل سے قدر

marfat.com

کرتے تھے اور پاکستان میں بھی ان کی مہمان نوازی کا ذکر فرماتے اور فرماتے کہ صفۃ الاسلام مجھے اپنے گھر جیسا لگتا ہے۔ آپ پاکستان واپس آ کر صاحبزادہ حبیب الرحمٰن محبوبی آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف کی علمی وروحانی مجلسوں کو بہت یاد کرتے۔ صاحبزادہ صاحب بھی حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے قیام کو ہمیشہ یادگار بناتے اور خوشی ومسرت کا اظہار فرماتے۔ عام جلسوں سے ہٹ کر دوست احباب کی محفلوں کو سجاتے اور حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی باتوں سے محظوظ ہوتے۔ صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد پاکستان تشریف لائے اور آپ کی کیفیت ناقابل بیان ہے بلکہ یہاں تک کہ آپ کو جب تاثرات کیلئے رجسٹر پیش کیا گیا تو آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کے بعد قلم چھوڑ دیا اور خالی صفحے پر نیچے دستخط کر دیئے' خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی رہائش پر جتنا وقت صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب نے گزارا۔ ان کی آنکھوں میں آنسو تیرتے رہے اور آپکی دل کی کیفیت آپ کے چہرہ سے صرف دیکھی جاسکتی تھی۔ فرماتے ہیں کہ مجھے ان راستوں پر لے چلو جہاں سے خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ گزرا ہے اور آپ ان راستوں سے ہوتے ہوئے اسٹیڈیم پہنچے اور کچھ دیر اسٹیڈیم کے وسیع وعریض گراؤنڈ کو دیکھتے رہے اور کچھ پڑھتے رہے پھر بعد میں خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر حاضر ہوئے اور دعا فرمائی۔

آپ نے صاحبزادہ سیّد وسیم الحسن شاہ صاحب سے فرمایا یاد رہے سیّد وسیم الحسن نقوی اپنے تعلیمی سلسلے میں جب برطانیہ گئے تو صاحبزادہ صاحب کہ پاس بھی حاضر ہوتے رہے بلکہ کچھ مہینے قیام بھی کیا اور درس نظامی کے کچھ اسباق صاحبزادہ صاحب سے لئے نقوی صاحب اکثر جب برطانیہ کے قیام کا ذکر کرتے تو صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب کی شفقتوں' محبتوں کو یاد کرتے اور آپ کے صاحبزادگان بالخصوص صاحبزادہ انوار قادری صاحب کی صحبتوں کا بھی بیان فرماتے اور کہتے اگر صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب وہاں نہ

marfat.com

ہوتے تو میرا برطانیہ میں قیام بہت مشکل ہو جاتا۔

ڈاکوؤں کا سرغنہ قدموں میں گر پڑا

آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک بار شرقپور شریف سے ایک معروف عالم دین کے ہمراہ اپنی گاڑی میں سوار ہو کر واپس حافظ آباد آ رہے تھے کہ شیخوپورہ کے نزدیک رات کے وقت 5'6 ڈاکوؤں نے اچانک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گاڑی روک لی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فی الفور ڈاکوؤں سے فرمایا بتاؤ گاڑی کہاں لے جانی ہے۔ تو وہ کہنے لگے کہ سامنے بھٹہ کی طرف لے چلو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بالکل نہ گھبرائے جبکہ آپ کے ساتھی سخت پریشان ہو گئے۔ سامنے بھٹہ میں گاڑی لے جا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نیچے اترے تو دیکھا کہ ڈاکوؤں نے وہاں 25'30 آدمیوں کو باندھ رکھا ہے اور 2'3 گاڑیاں بھی کھڑی کر رکھی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اندھیرے ہی میں ڈاکوؤں سے فرمانے لگے۔ مجھے بتاؤ تمہارا سردار کون ہے۔ جس پر وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بھٹہ کے ایک جانب اپنے سردار کے پاس لے گئے۔ جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے الگ کر کے بتایا کہ میں شبیر حسین شاہ حافظ آبادی ہوں تو ڈاکوؤں کا سردار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں پر گر پڑا۔ ساتھی ڈاکوؤں سے اس نے کہا کہ انہیں گاڑی میں عزت و احترام کے ساتھ بٹھا کر روانہ کر دو۔ جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ ساتھیوں سمیت بحفاظت حافظ آباد پہنچ گئے۔ بعض میں حاضر ہو کر تائب بھی ہوا۔

اجنبی شخص نے خطرہ سے آگاہ کر کے راستہ تبدیل کروا دیا

آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک بار دور دراز کے شہر میں جلسہ عام سے خطاب کیلئے تشریف لے جا رہے تھے کہ راستہ میں اچانک سفید کپڑوں میں ملبوس ایک پتلے دبلے شخص نے ہاتھ دے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گاڑی روکی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھنے لگا کیا آپ سید شبیر حسین شاہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہاں میں جواب دیا تو وہ شخص کہنے لگا کہ اپنا راستہ تبدیل کر لیں۔ آگے خطرہ ہے۔ جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا راستہ تبدیل کر لیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے

marfat.com

مخالفین اس راستہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ پر فائرنگ کرنے کیلئے انتظار کر رہے ہیں۔
آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرماتے کہ میں نے اس سفید کپڑوں میں ملبوس شخص کو دوبارہ نہیں دیکھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانا تھا کہ بارش رُک گئی

جانشین شیخ القرآن مفتی عبدالشکور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے اور ملک کے معروف سکالر، دانشور ڈاکٹر آصف ہزاروی فرماتے ہیں کہ گوجرانوالہ کے علاقہ میں علماء و مشائخ کی کثیر تعداد معروف عالم دین علامہ عنصر القادری کے والد گرامی کے چہلم کے ختم شریف کے موقع پر موجود تھی۔ جب پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریر شروع کی تو زوردار بارش شروع ہوگئی۔ جس کی وجہ سے مجمع میں بیٹھے کچھ لوگوں نے اٹھنا شروع کر دیا۔ اسی دوران پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع میں موجود لوگوں سے فرمایا کہ بیٹھ جایئے۔ جب تک میں تقریر کروں گا۔ خداوند کریم کے فضل و کرم سے بارش نہیں ہوگی۔ جس پر وہاں تمام علماء و مشائخ ششدر رہ گئے کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کیسا دعویٰ کر دیا ہے لیکن پھر سب نے دیکھا کہ بارش اس وقت میں رُک گئی اور جب تک آپ تقریر کرتے رہے بارش رُکی رہی۔

یہ اکثر دیکھنے میں آیا کہ آپ فرماتے اور بارش رُک جاتی۔ سانگلہ ہل، لاہور، آزاد کشمیر، فیصل آباد کئی جگہ ہزاروں لوگوں نے آپ کی اس کرامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا آپ کا فرمانا ہوتا اور بارش کے قطرے فضا میں معلق ہو جاتے۔

قصیدہ بردہ شریف کے ورد سے دل کی تکلیف دور ہوگئی

وفات سے قریباً ۲ ماہ قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ تقریر کر کے اپنی گاڑی میں واپس آ رہے تھے کہ گوجرانوالہ کے قریب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گاڑی ہی میں دل کا دورہ پڑا۔ جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے محافظوں کو سیٹ پر لٹانے کو کہا اسی دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف کا ورد شروع کر دیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہسپتال پہنچایا گیا تو ڈاکٹروں نے بتایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی

marfat.com

Vains میں Clot آ گیا تھا جو خود ہی دور ہو گیا۔ جس سے خون کی گردش دوبارہ شروع ہو گئی۔ یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ میری سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجھ پہ کرم ہے اور قصیدہ بردہ شریف کی برکت ہے۔

دل کا تیسرا دورہ جان لیوا ثابت ہوا

دل کے دوسرے دورہ کے بعد ڈاکٹروں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو انجیو گرافی کا مشورہ دیا تو چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے امریکہ سے 3 وال ڈلوار کھے تھے۔ ڈاکٹروں کے اس مشورے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ امریکہ سے انجیو گرافی اور علاج کروانا چاہتے تھے اور واپسی پر تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کا ارادہ بھی رکھتے تھے۔ اسی غرض سے آپ رحمۃ اللہ علیہ 16 اکتوبر 2010ء کو گوجرانوالہ پاسپورٹ کے حصول کیلئے تشریف لے گئے۔ پاسپورٹ حاصل کرنے کے بعد آپ گوجرانوالہ میں ہی اپنے ایک عقیدت منداور دوست سرفراز تارڑ صاحب کے ہاں چند منٹ کیلئے ٹھہرے تو انہوں نے وہاں کھانا منگوالیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابھی کھانا شروع ہی کیا تھا کہ دوپہر کے سوا 2 بجے کے قریب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دل کا تیسرا دورہ پڑا۔ جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً اپنا سر مبارک جھکاتے ہوئے سامنے میز پر رکھ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو فی الفور گوجرانوالہ کے چیمہ ہسپتال میں لے جایا گیا۔ جہاں ڈاکٹروں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جان بچانے کی سرتوڑ کوششیں کیں لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ قریباً پونے 3 بجے اپنے لاکھوں عقیدت مندوں کو داغ مفارقت دے کر راہی ملک عدم گیر ہو گئے۔

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کی خبر آناً فاناً دنیا بھر میں پھیل گئی

جب پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے بیٹے صاحبزادہ سیّد محمد فاروق حیدر اور برادرِ نسبتی سیّد عظمت علی شاہ آپ کے پاس موجود تھے۔ ڈاکٹروں کی تصدیق کے بعد جب انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کی غمناک

marfat.com

خبر عزیز و اقارب اور اہلخانہ کو دی تو یہ خبر چند ہی منٹ میں پوری دنیا میں پھیل گئی۔ تمام ٹی وی چینلز اس خبر کو تازہ ترین خبر میں چلانے لگے۔ جسکے بعد دنیا بھر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لاکھوں عقیدتمند دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی رہائش کے باہر جمع ہو گئے۔ شہر بھر میں افسردگی چھا گئی۔ دکانیں اور بازار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سوگ میں بند کر دیئے گئے' رات بھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرنے والوں کا تانتا لگا رہا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جسم تدفین تک تروتازہ اور پھول کی طرح رہا

حضرت پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کو 23 گھنٹے گزر چکے تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں زیارت کرنیوالوں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جسم تروتازہ اور پھول کی طرح رہا جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بازو سے بدستور خون رستا رہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پیارے غلام کے نورانی چہرہ کو دیکھ کر لوگ درود شریف کا ورد کرتے رہے۔

وفات سے کچھ عرصہ قبل ایک بدعقیدہ مولوی کی موت واقع ہوئی تھی اور اخبار میں خبر چھپی کہ طبعی وجوہات کی بناء پر جلدی تدفین کر دی گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خبر پڑھ کر فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخ کی شکل دیکھنے کے لائق نہیں ہوتی۔ اس لئے چہرہ چھپاتے ہیں۔ فرمانے لگے جب میں دنیا سے جاؤں تو میرا چہرہ چھپانا نہیں بلکہ جنازہ شہر کے چوک میں رکھ دینا تاکہ حقانیت اہلسنت واضح ہو جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام کا چہرہ بگڑتا نہیں اور گستاخ کا چہرہ دیکھنے کے قابل نہیں ہوتا اور فرمایا موت بھی سچائی کی دلیل ہے۔ جیسے دین کیلئے زندہ رہنا ضروری ہے۔ اسی طرح مرنا بھی ضروری ہے پھر جب آپ کا وصال ہوا تو سینکڑوں لوگ صرف آپ کی زیارت کر کے اور جنازہ دیکھ کر واپس عقیدہ اہلسنت کی طرف لوٹ آئے اور ان کی زیارت پر یہی الفاظ تھے کہ ایسا چہرہ کسی بدعقیدہ کا نہیں ہوتا اور جنازے کا ہجوم دیکھ کر کہتے کہ ایسی عزت صرف خدا کے نیک بندوں کو ہی نصیب ہوتی ہے بلکہ دیوبند مکتبہ فکر کے معروف عالم مولانا الطاف صاحب نے جمعہ کے خطبے کے دوران کہا کہ حافظ

marfat.com

آباد یوتم نے سید کوالوداع کہنے کا حق ادا کر دیا ہے۔ جنازہ دیکھ کر لگتا تھا کہ وقت کے غوث کا جنازہ جا رہا ہے۔

آپ نے یہ بھی وصیت فرمائی تھی کہ میری قبر کو میرے قد سے زیادہ گہرائی میں کھودنا کیونکہ جب کملی والے آقا ﷺ تشریف لائیں گے تو میں نے کھڑے ہو کر سلام عرض کرنا ہے اور پھر زار و قطار آنسوؤں کے ساتھ روتے اور فرماتے کہ پھر میں یوں عرض کروں گا۔ حضور ﷺ آپ تشریف تو لائیں ہیں پر میری گذارش ہے کہ جلدی واپس نہ تشریف لے جایئے گا ساری عمر آپ کی نعتیں سناتا رہا ہوں۔ آپ کے چہرہ والضحیٰ کا ذکر کیا۔ واللیل زلفوں کا تذکرہ کیا۔ آپ کے خدا کی توحید بیان کرتا رہا۔ آپ کے اصحاب' آپ کی ازواج کے ناموس کیلئے جھگڑتا رہا۔ آپ کی آل کا ذکر کرتا رہا۔ آپ اتنی جلدی تشریف نہ لے جایئے۔ مر کے پہنچا ہوں یہاں اس دلربا کے واسطے اور اپنا یہ شعر پڑھتے۔ فرماتے میں عرض کروں گا ہاتھ جوڑ دوں گا۔ قدموں میں گر جاؤں گا اور کہوں گا۔

اتنی بھی جلدی کیا ہے ذرا بیٹھ جایئے
ساری عمر گذار کے پائی ہے یہ گھڑی

غسل کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ مسکرا دیئے

حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ زندگی بھر یہ دعویٰ کرتے رہے کہ جس نے دنیا میں جنتی دیکھنا ہو۔ وہ مجھے دیکھ لے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرماتے کہ میں نے نصیحت کر رکھی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اس غلام کی تدفین میں جلدی نہ کرنا بلکہ میرے چہرے کی زیادہ سے زیادہ لوگوں کو زیارت کروانا کیونکہ میں نے پوری زندگی نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کے گیت گائے ہیں۔ میرا چہرہ دنیا والوں کو بتائے گا کہ نبی کریم ﷺ کا یہ غلام حق پر تھا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد لوگ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کی زیارت کر رہے تھے تو ان کی زبان سے بلا اختیار یہ الفاظ جاری تھے کہ جس نے جنتی دیکھنا ہو وہ پیر سید

marfat.com

شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ لے۔

پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دیا جا رہا تھا' غسل دینے کی سعادت آپ کے دیرینہ رفیق حافظ مبارک علی صاحب' عبدالستار شاہد صاحب' صوفی سلیم اللہ صاحب اور حاجی محمد ابوداؤد صادق صاحب کے بھیجے ہوئے خاص نمائندے اور دعوت اسلامی کے نمائندے نے حاصل کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت ایسے انداز میں مسکرائے کہ غسل دینے والوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شاہ جی' شاہ جی پکار کر آوازیں دینا شروع کر دیں لیکن پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ مسکرا کر اس شعر کی صداقت بیان کر گئے۔

نشان مرد مومن باتو گویم
چوں مرگ آید تبسم برلب اوست

(مرد مومن کی نشانی میں تمہیں بتاتا ہوں۔ جب اس کی موت آتی ہے تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ ہوتی ہے)

اور درویش لاہوری علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے ہی بندگان خدا کے بارے میں فرمایا تھا کہ

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں
یہ حقیقت میں کبھی ہم سے جدا ہوتے نہیں

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سفر آخرت کا رقت آمیز منظر

پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ حافظ آبادی اگرچہ اپنی زندگی میں ہی وقتاً فوقتاً اپنی تقاریر اور خطابات کے دوران کئی بار اپنے سفر رحلت کی منظر کشی کرتے رہے لیکن انتقال سے قریباً دو ہفتے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا وقت بتائے گا کہ شبیر حسین کی برادری کتنی تھی۔ حافظ آباد ہی نہیں پورے ملک میں میرے مرنے پر پتہ چلے گا کہ شبیر حسین کتنی برادری والا تھا۔ میں اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء خوانی کرتا ہوں

marfat.com

جو مدینے کا تاجدار اور خدا کی خدائی کا بادشاہ ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مخالفین کہتے ہیں کہ شبیر حسین کو کسی نے کندھا نہیں دینا۔ فقیر منبر پر بیٹھ کر اعلان کرتا ہے کہ جب مجھے موت آئے گی حافظ آباد کی گلیاں اور سڑکیں تنگ پڑ جائیں گی۔ ملک میں ایک شور مچ جائے گا اور میری چارپائی کو بانس اور رسے باندھے جائیں گے۔ میرے جنازہ کو کندھا تو کجا جس نے بانس کو بھی ہاتھ لگا لیا وہ بھی غنیمت جانے گا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے مخصوص اور رقت آمیز انداز میں یہ شعر پڑھا۔

اکھاں جدوں میٹیاں زمانہ سانوں رووے گا
اپنا تے اپنا بیگانہ سانوں رووے گا

آپ ﷺ کے یہ فرمائے گئے کلمات آپ ﷺ کے جنازہ کے موقع پر لفظ بہ لفظ درست ثابت ہوئے۔ ابھی آپ ﷺ کا جنازہ گھر سے اٹھا نہیں تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ آپ ﷺ کی رہائش گاہ کے باہر جمع ہو چکے تھے۔ شہر کی تمام مارکیٹیں' بازار' منڈیاں' دفاتر اور تعلیمی ادارے آپ ﷺ کے سوگ میں بند کر دیئے گئے۔ جنازہ کی گزر گاہوں پر جگہ جگہ سبیلیں لگ چکی تھیں۔ شہر کی تمام شاہراہوں اور چوراہوں پر آپ ﷺ کی یاد میں بینرز لہرا رہے تھے اور لاؤڈ سپیکروں سے آپ ﷺ کی دل کو موہ لینے والی جادو بھری آواز میں یہ شعر ہر کسی کو سنائی دے رہا تھا۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
محبوبؐ کی گلی ہے ذرا گھوم کر نکلے

آپ ﷺ کے جنازہ میں شرکت کیلئے عوام اور عقیدتمندوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر بے تاب دکھائی دے رہا تھا۔ ملک کی بڑی بڑی خانقاہوں کے پیران عظام اور علماء کرام بھی آپ ﷺ کے سفر آخرت میں شرکت کیلئے پہنچ چکے تھے۔ اس موقع پر جہاں ہزاروں لوگ آپ ﷺ کی فرقت کے غم میں نڈھال ہو کر زار و قطار رو رہے تھے۔ وہاں شہر کے در و دیوار

marfat.com

اور محراب و منبر سے بھی گریہ وزاری کے نالے بلند ہو رہے تھے۔ آپ ؒ کی رحلت پر کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو اشکبار نہ ہو پھر ہر کوئی آپ ؒ کے جنازہ کو کندھا دینے کو اپنی خوش بختی تصور کر رہا تھا۔ سروں کے دیوانہ وار ہجوم اور عقیدت مندوں کے اشتیاق کو دیکھتے ہوئے آپ ؒ کے جنازہ کی چارپائی کو کئی کئی گز لمبے بانس اوررسے باندھنے پڑے۔

جب آپ ؒ کا جنازہ اٹھا تو فضا درود وسلام کی صداؤں سے بلند ہونے لگی۔ آسمان سے قدسیوں کے جھنڈ کے جھنڈ اترتے دکھائی دینے لگے۔ اس موقع پر جہاں لاکھوں عقیدتمند دھاڑے مار مار کر رو رہے تھے وہاں متعدد پر غشی کے دورے پڑ رہے تھے۔ خواتین مکانوں کی چھتوں پر کھڑے ہو کر آپ ؒ کے فرط غم میں آنسو بہا رہی تھیں۔ جنازہ جہاں جہاں سے گزر رہا تھا۔ منوں کے حساب سے گلاب کے پھولوں کی پتیاں آپ ؒ پر نچھاور کی جا رہی تھیں۔ شہر کی ہر گلی اور محلہ سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ دیوانہ وار آپ ؒ کے جنازہ کے ہجوم میں شامل ہوتے جا رہے تھے۔ شاہراہوں پر جگہ جگہ آپ ؒ کی مسحور کن آواز کے کیسٹ آپ ؒ کی نصف صدی کی خدمات کی یاد دلا رہے تھے۔

جنازہ جہاں جہاں سے گزر رہا تھا۔ سڑکیں پھولوں کی پتیوں سے سرخ ہوتی جا رہی تھیں۔ آپ ؒ کا جنازہ ایک ڈیڑھ میل کی مسافت کے بعد جب حافظ آباد اسٹیڈیم کے وسیع وعریض گراؤنڈ میں پہنچا تو وہاں پر پہلے ہی دو اڑھائی لاکھ نفوس جمع ہو چکے تھے اور مذکورہ اسٹیڈیم جنازہ کے پہنچتے ہی اپنی تنگی دامن کا عذر پیش کر رہا تھا۔ حافظ آباد کا یہ اسٹیڈیم جسے نواز شریف، بے نظیر بھٹو اور ان جیسے دیگر بڑے بڑے لیڈرز نہ بھر سکے۔ آج اس میں کھڑے ہونے کو جگہ نہ مل رہی تھی۔ جتنے لوگ اسٹیڈیم میں جمع تھے۔ اس سے زیادہ جنازہ کے ساتھ شامل ہو کر آ رہے تھے۔ آپ ؒ کے جنازہ میں تمام مکاتب فکر اور مسالک کے لوگوں کے علاوہ کرسچین بھی دکھائی دے رہے تھے۔ جنہیں یہاں آپ ؒ کا حسن اخلاق کھینچ لایا تھا۔ جب حافظ آباد کا یہ وسیع وعریض اسٹیڈیم اپنے تنگی دامن کا منظر پیش کرنے لگا تو

marfat.com

ہزاروں لوگوں نے اسٹیڈیم سے ملحقہ ڈگری کالج کی گراؤنڈ اور دوسری جانب فیملی پارک میں کھڑے ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے سجادہ نشین میاں محمد ابوبکر شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

سلام پھیرتے ہی ہر سو انسانوں کا ایک تاریخ ساز ہجوم دکھائی دے رہا تھا۔ یہ جنازہ ملک کے چند بڑے جنازوں کے ساتھ ساتھ حافظ آباد کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ بن چکا تھا۔ جس میں ملک کے کونے کونے اور بالخصوص ضلع حافظ آباد کے چاروں اطراف سے مخلوق خدا امڈ آئی تھی۔

آج جنازہ کے موقع پر منبر پر اس عاشق رسول رحمۃ اللہ علیہ (پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ) کے فرمائے گئے یہ الفاظ ہر کسی کے کانوں میں سنائی دے رہے تھے۔

"کہ پورے ملک میں میرے مرنے پر پتہ چلے گا کہ شبیر حسین کی برادری کتنی تھی"

آج واقعی جنازہ کو کندھا دینے اور اس میں شرکت کرنے والے لوگ اپنے آپ کو خوش بخت تصور کر رہے تھے۔

آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس انوکھے عاشق کے ایک ایک لفظ کو وقت نے جس انداز میں درست ثابت کیا۔ اس سے قیامت تک عشاقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معطر ہوتے رہیں گے۔

نماز جنازہ کے بعد جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین کا مرحلہ آیا تو میونسپل اسٹیڈیم سے دوڑیں لگا کر ہزاروں لوگ مرکزی جامع مسجد الفاروق کے چاروں اطراف میں جمع ہو چکے تھے اگر مسجد سے باہر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین ہوتی تو شاید ساری رات گزر جاتی۔ تدفین نہ ہو سکتی تھی کیونکہ ہر عقیدت مند آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نورانی اور مسکراتے چہرے کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے بے تاب تھا۔ حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لخت جگر پیر سید

marfat.com

وسیم الحسن نقوی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسد خاکی کے مسجد میں پہنچنے کے بعد جامع مسجد الفاروق کے دروازے بند کروا دیئے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سینکڑوں دیوانے پولیس کے حصار کو توڑتے ہوئے مسجد میں بھی آ گئے۔ بار بار اعلانات اور التجاؤں کے بعد اس ہجوم کو مشکل سے قطاروں میں لگا کر ایک بار پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کی زیارت کروائی گئی اور نماز عصر کے وقت اس عاشق رسول کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت کے مطابق مرکزی جامع مسجد الفاروق سے ملحقہ مزار پرانوار کی لحد میں اتارا گیا۔ جہاں درود و سلام اور ذکر الٰہی کی گونج میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین کی گئی۔

اس کیفیت کو اگر کوئی بیان کرنا چاہے تو الفاظ معذور نظر آتے ہیں۔ یہ منظر صرف آنکھ دیکھ سکتی تھی یا دل محسوس کر سکتا تھا۔ الفاظ بیان کرنے سے قاصر تھے۔ پاکستان کے تمام بڑے آستانوں کے سجادہ نشین اس عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے میں شرکت کیلئے پہنچ چکے تھے۔ علماء کی تعداد نا قابل شمار تھی اور جید علماء کرام اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکتے تھے۔ ہزاروں خطباء رنج و غم کی تصویر بنے ایک دوسرے کے گلے لگ کر رو رہے تھے کہ آج ہمارا ناز چلا گیا۔ حافظ آباد تین دن تک بند رہا۔ گھروں میں کھانے کیلئے نمک تک دستیاب نہ تھا۔ شہر حافظ آباد کے باسیوں نے محبت و عقیدت کا یوں اظہار کا جو نا قابل بیان ہے۔ شادیاں منسوخ کر دی گئیں، باراتیں روک دی گئیں۔ تاریخ اسلامی میں شاید کہ یہ اعزاز بھی کسی کو ملا ہو۔ جمعرات کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین کی گئی اور جمعہ کے روز تمام حافظ آباد کے علماء اہلسنت نے اپنی مسجدوں کو چھوڑا بلکہ شہر کی ہر مسجد پہ تالا تھا، تمام علماء نے آپ کو نذرانہ عقیدت اور خراج تحسین پیش کرنے کیلئے آپ کے مزار پرانوار مرکزی جامع مسجد الفاروق میں جمعۃ المبارک کی نماز اجتماعی طور پہ ادا کی۔ لاکھوں لوگ مسجد کے چاروں طرف سڑکوں پہ بیٹھے۔ آپ کو یاد کر کے روتے رہے۔ تمام علماء اور عوام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر صبح سے ہی قافلہ در قافلہ پہنچنا شروع ہو گیا۔ علماء نے آپکی خدمات اور ذات پہ روشنی ڈالی۔ آپکے صاحبزادوں

marfat.com

اور عظیم بھائی پیر سیّد فدا حسین شاہ نے آخری خطاب کیا اور بڑے صاحبزادے پیر سیّد عطاء الحسنین علی نقوی الحسینی نے لاکھوں لوگوں کو جمعہ کی نماز پڑھائی۔ پوری دنیا میں آپ کے حیات طیبہ کے حوالے سے محفلوں کا انعقاد کیا گیا اور آپ کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

❀......❀......❀

marfat.com

حضور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال زریں

حضور قبلہ خطیب الاسلام کو جہاں اللہ تعالیٰ نے اور بہت سی خوبیاں عطا فرمائیں تھیں وہاں ایک بہت بڑی خوبی یہ بھی خدا تعالیٰ نے عطا کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جس بھی مجلس میں ہوتے تو شمع محفل کی حیثیت آپ ہی کو حاصل ہوتی۔ گھنٹوں لوگ آپ کی صحبت میں بیٹھتے اور آپ کی باتوں کو انہماک سے سنتے رہتے۔ آپ کی باتوں میں وہ جادوئی اثر ہوتا تھا کہ آپ کے پاس بیٹھے کئی کئی پہر گزر جاتے لیکن وقت کا احساس تک نہ ہوتا تھا۔ گھنٹوں آپ کی صحبت میں بیٹھنے کے بعد بھی تشنگی رہتی اور محفل چھوڑ کر جانے کو دل نہ کرتا اور خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کبھی کسی شخص کو مجلس چھوڑ جانے کو نہ کہا بلکہ اگر کوئی آپکی سفر کے باعث تھکان کو مدنظر رکھ کر آپ سے اجازت طلب کرتا تو آپ فرمادیتے کہ میں بالکل تروتازہ ہوں اور میرے لئے آپ کا آنا خوشی کا باعث ہے الغرض آنے والے کی دلجوئی فرماتے اور فرماتے کہ "میں تو اس پیار کا بدلہ نہیں دے سکتا اللہ رب العزت آپ کو اس پیار کا بدلہ دے"۔

علماء کی محفل ہو یا خطباء کی، وکلا ہوں یا ڈاکٹر، سیاستدان ہوں یا روحانی شخصیات الغرض ہر قسم کی محفل میں آپ ہی طرۂ امتیاز ہوتے۔ ہر مکتبۂ فکر، ہر مسلک و مذہب اور جملۂ شعبہ ہائے زندگی کے لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہوتے۔ بالخصوص طلباء دین کو دنیا کے حسین امتزاج کو سمجھنے اور قرآن و حدیث میں کسی مسئلے پر اٹک جانے کے باعث آپ رحمۃ اللہ علیہ سے تفسیر و تشریح کی غرض سے حاضر ہوتے اور طلباء کی عام دنیاداروں کی نسبت زیادہ عزت دیتے اور ان کی بڑے مشفقانہ طریقے سے حوصلہ افزائی فرماتے۔ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حاضر جوابی، فن مناظرہ اور بحث و تکرار کی منطقی طرف کلام سے بہت متاثر

marfat.com

تھے۔ وکلاء، سرکاری وغیر سرکاری افسران آپ سے اکثر مقامی وقومی سطح پر حالات حاضرہ سے متعلق مشورہ لینے کیلئے حاضر ہوتے۔ قبلہ خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں کوئی بھی شخص خواہ وہ زندگی کے کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتا ہو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی باتوں اور آپ کی صحبت سے اپنے شعبے کے متعلق بہت کچھ سیکھتا۔

قبلہ خطیب الاسلام کو اللہ نے ایک بہت بڑی خوبی یہ بھی عطا کی تھی کہ آپ دریا کو کوزے میں بند کرنے کا ملکہ رکھتے تھے۔ زندگی کے تجربات ومشاہدات اور تجزیات کو چند الفاظ میں سمودیتے تھے اور اکثر فرمایا کرتے کہ "جس شخص نے قرآن وحدیث کا مطالعہ کیا اس کو دنیا کے کسی موضوع پر بولنا مشکل نہیں، طب، نفسیات، فلسفہ ومنطق، فصاحت وبلاغت، سیاست، نظام حکومت، نظام تعلیم وتربیت، الغرض ہر علم کا سرچشمہ ومنبع کتاب وسنت ہے"۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چند اقوال جو سنہری حروف سے لکھے جانے کے حقدار ہیں درج ذیل ہیں۔

۱) میں اپنے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات وفضائل وخصائص اور معجزات کو بغیر کسی دلیل کے مانتا ہوں، کیوں کہ دلیل ابوجہل کو چاہیے صدیق کو نہیں۔

۲) علم بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب جاننے کا نام ہے۔ جو یہ جان جائے وہ ایک غلام حبشی سے "سیدنا بلال رضی اللہ عنہ" بن جاتا ہے اور جو ان آداب سے عاری ہو وہ "ابوالحکم" سے "ابوجہل" بن جاتا ہے۔

۳) والدین کی قدر کرو خدا کی قسم کامیاب ہو جاؤ گے۔ اگر مجھے اپنی ساری دولت کے عوض اپنے والد سے ملاقات کا موقع ملے تو میں آنکھ جھپکنے کی دیر نہ لگاؤں۔

۴) دنیا میں اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خالص ترین اور بے غرض محبت صرف اور صرف والدین اپنی اولاد سے کرتے ہیں۔

۵) دنیا میں کوئی شخص کسی دوسرے کو خود سے بڑھتا ہوا نہیں دیکھ سکتا سوائے والدین

marfat.com

اور استاد کے۔

۶) حقیقی علماء اپنے بزرگوں کی پگڑی نہیں اچھالتے بلکہ ان کا ادب کرتے ہیں۔

۷) اچھا خطیب وہ ہے جو ہر حالات میں سچ کا دامن نہ چھوڑے تا کہ لوگ سچ سنیں۔

۸) ہر انسان کا رزق خدا نے لکھ دیا ہے جس کو ختم کرنے سے پہلے موت نہیں آئے گی اور ساتھ ہی انسان کو اختیار دے دیا ہے کہ وہ اپنا رزق حاصل کرنے کیلئے عزت کا راستہ اختیار کرتا ہے یا ذلت کا۔ میں نے حصول رزق کیلئے عزت کا راستہ اختیار کیا ہے یہی وجہ ہے کہ دولت میری راہ تکتی ہے۔

۹) میں نے قرآن مجید کا سات بار بغور مطالعہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ اللہ رب العزت نے تین بنیادی باتیں بیان فرمائی ہیں۔

ا) اللہ اپنی توحید بیان کرتا ہے کہ میں وحدہ لاشریک ہوں۔

ب) اللہ اپنی حاکمیت وربوبیت بیان فرماتا ہے کہ یہ تم پر حلال ہے اور یہ حرام اور میں ہی تمام عالمین کا پالنے والا ہوں۔

د) اللہ اپنے حبیب ﷺ کی محبت واطاعت اور شان بیان فرماتا ہے۔

۱۰) روز قیامت شانِ رسالت، عاشق رسول کی عزت افزائی اور باغی رسالت کیلئے ذلت کا دن ہے۔

۱۱) اللہ کے متعلق عقیدہ وہ رکھو جو نبی کریم ﷺ نے سکھایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنایا اور نبی کریم ﷺ کے متعلق عقیدہ وہ رکھو جو اللہ نے سکھایا اور صحابہ نے اپنایا۔

۱۲) تاریخ مورخ کی آئینہ دار ہوتی ہے جو تاریخ قرآن وسنت کے خلاف جائے اس کو رد کر دو ورنہ گمراہی یقینی ہے۔

۱۳) میرے عقیدے کے امام سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اور صدیق رضی اللہ عنہ کے عقیدے کی بنیاد عشق رسول ﷺ اور اتباع رسول ﷺ پر ہے۔

marfat.com

۱۴) میں دنیا کے ہر رشتے کو مشروط مانتا ہوں لیکن حضور علیہ السلام کو غیر مشروط مانتا ہوں حتیٰ کہ میں نے اپنے رب کو بھی نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے پہچانا۔

۱۵) لا الہ الا اللہ ایک دعویٰ ہے اور دعویٰ دلیل کے بغیر باطل ہوتا ہے اس دعویٰ کی دلیل محمد الرسول اللہ ہے۔

۱۶) غریب کی عقل ایسے ہی ہے جیسے سردراتوں میں چاند کی چاندنی' جیسے ٹھنڈ چاند کی خوبصورتی پر غالب آ جاتی ہے اور لوگ دلکش چاندنی سے محروم رہ جاتے ہیں اسی طرح مفلسی مفلس کی صلاحیتوں اور دانائی پہ غالب آ جاتی ہے اور لوگ مفلس کی خوبیوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس لئے مشورہ لیتے وقت کسی کی مالی حالت دیکھ کر اس کو نظر انداز مت کرو۔

۱۷) جو چیز تمہیں ضائع کرنے کے بعد دوبارہ مل سکتی ہے اس کو اس چیز کیلئے ضائع کرو جو تمہیں زندگی میں دوبارہ نہیں مل سکتی۔ مال و دولت و متاع دنیا چلے جانے کے بعد دوبارہ حاصل ہو جاتے ہیں لیکن انسانی رشتے زندگی میں ایک ہی بار ملتے ہیں۔

۱۸) دنیا میں جو ممکن ہے اور کسی دوسرے کے ساتھ ہو سکتا ہے وہ کسی بھی وقت تمہارے ساتھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے ہر وقت خود کو انہونی کیلئے تیار رکھو۔

۱۹) خدا تعالیٰ اپنے بنائے ہوئے سسٹم کے خلاف نہیں کرتا مگر بعض اوقات قدرت کا اظہار ضرور فرماتا ہے۔ اس لئے عمل کرنے کے بعد نتیجہ خدا پر چھوڑ دو۔

۲۰) نیکی کی جزا انسان سے طلب مت کرو کیونکہ خدا کے سوا کوئی نیکی کی جزا نہیں دے سکتا۔ خدا سے جزا کی امید انسان کو عزت و مرتبہ دیتی ہے اور انسانوں سے جزا کا طلب کرنا ذلت و رسوائی کا باعث بنتا ہے۔

۲۱) دانائی ولایت کا جزو ہے اور علم ولایت کی پہلی سیڑھی' جاہل کبھی بھی ولی اللہ نہیں ہو سکتا کیونکہ ولایت نبوت کا فیض ہے اور علم انبیاء کی وارث ہے۔

۲۲) حضرت یوسف علیہ السلام سے پیار کرنے والی زلیخا نے ہاتھ نہیں کاٹے تھے بلکہ جو طعنے

marfat.com

دیتیں اور مذاق اڑاتیں تھیں ہاتھ بھی انہوں نے ہی کاٹے تھے۔اسی طرح اصل محبت کرنے والے ماتم حسین رضی اللہ عنہ نہیں کرتے۔

۲۳) جب ہمارا جسم بیمار ہوتا ہے تو کوئی طبیب ہمیں دوا دیتا ہے اور ہم صحت یاب ہو جاتے ہیں لیکن جب ہماری روح بیمار ہوتی ہے تو ہم شیخ کامل کی بیعت کر کے اپنی روحانی بیماری کا علاج کرواتے ہیں۔

۲۴) میں فنا فی الشیخ کا قائل نہیں ہوں کیونکہ یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے کوئی بیمار طبیب کے پاس دوا کی غرض سے جائے اور طبیب اس بیمار کو دوا دینے کی بجائے مستقل اپنے پاس ہی رکھ لے۔انسان کی معراج قرب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔پیر کامل وہ ہے جو انسان کی روح کو اس درجہ پاکیزہ کر دے کہ انسان جلوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قابل ہو جائے۔

۲۵) جمود موت ہے اور زندگی ہر لحہ سیکھنا اور ذہنی نشوونما کا نام ہے۔

۲۶) حکیم وکیل اور عالم کا مطالعہ ترک کر دینا ان کی موت ہے۔

۲۷) عقائد کی گمراہی سے بچنا چاہتے ہو تو مرکز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو رکھو اور ایک پر ایمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت اور تعلق سے رکھو۔

۲۸) جو کھا لیا وہ گندگی ہے اور جو خدا کی راہ میں کھلا دیا وہ بندگی ہے۔

۲۹) کسی انسان کو دنیا میں تین طرح کے خوف لاحق ہوتے ہیں کہ دوسرا اس کی جان' مال یا عزت کو نقصان پہنچائے گا اور ان تینوں کی ذمہ داری خود اللہ رب العزت نے لے رکھی ہے اس لئے حق کہنے اور حق پر عمل کرنے میں کسی سے خوف نہ رکھو۔

۳۰) بے وقوفی اور بہادری میں بہت فرق ہے' ہر بے وقوف خود کو بہادر اور عقل مند کو بزدل سمجھتا ہے۔حکمت و دانائی سے چلنا بزدلی نہیں۔

marfat.com

میرے بھائی جان

صاحبزادہ پیر سید فدا حسین شاہ

بگذار تا بگریم چوں ابرِ نو بہاراں
اَز سنگ گریہ خیزد وقتِ وداع یاراں

چھوڑ ذرا رو لیواں درداں وانگوں ابر بہاراں
پتھر بھی گھل پانی ہوون جدا کریندیاں یاراں

غم بہتے غمخوار نہ کوئی کس نوں حال سناواں
رو رو درد فراقاں اندر ساری رات لنگھاواں

میرا ویر شبیر پیارا چھوڑ گیا وچ راہیں
کھیڈ خوشی دو چیزاں لے کے دے گیا غم دیاں آہیں

کنوں درد سناواں بہہ کے کون سنے دکھ میرا
نہر سکھاں دی خشک نہ ویکھی تیرے ہوندیا ویرا

بوہا کھڑکے جے اج میرا ویکھاں چائیں چائیں
نظر نہ آوے پیارا بھائی رواں ڈھائیں ڈھائیں

میرے بھائی جان مجھ سے گیارہ سال بڑے تھے اور مجھے چھوٹے ہونے کی نسبت سے اتنا پیار دیا جو لفظوں میں بیان ہی نہیں کیا جا سکتا اور قلم کی طاقت نہیں کہ لکھ سکے۔

میری تعلیم کا آغاز منڈیالہ شریف مڈل سکول میں مقامی طور پر ہوا۔ چھٹی کلاس میں تھا کہ میرے بھائی جان خطیب عرب و عجم مبلغ مشرق و مغرب حضرت الحاج پیر سید صاحبزادہ

marfat.com

شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت جامعہ رضویہ سراج العلوم زینت المساجد گوجرانوالہ حصول درس نظامی میں مصروف تھے۔ ہفتہ یا جمعرات کو گھر تشریف لاتے تو میرے لئے بہت سی اشیاء خصوصاً کھیل کا سامان نہایت اہتمام سے لاتے۔ جن میں جمالیاتی پہلو نمایاں ہوتا بڑے خوبصورت کپڑے لانا بھی آپ کا معمول تھا۔ میرے بھائی جان نے مجھے اتنے لاڈ سے میرے حوصلے بڑھائے جس کی مثال نہیں دی جا سکتی۔

سکول میں سالانہ چھٹیاں ہوتی تو مجھے اپنے ہاں گوجرانوالہ لے جاتے' اپنے سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھتے' اپنے پاس سولاتے' شفقت و محبت کے پیکر میرے بھائی جان' کھانے' پینے' پھل' فروٹ اور دیگر عمدہ سے عمدہ چیزیں ہر وقت مہیا کرتے۔ مجھے بھی ان سے عشق کی حد تک پیار تھا کئی مرتبہ تو جب گھر چھوڑ کر گوجرانوالہ جانے لگتے تو مجھے اتنی سی فرقت اور جدائی نڈھال کر دیتی اور بے اختیار میری آنکھیں نمناک ہو جاتیں تو رُک جاتے' پیار کرتے' دلاسا دیتے اور پڑھائی کی تاکید فرماتے۔ میری ڈھارس بندھاتے اور میرے سر' منہ کو چوم کر روانہ ہوتے تو میں دیکھتا رہ جاتا اور پھر آنے کا منتظر رہتا۔

میرے لئے ہفتہ یا جمعرات کا دن عید کا چاند ثابت ہوتا کیونکہ ان دنوں میں میرے بھائی جان نے تشریف لانا ہوتا اور آتے ہی پیار سے فرماتے فدا آیئے دیکھئے میں آپ کیلئے کیا کیا لایا ہوں۔ ایک ایک چیز پکڑ پکڑ میرے ہاتھ میں دیتے جاتے میں مسکرا مسکرا کر لیتا' آہ! کیسا وقت تھا اور اب...... کچھ نہ پوچھو

محبت کی بے تابیاں کچھ نہ پوچھو

مَنْ اَحَبَّ شیئاً اکثر ذکرہ' جس چیز سے محبت ہوتی ہے اسے کثرت سے یاد کیا جاتا ہے' نیز الحب یعمی ویصم محبت انسان کو نابینا اور بہرہ کر دیتی ہے۔ میری بھی یہی حالت تھی اور مجھ سے زیادہ میرے بھائی جان' ان محاورات پر عمل پیرا تھے۔

ہم دو بھائی اور ہماری تین بہنیں ہیں' ہر ایک سے بھائی جان کمال کا پیار فرماتے مگر

marfat.com

میرے ساتھ سب کے مشترکہ پیار کا خلاصہ بن جاتے۔

اباجی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے ہر چیز اسے ہی دیتے رہتے ہو اپنا بھی خیال کرلیا کرو۔

جب خطیب عرب و عجم میرے بھائی جان' قلعہ دیدار سنگھ منصب خطابت پر فائز ہوئے تو اپنے پاس لے آئے۔ اباجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے اسے ہمارے پاس بھی رہنے دیا کرو تو آپ عرض کرتے اباجی میرا اس کے بغیر دل نہیں لگتا۔ جب آپ نے حافظ آباد کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا تو سرزمین حافظ آباد کی قسمت کا ستارا چمکا تو آپ کی نسبت سے حافظ آباد کی شہرت چہاردانگ عالم میں پھیل گئی۔

یہاں مجھے مڈل میں داخل کرادیا۔ میرا بستہ بہت بھاری تھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا علامہ محمد حنیف ساقی صاحب حال خطیب لندن کی ڈیوٹی لگائی کہ اس کا بستہ تو نے اٹھانا ہے اسے سکول لے جانا اور لانا بھی تمہاری ذمہ داری ہے۔ چنانچہ یوں میرے لئے آسانی پیدا فرمائی۔

جیسے جیسے وقت گزرتا گیا۔ ویسے ویسے ان کا پیار ترقی کرتا گیا۔ میری دینی تعلیم کا سامان بھی آپ نے مہیا فرمایا۔ میں نے مختلف دینی مدارس سے درسِ نظامی کیا۔

علماء کرام سے آپ نے بارہا فرمایا' آپ دیکھیں گے جیسے سید حامد شاہ صاحب اور سید محمود شاہ صاحب گجراتی کا چرچا ہوا۔ ہمارا بھی اسی طرح شہرہ ہوگا' نیز فرماتے مجھے دنیا صرف اس لئے پیاری لگتی ہے کہ اس میں میرا بھائی فدا حسین ہے۔ گاہے گاہے وفورِ محبت سے فرماتے فدا حسین تو میری لیلیٰ ہے' نیز جذبات کے عالم میں یہاں تک کہہ جاتے میرا محبوب' فدا حسین ہے۔ مجھے اس کے دیکھے بغیر چین نہیں آتا۔ تقاریر کے سلسلے میں دور دراز کے علاقوں میں جانا پڑا تو واپسی پر فوراً میرے ہاں تشریف لے آتے۔ میرے بچوں سے اپنے بچوں سے بھی زیادہ پیار فرماتے انہیں بڑی محبت سے کھلاتے پلاتے اور سکون و راحت محسوس کرتے۔ آہ! کہاں تک لکھوں اور پھر کیا لکھوں ایک سیلِ رواں ہے۔ جس کے سامنے

marfat.com

الفاظ کا بند نہیں باندھا جا سکتا۔

وصال سے تقریباً اڑھائی ماہ قبل فرمانے لگے عام لوگوں کی طرح' چنے' گنڈیریاں' امرود وغیرہ کو کاٹ کر ایصال ثواب کا اہتمام نہ کرنا۔ میں نے حیرانگی کے عالم میں کہا۔ بھائی جان! آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ فوراً میری کیفیت کو بھانپ گئے اور کہنے لگے کچھ نہیں۔ بس یوں ہی زبان پر یہ بات آ گئی ہے کیونکہ لوگوں کو ایسے ہی ایصال کرتے دیکھا ہے۔

پھر وصال سے پندرہ دن قبل اس مثال کو دہرایا۔ میں پھر پکار اٹھا۔ بھائی جان! یہ کیا کہہ رہے ہیں تو خاموش سے ہوئے۔ ہاں کئی بار میری تقاریر سننے پہنچ جاتے۔ جب میری اڑان دیکھتے تو خوب داد دیتے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے اور فرماتے فدا حسین میں جب بھی حرمین شریفین حاضری دیتا ہوں تیری کامیابی و کامرانی کیلئے خوب دعائیں کرتا ہوں اور بارگاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ میں محبوبیت و مقبولیت کی درخواستیں پیش کرتا رہتا ہوں۔

پاکستان کا کوئی صوبہ' کوئی خطبہ' کوئی حصہ بمعہ آزاد کشمیر کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں بھائی جان کی طرح مجھے خطابات کیلئے نہ جانا ہوا ہو' ہر ایک مقام پر بار بار جانا ہوا اور خوب پذیرائی نصیب ہوئی' یقیناً میری اس عظیم کامیابی میں میرے بھائی جان کی مستجاب دعاؤں کا اثر ہے۔

کئی بار اپنے مسلک حق اہلسنت و جماعت کی تائید اور بدمذہب کی بدعقیدگی پر جب کھل کر اظہار خیال کا موقعہ میسر آتا تو میرے خلاف پرچے کاٹے جاتے۔ مقدمات درج ہوتے۔ میں اپنے بھائی جان سے عرض کرتا تو آپ فرماتے فدا حسین بے فکر ہو کر مسلک حق کی ترجمانی کرتے رہو۔ میری موجودگی میں تمہاری طرف کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔

میرے ساتھ میرے بھائی جان نے' حقیقی والدین کا سا کردار ادا فرمایا' والد ماجد کے وصال کا احساس تک نہ ہونے دیا۔ جب میں والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر رونے لگا۔ تو فرمانے لگے فدا حسین آپ کیوں روتے ہیں۔ یتیم تو میں ہوا ہوں۔ تم تو نہیں؟ عید کے

marfat.com

روز اس وقت تک کھانا نہ کھاتے۔ جب تک میں نہ آ جاتا۔ کئی سال تک ہم ایک ہی مکان میں رہے۔ جب میں باہر جاتا تو گھر میں میرا انتظار کرتے رہتے دیر ہو جاتی تو بیقرار سے ہو جاتے۔ جب میں گھر آتا تو بے حد سکون محسوس کرتے اور بڑے پیار سے فرماتے باہر جائیں تو جلدی آیا کریں۔ میں راولپنڈی میں خطیب تھا تو انہیں کچھ زیادہ ہی منتظر رہنا پڑا۔ چنانچہ میں نے اپنے بھائی جان کے انتظار کو ختم کرنے کیلئے وہاں سے خطابت کو چھوڑ دیا۔

میری دل کی تختی پر بے شمار یادیں وابستہ ہیں وقت ملا تو کسی وقت کتابی صورت میں جمع کر دی جائیں گی۔ ان شاء اللہ العزیز یہاں تو چلتے چلتے چند باتیں درج کر دی ہیں تاکہ پیش نظر کتاب میں کچھ تو آ جائیں۔

بس ایک ہی ملاقات ہو جائے اور ہم مل کر گھر جائیں۔ اتنی سی دوری بھی گوارا نہیں ہوتی تھی۔ جیسے بھی ممکن ہوتا اور جس کو بھی زیادہ فاصلہ طے کر کے پہنچنا پڑتا۔ ہم لازماً اکٹھے ہو جاتے اور کچھ دیر کسی طعام گاہ میں گزارتے اور پھر اکٹھے گھر واپس آتے اگر کبھی ہماری شاہرائیں بالکل مختلف ہوتیں تو جو بھی پہلے گھر پہنچ جاتا۔ وہ دوسرے کا انتظار کرتا رہتا تھا۔ کبھی کبھار رات کو ملاقات نہ ہوتی تو میں علی الصبح باریابی کیلئے حاضر ہو جاتا تو کمال یہ تھا کہ ابھی چاہے ان کو دراز ہوئے چند ثانیے ہی گزرے ہوں۔ میرے قدموں کی چاپ سنتے ہی دروازہ کھول دیتے اور فرماتے فدا حسین آ جاؤ میں جاگ رہا ہوں پھر ہم گھنٹوں ایک ہی بستر پر استراحت فرماتے۔

آخری دو چار ماہ سے تو یہ معمول بن چکا تھا۔ جب بھی ہماری ملاقات ہوتی تو ٹکٹکی باندھ کر میرے چہرے کی طرف دیکھتے رہتے۔ میرے استفسار کرنے پر فرماتے تجھے نہ دیکھوں تو اور کسے دیکھوں۔

آتی رہیں گی یاد ہمیشہ یہ صحبتیں
ڈھونڈا کریں گے ہم تجھے فصل بہار میں

marfat.com

یہ محبت اور وفاداری اپنی جگہ، میرا کرب اور آہ وزاری اپنی جگہ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کے جانے سے امت مسلمہ میں جو خلاء پیدا ہوا ہے۔ وہ شاید کبھی پر نہ ہو سکے رہتی دنیا تک اہلسنت کا ایک ایک فرد آپ کا زیر بار منت احساں رہے گا۔ فضاؤں میں آپ کے نغمے گونجتے رہیں گے اور شہرت عام اور بقائے دوام کے جس سنگھاسن پر آپ جلوہ افروز ہیں وہ صرف آپ کو ہی زیبا ہے۔

تری تربت پہ لاکھوں اور کروڑوں رحمتیں برسیں

کہ تو نے ایک عالم کو تباہی سے بچایا ہے

آپ کے وصال کے روز حافظ آباد کے لوگوں کی محبت والفت کے عجیب وغریب رنگ دیکھنے میں آئے پورا شہر آپ کی فرقت وجدائی میں پر سوگ تھا اگر کوئی آواز سنائی دیتی تو وہ آپ کے بیانات کی جگہ جگہ کیسٹیں چل رہی تھیں ہر آنکھ پرنم، درودیوار خاموش، آپ کا جنازہ مبارکہ حافظ آباد کی تاریخ کا سب سے بڑا اور عظیم تھا۔ لاکھوں عقیدتمند اور ہزاروں علماء کرام، حفاظ اور مشائخ عظام حزن وملال کی تصویر بنے ہوئے نماز جنازہ میں شرکت کیلئے پورے پاکستان بلکہ بیرون ممالک سے پہنچ چکے تھے۔ مخلوق خدا کا حد نگاہ سے بھی زیادہ ہجوم تھا اور لوگ دیوانہ وار آپ کے جسد اقدس کی چارپائی کو کندھا تو کجا ہاتھ لگانے کیلئے پروانہ وار نثار ہو رہے تھے۔ حافظ آباد اسٹیڈیم جو 125 ایکڑ قطعہ اراضی پر پھیلا ہوا تھا، مکمل بھر چکا تھا نیز کالج کے وسیع وکشادہ لان میں بھی نماز جنازہ پڑھنے کیلئے بے شمار لوگ موجود تھے۔ زبان حال سے لوگ کہہ رہے تھے۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

❀......❀......❀

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ میاں عباس شریف اور افضل حسین تارڑ ایم این اے

خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کے وصال پر دستار بندی کے بعد
کیلیانوالہ کے سجادہ نشین پیر سیّد عظمت علی شاہ صاحب کے ساتھ

marfat.com

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ خطاب فرما رہے ہیں جبکہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ
و دیگر علماء کرام محظوظ ہو رہے ہیں ایک یادگار تصویر

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ غارِ ثور میں دعا مانگتے ہوئے

marfat.com

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ سربراہ سنی تحریک عباس قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگ رہے ہیں

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ حاجی حنیف طیب کے ہمراہ

marfat.com

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے چہلم کے موقع پر پیر سیّد عظمت علی شاہ، علامہ امین الحسنات شاہ، علامہ اشرف سیالوی، صاحبزادہ حاجی فضل کریم، پیر سیّد فدا حسین شاہ و دیگر

خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے چہلم کے موقع پر علامہ کوکب نورانی، صاحبزادہ سیّد وسیم الحسن نقوی ایڈووکیٹ، صاحبزادہ سیّد فاروق حیدر نقوی ایڈووکیٹ، صاحبزادہ سیّد عثمان حیدر نقوی

marfat.com

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ پر معروف آرٹسٹ سلطان راہی مرحوم نوٹ نچھاور کرتے ہوئے

marfat.com

خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی افتخار چٹھہ، جسٹس افتخار احمد چیمہ کے ہمراہ ایک یادگار تصویر

پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور میاں محمد نواز شریف ایک پروگرام کے موقع پر

marfat.com

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ ڈپٹی کمشنر حافظ آباد سعیدی علوی کے ساتھ

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی محمد معصوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ یادگار تصویر

marfat.com

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد سیّد نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس کے موقع پر کمشنر سردار نور محمد لغاری، مولوی بشیر احمد کوٹلی لوہاراں والے کی یادگار تصویر

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ و دیگر مشائخ عظام سیّد نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک پر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

marfat.com

تاثرات علماء کرام ومشائخ عظام وسیاسی وسماجی ونعت خوانان

پیر محمد امین الحسنات شاہ سجادہ نشین حضرت امیر السالکین رحمۃ اللہ علیہ بھیرہ شریف

محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولت سرمدی سے سرشار ہونا اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت بڑی کرم نوازی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس اعزاز و انعام سے نوازے جاتے ہیں اور اپنی عمر عزیز اپنے محبوب کی ثناء خوانی میں گزار دیتے ہیں۔

میرا اپنا نصیب کہ میں ایسے عاشق رسول کی دنیا سے رخصتی کے وقت بیرون ملک تھا۔ یہ مناظر میں براہ راست تو نہ دیکھ سکا لیکن جب میں فاتحہ خوانی کیلئے ان کے کاشانہ اقدس پر حاضر ہوا تو ان کے تصویری البم میں ان کا گلاب سا چہرہ دیکھ کر اور جنازہ کی کیفیات سن کر بے ساختہ کہ اٹھا۔

"عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے"

آپ نے 1976ء میں خطابت کے میدان میں قدم رکھا اور تادم واپسیں عوام اور خواص سے داد تحسین حاصل کرتے رہے۔ شہادت امام عالی مقام علیہ السلام اور اہل بیت اطہار کے مناقب کے حوالے سے آپ نے فن خطابت کو ایک نئی اور حسین ترین کہکشاں سے روشناس کرایا۔

حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ آپ سے حد درجہ محبت فرماتے اور قبلہ شاہ صاحب بھی پوری زندگی آپ کی عظمتوں کے معترف رہے۔ میں ہمیشہ حضرت قبلہ شاہ صاحب کا ممنون احسان رہا کہ میری ادنیٰ سی گزارش پر آپ نے بارہا ہماری محافل کو

marfat.com

رونق بخشی اور اپنے سحر آفرین خطابات سے ہمارے متعلقین کو مسحور کرتے رہے۔

میں دعا گو ہوں اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت قبلہ شاہ صاحب کے مدارج کو مزید بلند فرمائے اور ان کے جملہ ورثاء کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

سیّد میر طیب علی شاہ بخاری سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف اوکاڑہ

آستانہ عالیہ منڈیالہ شریف کے سجادہ نشین، عظیم و معروف خطیب، عالمی مجلس تاجدار نبوت کے مرکزی امیر، جمعیت علماء پاکستان کے سینئر نائب صدر، پیر طریقت، رہبر شریعت، خطیب اعظم، حضرت پیر سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر ملال کا عظیم سانحہ نہایت دل گرفتگی اور رنج و غم سے معلوم ہوا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

حضرت پیر سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف حمیدہ اور علمی و تحقیقی خدمات کے ساتھ ساتھ عملی میدان میں کاوشوں کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپ کا وصال ایک ایسا عظیم خلا ہے جو تا دیر پُر نہیں ہو سکے گا۔ آپکی حق گوئی و بیباکی، خطابات اور تعلیمات راہ حق پر چلنے والوں کیلئے مینارۂ نور ہیں۔

حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کی اولاد امجاد کے ساتھ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قلبی اُنس، رابطہ اور مضبوط و مربوط تعلق ہمیشہ قائم رہا۔ آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے جملہ متوسلین اور وابستگان حضرت پیر سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے اہل خانہ اور آستانہ عالیہ منڈیالہ شریف کے تمام وابستگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

میں اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہٗ کی بارگاہ میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کی بلندی اور لواحقین، متوسلین اور وابستگان کیلئے صبر جمیل و اجر عظیم کیلئے خصوصی طور پر صمیم قلب سے دعا گو ہوں۔

☆......☆......☆

marfat.com

محمد صدیق ہزاروی استاذ الحدیث جامعہ ہجویریہ دربار عالیہ داتا گنج بخش لاہور

آج مورخہ 19 اکتوبر 2010ء بروز ہفتہ خطیب الاسلام حضرت علامہ پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے ختم قل میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ ختم شریف کا عظیم اجتماع اور علماء کرام کی گفتگو اس بات کی شہادت صادقہ پیش کر رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علامہ پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو عظیم مقام و مرتبہ عطا فرمایا تھا۔ آپ نے دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور مخالفین اسلام کے رد و ابطال میں جس قدر کارہائے نمایاں انجام دیئے امت مسلمہ کیلئے آپکی زندگی کا ہر لمحہ مشعل راہ ہے۔ آپ کے وصال سے عالم اسلام میں ایک اندھیرا چھا گیا اور یقیناً یہ ایک پُر نہ ہونے والا خلا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے برادر اصغر حضرت خطیب اعظم علامہ سید فدا حسین شاہ اور حضرت شاہ صاحب کے صاحبزادگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

محمد راغب حسین نعیمی ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ لاہور

کل نفس ذائقۃ الموت۔ (القرآن)

آج 19 اکتوبر 2010ء شہنشاہ خطابت، خطیب عرب و عجم فاتح یورپ، تحریک نظام مصطفیٰ کے عظیم کارکن پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ختم قل شریف میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ آج ہم میں قبلہ شاہ صاحب موجود نہ ہیں ابدی سفر کیلئے چلے گئے ہیں اور اپنے پیچھے ہزاروں لاکھوں عقیدت مندوں کو اپنی یادوں میں اور خوبصورت گفتگو میں چھوڑ گئے۔ ان کی خوبصورت باتیں آج بھی ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ جامعہ نعیمیہ اور بانی جامعہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اور قائد اہلسنت ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آپ کا ایک خاص تعلق رہا ہے۔ اس تعلق خاص کی بناء پر آپ یا آپ کے چھوٹے بھائی حضرت فدا حسین شاہ صاحب جامعہ نعیمیہ کے ہر جلسہ کی زینت بنتے۔ آپ نے اپنی ساری زندگی دین

marfat.com

سلام کی آبیاری کی اور خاص طور پر دور دراز کے علاقوں میں آپ نے اپنے وعظ اور خطابت کے ذریعے ہزاروں افراد کو راہ راست کی روشنی دکھائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔ آپ کی قبر پر انوار کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنائے اور آپ کے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کے چلائے ہوئے مشن کو آگے مزید چلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

محمد عتیق الرحمٰن سجادہ نشین فیض پور شریف وزیر مذہبی امور آزاد کشمیر

مخدوم ملت ترجمان اہلسنت مفسر قرآن حضرۃ العلام پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اہلسنت کی مایہ ناز علمی تحقیقی شخصیت تھے۔ عقائد میں بہت پختہ خصوصاً حضرۃ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ و اعلیٰ حضرۃ مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی فکر و نظریات کے داعی تھے۔ تحریر و تقریر کے ذریعے آپ نے تاریخی خدمات سرانجام دیں۔ برطانیہ امریکہ و دیگر مقامات پر بھی آپ نے اپنی اعلیٰ دینی صلاحیتوں کو تسلیم کرایا۔ ان کا اچانک پردہ فرما جانا ایک گھر کیلئے نہیں پوری ملت کیلئے بڑا نقصان ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس گلستان کا فیضان ہمیشہ جاری رکھے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

سید پرویز قندھاری ایس ایس پی لاہور

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بچھڑا وہ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی

پیار کرنیوالا' محبت سکھانے والا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مستغرق' سماں باندھنا' مدلل بیان کرنا' غفلت سے جگانا' جاگنے والوں کو رلانا اور روتے ہوئے کو ہنسانا' کون کون سے گن گنوائے جائیں۔ ہنستے ہنستے چل دیا۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل

marfat.com

عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

مفتی اقبال چشتی امیر جماعت اہلسنت پاکستان صوبہ پنجاب

خطیب الاسلام حضرت علامہ پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی علیہ الرحمہ اپنی طرز کے لاجواب اور بے مثال خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ حق گو اور مسلک اہلسنت کے بے باک ترجمان تھے۔ ان کی ساری زندگی حق گوئی اور فکر رضا کے حوالہ سے مثال تھی۔ عظمت اہلبیت اور شہدائے کربلا کا ذکر ان کی شہرت کا عظیم سبب تھی لیکن وہ عظمت اہلبیت کے بیان کے ساتھ ساتھ عظمت صحابہ جس خوبصورت انداز میں بیان کرتے تھے وہ انہی کا حصہ تھی دوران خطابت عظمت رسول ﷺ بیان فرماتے ہوئے اس درد و سوز کیساتھ اشعار پڑھتے کہ اکثر آنکھیں اشکبار ہو جاتیں۔

دوستی نبھانا انہیں آتی تھی زندگی تکلف سے پاک تھی

ان کی نماز جنازہ کا اجتماع دیکھ کر یہ کہنا بالکل بجا ہے

ان کی نماز جنازہ کا اجتماع دیکھ کر یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ زندگی میں سب سے زیادہ اجتماع لینے والا عظیم خطیب بعد از وصال بھی سب سے بڑا اجتماع لے گیا بعد از وصال ان کی مسکراتی تصویر اس بات کی اعلان کر رہی تھی۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

میں جماعت اہلسنت کا خادم ہونے حوالہ یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اپنی ذات میں ایک جماعت تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے برادر گرامی اور صاحبزادگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(آمین)

☆......☆......☆

marfat.com

میاں مرغوب احمد شرقپوری

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

تقریباً 40 سال کی دوستی اور بے تکلفی کہ ہر وقت مسلک حقہ کیلئے سعی اور مشاورت سیّد شبیر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا مشن رہی اور خاص طور پر شرقپور شریف سے وابستگی امید کرتا ہوں کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد بھی ان کے نقش قدم پر گامزن رہے۔

☆......☆......☆

جگر گوشہ غزالی زماں سیّد مظہر سعید کاظمی ملتان

آج فقیر اہلسنت کے مایہ ناز خطیب حضرت علامہ پیر سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال پر ان کے گھر تعزیت کیلئے حاضر ہوا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات عالم اسلام کیلئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ فقیر کے ساتھ ان کے بڑے پیار و محبت کے رشتے تھے۔ ان کے دنیا سے جانے پر اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں خاص مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

صاحبزادہ حامد رضا وزیر مذہبی امور

آج قائد اہلسنت جگر گوشہ حضرت قبلہ غزالی زماں حضرت پیر طریقت صاحبزادہ سیّد مظہر سعید کاظمی صاحب مدظلہ العالی کی معیت میں تعزیت کیلئے حاضر ہوا۔ سرمایہ اہلسنت خطیب عرب و عجم حضرت علامہ پیر سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ جن پر خطابت بھی ناز کرتی تھی۔ آپ جیسے نڈر مسلک حق اہلسنت کے حقیقی ترجمان جیسے انسان صدیوں بعد پیدا

marfat.com

ہوتے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ ہر محاذ پر حق کے پرچم کو بلند رکھا۔ سیاست کے میدان میں بھی انہوں نے کبھی کمزوری کا مظاہرہ نہیں فرمایا۔ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا کہ مسلک حق پر آنچ نہ آئے۔ آج اہلسنت ایک عظیم خطیب ایک محسن سے محروم ہو گئے ہیں۔ ہر سنی غم زدہ ہے۔ حضرت کے جنازے پر جس طرح عوام اہلسنت نے بالخصوص حافظ آباد کی عوام نے جس محبت وعقیدت کا مظاہرہ کیا ہے وہ بھی منظر دیدنی تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ پاک سے انکے مزید درجات بلند فرمائے اور اہل خانہ وصاحبزادگان و مریدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

قاری سید کرامت علی نعیمی

دنیائے اسلام کا درخشندہ ستارہ عالمی مبلغ اسلام جن پر نہ صرف اعزہ واقربا بلکہ دنیائے سنیت رہتی دنیا تک جس پہ ناز کرے گی وہ ہستی پیر طریقت رہبر شریعت مقبول عرب وعجم فخر عالم اسلام تاجدار حافظ آباد ہر دلعزیز پیر سید شبیر حسین شاہ نقوی حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

☆......☆......☆

حضرت علامہ پیر سید خضر حسین چشتی منڈی بہاؤالدین

خطیب الاسلام حضرت صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ دنیائے خطابت کے تاجدار اور چمنستان زہرا بتول کے ایک مہکتے ہوئے پھول تھے تحریر وتقریر کے سلسلے کو زندگی بھر نبھاتے رہے اور اس میں نکھار پیدا فرماتے رہے۔ ان کی دینی خدمات کو مدت مدید تک یاد رکھا جائے گا۔ اہلسنت کی کائنات سے ایک ایسا خطیب ہم سے جدا ہوا جس کی مثال بہت کم دیکھنے میں آئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے عظیم المرتبت بھائی حضرت صاحبزادہ سید فدا حسین شاہ صاحب جو خود بھی اپنے عظیم بھائی کی طرح بے مثل خطیب ہیں کو صبر جمیل سے نوازے اور ان کے صاحبزادگان کو اپنے عظیم والد کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

marfat.com

مدرسین جامعہ فریدیہ ساہیوال

صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے پوری زندگی دین مصطفیٰ ﷺ کی تبلیغ میں گذاری ان کی ذات عشق مصطفوی کا روشن چراغ تھی مسلک اہلسنت کا درد ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ انہوں نے عوام اہلسنت کی ہر مشکل مرحلہ میں درست سمت رہنمائی فرمائی۔ مسلک اہلسنت کے بارے میں ان کے نظریات کی پختگی ان کے زندگی سے واضح اور ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ پوری دنیا میں مسلک اہلسنت کی نمائندگی و ترجمانی آخری دم تک فرمائی۔ موجودہ پرفتن دور میں مسلک کی تبلیغ میں ثابت قدمی اور پوری تندہی سے گامزن تھے۔ اللہ تعالیٰ محبوب کریم ﷺ کے توسل سے ان کی دینی خدمات قبول فرماتے ہوئے انکے درجات بلند فرمائے اور قبر میں حضور علیہ السلام کی زیارت و شفاعت نصیب فرمائے پسماندگان اہل و عیال اور تمام اہلسنت کو صبر و جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

حضرت علامہ مخدوم پیر عبدالعزیز چشتی بانی روحانی پبلشرز لاہور

خطیب عالم اسلام مبلغ عرب و عجم مفسر قرآن حضرت صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ نقوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال شریف عالم اسلام کیلئے ایک عظیم سانحہ ہے اور نہ پُر ہونے والا خلاء ہے۔ آپ میلاد مصطفیٰ، سیرت صحابہ و اہل بیت، مذہب ائمہ اربعہ و مذہب امام اعظم ابوحنیفہ اور مسلک رضا کے صحیح ترجمان تھے۔ آپ ایک بہادر غیرت مند سنی اور عالمی مبلغ تھے۔ آپ دن رات دین اسلام کی خدمات کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

marfat.com

سید تفسیر حسین شاہ المعروف چمن پیر

چیئرمین مرکزی جماعت لاثانی پاکستان علی پور سیداں شریف

اللہ رب العزت نے بہت ساری شخصیات پیدا فرمائی ہیں جو اپنی مثال آپ ہوتی ہیں اوران شخصیات میں سے حضرت پیر طریقت مفسر قرآن صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھے جو ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے بلکہ یوں کہنا بے جا نہ ہوگا کہ وہ اکیلے ایک انجمن کی حیثیت رکھتے تھے۔ بیشک آپکی ذات ایک سیاسی شخصیت' ایک سماجی شخصیت کی حامل تو تھی لیکن جو مذہبی حوالہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی کرنے کے صلہ میں آپکو جو عزت کی دولت عطا فرمائی تھی وہ آج تک کسی عالم دین کو نصیب نہیں۔ یہ سب آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت سرائی کا نتیجہ ہے۔ آخر میں میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین کے تصدق سے آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اوران کا یہ فیضان جاری وساری رہے۔

☆......☆......☆

پروفیسر ڈاکٹر پیر محمد آصف ہزاروی آستانہ عالیہ حضرت شیخ القرآن وزیر آباد

خطیب عرب وعجم خطیب الاسلام حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے سوئم پر علماء ومشائخ کا ہجوم ہزاروں کی تعداد میں عوام اہلسنت کا حاضر ہونا اور آپ کی نماز جنازہ پر لاکھوں علماء ومشائخ عوام اپنے اور بیگانوں کا اجتماع اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ بے بدل عاشق رسول اور سچے محب اہلبیت اطہار تھے حسب اونچا تھا' نسب اونچا تھا' حال اونچا تھا' ان کا قال اونچا تھا' شان وعظمت اونچی تھی کا لفظ چھوٹا لگتا ہے۔ اہلسنت کے ہاں ایسا خطیب دور دور تک نظر نہیں آتا جس نے ہزاروں خطیب پیدا کئے ہوں۔ سید شبیر حسین شاہ اس شخصیت کا نام ہے جس سے دیوبندی' اہلحدیث' مرزائی وباطل فرقوں کے علماء خائف ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مزار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین)

marfat.com

عابد حسین مدنی

بعد فنا بھی دھوم مچے گی
ان کی دھوم مچاتے رہنا

☆......☆......☆

سیّد عبدالحمید گیلانی

سادات کی عظمت ہی اسلام کی خدمت کرتے جان دے دینا۔

☆......☆......☆

محمد خان لغاری ڈپٹی سیکرٹری جنرل مرکزی جے یو پی

حضرت علامہ پیر سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ اہلسنت و جماعت کے ممتاز عالم دین اور بے مثل خطیب تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساری عمر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان بیان کی اور عقیدہ اہلسنت کی تبلیغ کی۔ آپ انتخابات میں بھی حصہ لیتے رہے۔ انکی زندگی جہد مسلسل ہے۔ ان کی وفات حسرت آیات سے جو خلاء پیدا ہوا ہے وہ پورا ہونے والا نہیں۔

دعا ہے کہ اللہ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

محمد بدر الزمان قادری رضوی پرنسپل جامعہ ہجویریہ داتا دربار لاہور

آج اک سانحہ ارتحال پر حاضری کا موقع ملا۔ حافظ آباد کی فضاء سوگوار محسوس ہوئی کچھ عرصہ قبل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے شرف ملاقات کیلئے حاضر ہوا تو فضاء مسکراتی دکھائی دیتی تھی۔ آج درودیوار اور فضاء روتی دکھائی دے رہی تھی۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اکثر بیشتر اپنے والد گرامی شیخ الفقہ ابوالبدر محمد شمس الزمان قادری کے پاس بیٹھے ملاقاتیں کرتا دیکھا تھا' بے تکلفی' درد اہلسنت پر گفتگو اہلسنت کے مفاد

marfat.com

یکجہتی اتحادوانصاف کے عزائم ومنصوبے اکثر بیشتر سننے کو ملے۔ یقیناً قحط الرجال ہے جو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت سے پیدا ہوا۔

اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو ان کا مشن پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

☆......☆......☆

پیر محمد عابد حسین رضوی سیفی جامعہ جیلانیہ رضویہ کینٹ لاہور

خطیب اہلسنت حضرت علامہ پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ اہلسنت و جماعت کیلئے بہت بڑا خلاء ہے۔ قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک ہمہ جہت شخصیت تھے۔ سیاسی وسماجی حوالے سے دیکھا جائے تو آپ کی شخصیت منفرد ہے۔ خطابت کے حوالے سے دیکھا جائے تو آپ کا ثانی دکھائی نہیں دیتا۔ خدمت دین کے حوالے سے دیکھا جائے تو آپ اس کیلئے ہر لحہ کمربستہ دکھائی دیتے۔ اہلسنت کی بقاوعروج کے حوالے سے آپکی خدمات سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ اتحاد اہلسنت کے حوالے سے آپکی کاوشیں بھلائے نہیں بھولتیں۔ آپ کا جانا اہلسنت وجماعت کا ایک بہت بڑی شخصیت سے محروم ہو جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان کو ان کے نقش قدم پر استقامت عطا فرمائے اور ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

☆......☆......☆

قاری محمد فیصل ندیم کیلانی امیر جماعت اہلسنت سٹی حافظ آباد

پیر طریقت رہبر شریعت مقبول عرب وعجم فخر عالم اسلام تاجدار حافظ آباد ہر دلعزیز صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ نقوی حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ایسا عظیم سانحہ ہے۔ جس نے اہل اسلام کے دل ہلادیئے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایسی عظیم ہستی ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام خوبیوں سے مالا مال کیا تھا۔ جس شعبے میں بھی وہ قدم رکھتے کامیابی ان کے قدم

marfat.com

چومتی مجھ سے وہ بیٹوں جیسا پیار فرماتے اور ہمیشہ ان کی شفقت نے ایسا اعزاز و پیار دیا کہ ان کی یہ شفقت آنکھوں سے آنسو جاری کر دیتی انہیں سن کر جذبہ خطابت پیدا ہوا ان کے بتائے ہوئے اقوال زریں ہمیشہ سینے میں نور بکھیرتے رہیں گے اکثر عرض کرنے پر گھر تشریف لے آتے اور گھنٹوں تشریف رکھتے خوشی اور غمی میں سب سے پہلے پہنچتے اور فرماتے یہ گھر شیخ افتخار کا نہیں یعنی والد صاحب بلکہ میرا ہے ان کی کمی ہمیشہ ستاتی رہے گی۔ اللہ کریم ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

پروفیسر محمد نذیر چیمہ والد غازی عبدالرحمٰن چیمہ شہید

سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے مفکر اسلام اور عالم دین تھے۔ ان کے جانے سے عالم اسلام اور خصوصی طور پر پاکستان ایک بہت بڑے عالم دین اور مبلغ اسلام سے محروم ہو گیا۔ خاص طور پر حافظ آباد پورا ضلع ویران ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور ان کے مقامات بلند فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

محمد افضل ضیاء چشتی سیالوی کاموکی منڈی ضلع گوجرانوالہ

عالمی مبلغ اسلام آبروئے اہلسنت ریاست تکلم کے بادشاہ فن خطابت کے امام مفسر قرآن اہلسنت کی آن بان شان حضرت علامہ صاحبزادہ پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس زمانے کے بے مثل خطیب جرأت و بہادری کا پیکر کشتۂ عشق رسول جابر سلطان کے سامنے بھی کلمۂ حق کہنے والے پوری زندگی عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دیتے رہے۔ آپ کی کس کس صفت کا ذکر کیا جائے ایسے لوگ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں اہلسنت کا یہ اتنا عظیم نقصان ہے اتنا بڑا خلاء ہے جو شاید قیامت تک پورا نہ ہو سکے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر انوار پر قیامت تک کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آخر میں یہی

marfat.com

دل کی صدا ہے کہ اے خطابت کے شہسوار تیری جرأت تیری عظمت کو لاکھوں سلام۔

☆......☆......☆

حافظ فاروق خان سعیدی مہتمم دار العلوم ربانیہ ملتان

خطیب عالم اسلام پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی دین حق اور مذہب اہلسنت کی ترویج و اشاعت میں صرف کی۔ وہ غیرت دینی کی مجسم تصویر تھے۔ قدرت نے ان کو بہت سی خوبیوں سے سرفراز فرمایا تھا۔ بلاشبہ ان کے گلے میں نور تھا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

محمد اکبر نقشبندی ہر یکوٹی کیلانی گوجرانوالہ صوبائی سیکرٹری اطلاعات جے یو پی

اہلسنت و جماعت کے بے باک ترجمان' غیرت ایمانی کے سلطان محترم المقام خطیب الاسلام مفسر قرآن حضور قبلہ پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ علماء اور خطباء اور مشائخ میں ایک معتبر اور بہت اونچا نام۔ طالب علمی کے زمانہ سے تعلق ہے انتہائی مخلص باوفا برادر طریقت نے انتہائی مختصر سے وقت میں شہرت کی بلندیوں کو چھوا جس کی مثال نہیں ملتی۔ ان کی زندگی کا مرکز و محور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق و محبت تھا امر یہی طرہ امتیاز تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے وہ سب کو مانتے تھے۔ آپ کا آخری وقت امر نماز جنازہ تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔ آخر دم تک تاجدار خطابت کو لوگ بڑی چاہت اور ذوق و شوق سے سنتے رہے پھر اکیلے چھوڑ کر ہمیں جدائی کا صدمہ دے کر دھوم دھام سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کیلئے زندگی کے آخری سفر پر روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

marfat.com

قاری محمد افضال نقشبندی فیصل آباد

میرے جیسا کم علم شخص ایسی شخصیت کے بارے میں کیا لکھ سکتا ہے۔ جس کے خون میں جرأت حیدری ہو۔ جس کے ایمان میں ایثار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جھلک ہو۔ للکار فاروقی ہو۔ جس کے جذبے میں جذبہ عثمانی ہو۔ جس کی قلم میں طاقت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہو جو خون رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو۔ خطابت جس کے دروازے کی باندی ہو۔ جس کی نگاہ سے خطیب و ادیب بنتے ہوں۔ جس کی قلم نے خارجیت و رافضیت کے ایوانوں میں لرزہ طاری کر دیا ہو۔ میری مراد پیر طریقت، رہبر شریعت، مقبول عرب و عجم، مفسر قرآن، شارح بخاری سیدی و سندی استاذی المکرم صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ نقوی باکھری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ منڈیالہ شریف کی ذات ہے۔ ان کے منہ سے نکلنے والی باتیں پوری ہوتی دیکھی ہیں۔ ان کے شب و روز محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تحفظ ناموس آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ازواج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گزرے۔ اپنوں کیلئے رحیم و حلیم اور گستاخوں کیلئے شمشیر بے نیام اس وقت ذہن حاضر نہیں مختصر لکھا ہے تفصیل پھر لکھوں گا اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے سے ان کے فیوض و برکات سے ہمیں مالا مال فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

علامہ امجد علی امجد فیصل آباد

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں مقبول ترین تھے اور وہ غیرت ملی سے بھرپور شرابور تھے۔ آپ کے لوں لوں میں مذہب اہلسنّت کی غیرت و حمیت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ آپ ایک اعلیٰ ترین محقق، خطیب، ادیب اور مفسر قرآن تھے۔ آپ کی شخصیت ہر دلعزیز تھی۔ آپ بہت ہی بہادر انسان تھے کبھی کسی بڑے سے بڑے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آواز حق بلند فرماتے۔ بقول علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

تو شاہین ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر کے مصداق تھے۔ کبھی کبھی ایسے افراد کسی قوم ملت اور مذہب کو ملتے ہیں۔ اس لئے یہ خلاء کبھی پُر نہ ہوگا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

☆......☆......☆

مولانا قاری محمد اشرف سیال امیر جماعت اہلسنت ضلع حافظ آباد

حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ مسلک اہلسنت و جماعت کے عظیم چیدہ لوگوں میں سے ایک منفرد انسان تھے اور تقریباً ایک سال سے میں آپ کی خدمت میں آپ کی جماعت کے ساتھ حاضر ہوتا تو آپ انتہائی شفقت فرماتے اور راہنمائی فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

عطاء المصطفیٰ رضوی ایم اے فاضل بھیرہ شریف

حضور قبلہ عالم پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ یقیناً عالم اسلام کا عظیم سرمایہ تھے۔ آپ کے وصال شریف سے جو خلاء پیدا ہوا ہے۔ وہ صدیوں پر نہیں ہوگا۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں مقبولان بارگاہ الٰہی کے بارے ہی ارشاد فرمایا تھا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مسلک حق اہلسنت و جماعت کے ایک عظیم خطیب تھے۔ خواص و عوام نے جس عقیدت کا اظہار جنازہ میں شامل ہو کر کیا ہے یہ قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہی حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور صاحبزادگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

marfat.com

محمد سجاد حسین قادری کنوینر سنی تحریک تحصیل ڈسکہ وحافظ عبدالغفار رضوی

خلیب عرب وعجم فاتح شیعیت ورافضیت سرمایۂ اہلسنت حضرت علامہ مولانا پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ علماء حق میں سے تھے۔ سنی مسلمانوں کو آپ پر ہمیشہ ناز رہے گا اور آپ کی کمی ہمیشہ محسوس کی جاتی رہے گی۔

قبر میں عشق رخ شاہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

☆......☆......☆

محمد نواز بشیر جلالی ڈپٹی سیکرٹری مرکزی جماعت اہلسنّت پاکستان

خطیب الاسلام مقبول عرب وعجم پیر سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ جیسے لوگ روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ ان کی زندگی کے جس پہلو کو دیکھیں تو وہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبارت ہے۔ ان کے جس وصف کا ذکر کریں وہ اپنے اندر ایک انجمن کی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

سیّد محمد جمیل الرحمٰن چشتیہ آباد شریف کامونکی گوجرانوالہ

حضرت علامہ پیر سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ دار بقاء کی طرف تشریف لے گئے 16 اکتوبر 2010ء کا دن ان کے وصال سے تاریخ ساز دن کی حیثیت حاصل کر چکا ہے رہتی دنیا تک یادگار بنا رہے گا۔ حضرت پیر سیّد شبیر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک دنیا کو اداس کر کے اپنے مالک کے پاس تشریف لے گئے لیکن انکی یادیں کبھی فراموش نہیں ہوسکیں گی۔ ان کی خدمات مواعظ شب وروز کی کاوشیں ان کو زندہ رکھنے کیلئے کافی ہیں۔ اللہ رب العزت ان کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

marfat.com

مخدوم طارق حیدر سجادہ نشین آستانہ عالیہ مخدوم برہان الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

خطیب الاسلام، مقبول عرب و عجم، فخر عالم اسلام، ہر دلعزیز پیر طریقت رہبر شریعت مفسر قرآن شارح احادیث بخاری و ابن ماجہ، آفتاب نقشبندیت ماہتاب مجددیت تاجدار حافظ آباد صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ نقوی حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے مخلص احباب میں سے تھے اپنے وقت کے شیریں بیاں مقرر تھے ان کی خوش آوازی دلوں کو سکون بخشتی تھی ان کی دل سوز آواز دل کی گہرائیوں میں اتر جاتی تھی وہ پاکستان کے دور دراز شہروں اور قصبوں میں بلائے جاتے اور اپنے بیان و کلام سے دلوں کو روشن کرتے جاتے۔ آپکا انداز بیان منفرد تھا اپنے تو مداح ہے ہی تھے مخالف بھی مانے بغیر نہیں رہتے تھے۔ آپ اہلسنت و جماعت کیلئے عظیم اثاثہ تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چلے جانے سے جو خلاء پیدا ہوا ہے وہ قیامت تک پورا نہیں ہو سکے گا۔

؎ آندھیاں غم کی یوں چلیں باغ اجڑ کر رہ گیا

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک مجاہد تھے جن کی زندگی دشمنان رسول کیخلاف جہاد کرتے ہوئے گزری۔ آپ نے خطابت کے زور پر لوگوں کے دلوں میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُجاگر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتے تھے۔ آپ سچے عاشق رسول تھے۔ مرگ عاشق کی سارے جہاں میں دھوم مچ گئی تھی۔ جنازے میں شرکت کیلئے لوگوں کا جم غفیر سمٹ آیا آخری دیدار کیلئے چہرے سے جونہی کفن ہٹایا گیا آنکھوں میں بجلی سی کوند گئی عارض تاباں سے نور کی کرن پھوٹ رہی تھی۔ ہونٹوں پر تبسم رقصاں تھا۔ جانے والا خالی ہاتھ نہیں تھا۔ کونین کی خلعتیں کفن کے پردوں میں چھپائے ہوئے تھا۔ ہر دل پریشان تھا اور ہر آنکھ اشکبار تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر انور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے صاحبزادگان، مریدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

marfat.com

شوکت محمود ایڈیشنل سیشن جج

جناب قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ عرصہ تقریباً 20 سال سے دوستی تھی۔ وہ بہت بڑے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، بہت بڑے عظیم عالم دین اور بہت محبت کرنے والے انسان تھے۔ ایک عظیم باپ، عظیم بھائی، عظیم دوست تھے۔ جن کے بارے جب اطلاع ملی تو دل یہ بات تسلیم ہی نہیں کرتا تھا کہ شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ وہ نبی پاک کی سیرت اسی خوبصورتی سے بیان کرتے تھے۔ جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اہلسنت و جماعت ایک عظیم عالم، عظیم روحانی شخصیت سے محروم ہو گئے ہیں جو تمام مسلمانوں کو دین کا درس دیتے تھے۔ اللہ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت کے باغوں میں ایک باغ عطا فرمائے۔

(آمین)

☆......☆......☆

ملک فیاض احمد اعوان، ممبر پنجاب اسمبلی (ایم پی اے) حافظ آباد

خطیب اہلسنت صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر پوری قوم اور مسلک اہلسنت سراپا غم ہے۔ انکا خلاء کبھی پُر نہیں ہوگا۔ وہ پوری دنیا میں پاکستان کی اور حافظ آباد کی شناخت تھے۔ میں اپنی طرف سے اور پاکستان پیپلز پارٹی اور محلہ گڑھی اعوان اپنی برادری کی طرف سے ان کیلئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے، آپکے درجات بلند فرمائے، اہل خانہ و مریدین کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

کرنل علی احمد اعوان سابق ضلع ناظم حافظ آباد

پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے صرف حافظ آباد ہی نہیں بلکہ پوری عالم اسلام میں ایک خلاء پیدا ہوا ہے جو شاید کبھی بھی پر نہ ہو سکے، بہر حال یہ رضائے الٰہی تھی۔ جناب شاہ صاحب کی یادیں ہمارے دلوں میں ہمیشہ تازہ رہیں گی۔ وہ ایک منفرد تاریخ رقم

marfat.com

کرتے ہوئے ہم سے جدا ہوئے ہیں۔

☆......☆......☆

ڈاکٹر غلام شبیر ناز سینئر سائنٹسٹ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن اسلام آباد

سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب عالم اسلام کے عظیم اثاثہ تھے۔ جن سے میرا تعلق بچپن سے تھا جن کے نماز جمعہ کی تقاریر سے ایک روحانی تعلق تھا جو علم' اصلاح اور محبت رسول اور محبت اہل بیت سے بھرپور تھے یہ ان کا احسان ہے کہ ان کی وجہ سے اس گنہگار کی آنکھیں کئی دفعہ محبت رسول' محبت اہل بیت اور خوف خدا سے اشک بار ہوئیں۔ جب سے ان کے وصال کی خبر سنی آنکھیں اشک بار ہیں۔ ان کی غیر موجودگی میں یہ شہر سنسان اور اداس ہے۔ جمعہ کے روز حافظ آباد میں اپنے ہی گھر آنے کا چارم صرف اور صرف شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے جمعہ کی نماز ادا کرنا تھا۔ خدائے غفور و رحیم ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے جن میں بجا طور پر پورا شہر حافظ آباد شامل ہے۔

(آمین)

☆......☆......☆

سید محمد یوسف بخاری اسسٹنٹ ڈائریکٹر (تعلیم) گجرات

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

☆......☆......☆

سید محمود الحسن نقوی چیف آفیسر حافظ آباد

اہلسنت و جماعت کا فخر' فخر سادات' مفسر قرآن شیخ الحدیث آج دنیا سے رخصت ہوا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا عاشق' اپنے محبوب کے قدموں میں جا بیٹھا۔ چند دن ہوئے ملاقات ہوئی تو کہنے لگے جب موت آئی تو میں مدینے میں ہوں گا یا پھر حضور نبی کریم

marfat.com

ﷺ کی زیارت ہوگی تو موت آئے گی ورنہ مجھے موت نہیں آ سکتی۔عالم اسلام بلکہ پوری دنیا میں حضور نبی کریم ﷺ کا سفیر ہم سے جدا ہو گیا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اہل خانہ کو تمام دوستوں عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔پیر سید شبیر حسین شاہ نقوی رحمۃ اللہ علیہ جیسا انسان صدیوں میں پیدا ہوتا ہے۔میرا بہت ہی پیار کرنیوالا بھائی مجھ سے بچھڑ گیا۔اس کی شخصیت کا ہر پہلو روشن باوقار' اللہ انہیں قبر اور حشر میں بھی اسی طرح عزت عطا فرمائے گا۔ان شاء اللہ ہم حشر کے روز اکٹھے اٹھائے جائیں گے اور حضور نبی کریم ﷺ کا ساتھ ہوگا۔

☆......☆......☆

سید افتخار علی شاہ ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر حافظ آباد

قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے میں گنہگار کیا لکھ سکتا ہوں کہ وہ عاشق رسول اور محب اہل بیت اطہار تھے اپنے بچپن میں جناب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی واقعہ کربلا والی تقریر سے میں ان سے شناسا ہوا اور پھر ملازمت کے سلسلہ میں یہاں آیا تو برادرم ضمیر شاہ صاحب کے ذریعے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی رہائش گاہ پر پہلی ملاقات ہوئی اور پھر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ذاتی پیار اور محبت کا تعلق قائم ہوا جو ان کی ناگہانی رحلت تک قائم رہا۔ میرا ایمان ہے کہ صرف اور صرف واقعہ کربلا ہی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیلئے خداوند قدوس کی بارگاہ میں بے پناہ عزت و تکریم کے لائق ٹھہرے گا کہ نواسۂ رسول ﷺ کی شان اور کربلا کے مظالم کو ان سے خوبصورت انداز میں کوئی بیان نہ کر سکا۔خدا تعالیٰ ان پر اپنی لامحدود رحمتیں نازل فرمائے اور ان کو اپنے خاص الخاص جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔(آمین)

☆......☆......☆

محمد شبیر گوندل ڈی ای او (ر) حافظ آباد

میں اپنے محبوب سید کا ذکر الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں میرا اور پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق قلعہ دیدار سنگھ سے شروع ہوا تھا جو دن بدن بڑھتا گیا۔کہتے ہیں کہ سید سخی ہوتا

marfat.com

ہے۔ سخاوت کے واقعات کو قلمبند کرنے کیلئے ہزاروں ایام درکار ہیں۔ آپ ایک محبت کا چشمہ تھے ہر ایک کو سیراب کرنا صرف آپ کا ہی اخلاق تھا۔ اپنے نانا سیدنا محمد ﷺ کی محبت سے سرشار اور اپنی جان قربان کرنے کیلئے ہمہ وقت تیار رہنے والے ایک عظیم رہنما' عظیم بھائی' عظیم باپ' عظیم ہمسائے تھے۔ اللہ جل شانہ اپنے پیارے محبوب نبی ﷺ کی محبوبیت کے صدق میرے قائد میرے محبوب پر ہزار ہا رحمتیں نازل فرمائے۔ ہماری دعاؤں کی آپ کو ضرورت نہ ہے لیکن رسم دنیا ایسا کرتے ہیں۔ میرے اللہ! آپ کے اہل پر اپنی رحمتوں کا منہ برسا اور اپنی شفقت کی گود نصیب فرمایا۔ (آمین ثم آمین)

☆......☆......☆

افتخار احمد چٹھہ' چٹھہ اکیڈمی حافظ آباد

ماضی کے دریچوں میں کھو گیا ہوں کہ میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھوں تو کیا لکھوں ایک زمانے نے ان کو خطیب عرب وعجم مانا اور پورے مکتبہ فکر نے ان کو عاشق رسول ﷺ کی حیثیت سے اپنا راہبر و راہنما پایا۔ میری زندگی کے یوں تو ہزاروں لمحات شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں گزرے لیکن خاص کر میرا لڑکپن اور جوانی کی یادیں اتنی حسین میرے ذہن میں محفوظ ہیں' سوچتا ہوں کہاں گئے وہ لمحات جب قومی اتحاد کی تحریک کے دوران ہزاروں کا مجمع اور درجنوں سیاسی اور مذہبی راہنماؤں کی موجودگی کے باوجود شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آنے تک بالکل سونا سونا لگتا۔

ایک تازہ ہوا کا جھونکا تھا جو میری بستی کو مہکا کر معطر کر کے کہیں حجازی صحراؤں میں کھو گیا ہے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک پردیسی کی حیثیت سے میرے شہر میں اترے لیکن بطور مذہبی راہنما کے اتنی شہرت' محبت اور عقیدت پائی کہ حافظ آباد کے آباء قرار پائے۔ میں پاکستان میں چترال اور سکردو سے لے کر ٹھٹھہ بدین اور خضدار تک جہاں بھی گیا لوگوں نے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بستی کا رہائشی قرار دے کر ویلکم کیا خدا ان کو کروٹ کروٹ جنت کے

marfat.com

باغوں میں جگہ دے۔(آمین)

☆......☆......☆

محمد حنیف چشتی راہوالی ضلع گوجرانوالہ

کون کہتا ہے کہ مومن مر گئے
قید سے چھوٹے اپنے گھر گئے

اللہ اپنے حبیب پاک ﷺ کا صدقہ محترم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے باغ بنائے۔(آمین)

☆......☆......☆

پیر میاں غلام اویس اویسی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اویسیہ علی پور چٹھہ

مفسر قرآن مبلغ عرب وعجم پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی واسلامی خدمات جو وہ تمام زندگی کرتے رہے ان کی مثال نہیں ملتی۔آپ نے اپنی ساری زندگی عشق رسول ﷺ اور عشق اہل بیت اور اصحاب رسول ﷺ میں بسر کی۔آپ کے اندر محبت رسول اور محبت اہل بیت خون میں دوڑتی تھی۔آپ نے اپنی تقاریر کے ذریعے دین اسلام کی بہت ہی زیادہ خدمت کی اللہ تعالیٰ آپ کو ان تمام کا اجر عظیم عنایت فرمائے اور آپ کے درجات کو مزید بلند فرمائے اور آپ کے بھائی پیر سیّد فدا حسین شاہ صاحب اور اہل خانہ کو صبر جمیل عنایت فرمائے۔ہم اور تحریک اویسیہ پاکستان کے تمام ارکان آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

☆......☆......☆

سیّد مصدق حسین غزنوی چیئرمین عثمان ویلفیئر سوسائٹی

میرے پاس وہ الفاظ ہی نہیں ہیں جو میں پیر صاحب کیلئے ادا کروں۔میں نے قریب سے انہیں دیکھا بھی اور ان کے ساتھ بہت سا وقت بھی گزارا۔میں ان کیلئے جتنا بھی

marfat.com

کہوں وہ کم ہے۔ صرف اتنا کہوں گا کہ ایسے لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں اور ان کا خلاء کبھی بھی پُر نہ ہوگا۔ اس سے بڑھ کر ان کو اور کیا خراج تحسین پیش کروں کہ ہر مکتبہ فکر نے ان سے جس عقیدت کا اظہار کیا۔ اس کی پوری دنیا میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

مولانا رانا محمد اصغر چشتی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت ضلع حافظ آباد

حضرت علامہ پیر سید شبیر حسین شاہ نقوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر جو عالم اسلام میں خلاء پیدا ہوگیا ہے وہ کبھی پُر نہیں ہوسکتا میرے خیال میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نعم البدل پوری دنیا میں نہیں ہے۔ عالم اسلام ایک عظیم مذہبی سکالر بہت بڑے عالم دین بے نظیر مقرر اور سچے عاشق رسول سے محروم ہوگیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات میں بلندی عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

مولانا عبدالقیوم بھٹی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت تحصیل حافظ آباد

مفسر قرآن خطیب الاسلام حضرت علامہ پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ مسلک حق اہلسنت و جماعت کے عظیم سرمایہ تھے اور انہوں نے ساری زندگی عشق مصطفیٰ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیا ہے آپ کی وفات کا دلی دکھ اور صدمہ ہوا ہے اور تا حیات یہ صدمہ یاد رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

محمد عظیم قادری خطیب جامعہ پیر یعقوب شاہ رحمۃ اللہ علیہ پھالیہ

خطیب الاسلام ترجمان اہلسنت فخر سادات پیر سید شبیر حسین شاہ نقوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کی خبر دنیائے اہلسنت میں بڑے غم واندوہ کے ساتھ سنی گئی۔ آپ کے

marfat.com

دینی ملی وسیاسی کاوشوں نے چمن ملت کو اک نیا نکھار عطا کیا۔ حضرت موصوف کے تصلب دینی اور راست فکری کی تقلید اہلسنّت کی صفوں میں اتحاد کا باعث ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان اور بالخصوص ترجمان حقیقت خطیب ملت پیر سیّد فدا حسین شاہ صاحب کو اور سنیوں کو یہ صدمہ جانکاہ برداشت کرنیکی ہمت وتوفیق ارزانی فرمائے۔ حضرت شاہ صاحب کے وصال کے ان لمحات میں سوگ میں ڈوبی ہوئی فضاء میں اس سے زائد احاطہ تحریر میں لانا دشوار ہو رہا ہے اور وہ قیامت تک خطابت کا فخر اور سنیت کا ناز رہیں گے۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

☆......☆......☆

قاری محمد حنیف طاہر آف پھالیہ امیر عالمی تنظیم اہلسنّت ضلع گجرات

خطیب الاسلام مقبول عرب وعجم فخر السادات حضرت پیر سیّد شبیر حسین شاہ نقوی رحمۃ اللہ علیہ اہلسنّت و جماعت کیلئے ایک بہت بڑا اثاثہ تھے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ایک جماعت کی حیثیت رکھتی تھی۔ آپ کا انداز بیان منفرد تھا اپنے تو مداح ہے ہی تھے مخالف بھی مانے بغیر نہیں رہتے تھے۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خصوصاً محرم شریف میں پورے ملک سے عشاقان رسول ہزاروں کلو میٹر سفر کر کے حافظ آباد جمعۃ المبارک کے موقع پر آپکا خطاب سننے آتے۔ آپ حافظ آباد ہی نہیں بلکہ ملت اسلامیہ کا فخر تھے۔ شاہ صاحب غیرت مند سنی عالم دین تھے۔ پاکستان میں مذہبی تحریکوں میں آپ کا بڑا حصہ ہوتا۔ شاہ صاحب جب بھی بڑے بڑے قومی سطح کے اجتماعات میں تشریف لے آتے پورا مجمع جھوم جاتا اور عوام کا اصرار ہوتا کہ فوری شاہ صاحب کا خطاب شروع کروایا جائے۔ آپ میدان خطابت میں آگئے چھا گئے اور آخری سانس تک مقبول خواص وعوام رہے۔ اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کو اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور صاحبزادگان سیّد عطاء الحسنین شاہ، سیّد وسیم الحسن شاہ

marfat.com

نقوی ایڈووکیٹ' سید عثمان حیدر نقوی' سید فاروق حیدر نقوی ایڈووکیٹ اور دیگر خاندان اور اہلسنت کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

اخلاق احمد رضوی خادم جامع مسجد چمن رضا تاج پورہ

دنیائے اہلسنت کے عظیم مبلغ' خطیب الاسلام اور حافظ آباد کے بے تاج بادشاہ حضرت صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال پر ملال اہلسنت کیلئے ایک صدمہ جانکاہ ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساری عمر اپنے مسلک پر سختی سے کاربند رہے اور اپنے خطابات سے ڈنکے کی چوٹ پر اس کا برملا اظہار بھی کرتے رہے۔ ساری عمر آپ نے اپنے عقیدے پر سمجھوتہ نہیں کیا چاہے اس کیلئے انہیں سیاسی میدان میں اس کی کافی قیمت چکانی پڑے مگر اس کے باوجود اہلسنت کے علاوہ مخالفین بھی اس صدمہ سے بہت زیادہ متاثر ہوئے اور آپ کا وصال انہوں نے بھی اہل اسلام کا عظیم سانحہ قرار دیا۔ آپ نے ساری عمر عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیا ساری زندگی آپ کے اجتماعات تاریخی ہوتے۔ ساری عمر آپ کے اجتماعات کا ریکارڈ کوئی نہ توڑ سکا۔ ان کے جنازہ کے تاریخ ساز اجتماع نے ہی ان کی زندگی کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے۔

زندگی کے ہر موڑ پر آپ کی یاد آتی رہے گی
ستاتی رہے گی اور رُلاتی رہے گی

☆......☆......☆

سید سرور حسین شاہ موسوی آستانہ عالیہ سندانوالہ شریف منڈی بہاؤالدین

سنی حلقوں میں بالعموم اور علماء و مشائخ میں بالخصوص یہ دلخراش و جگر پاش و زہرہ گداز خبر نہایت رنج و الم سے سنی گئی کہ مقبول عرب و عجم تاجدار خطابت شہنشاہ اقلیم بیان حضرت علامہ پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی اس دار فنا سے دار بقا کو رخصت ہوئے۔ شاہ صاحب

marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کا خلاء مدتوں پورا نہیں ہو سکے گا۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور آپکے برادر اصغر خطیب پاکستان فخر سادات پیر سیّد فدا حسین شاہ بلاشبہ اس دور پرفتن میں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں ہیں۔ چمنستان زہرا کے یہ دونوں پھول یقیناً اہلسنت کا عظیم سرمایہ واثاثہ ہیں۔ ایک تاریخ ساز خطیب تو ہم سے رخصت ہوئے اور دوسرے عظیم رہنما کو اللہ تعالیٰ عمر خضر عطاء فرمائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شاہ صاحب مرحوم ومغفور کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور اہل خاندان اور جملہ اہلسنت کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

محمد شمیم نعمانی، محمد اعظم چشتی میر پور

شہزادہ غوث الوریٰ فخر سادات عالمی مبلغ اسلام عالم اسلام کی عظیم علمی روحانی شخصیت پیر طریقت رہبر شریعت پیر سیّد شبیر حسین شاہ نقوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا دلی دکھ اور صدمہ ہوا ہے۔ قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر سال ہمارے والد گرامی کے عرس مبارک اور سالانہ جلسہ دستار فضیلت کیلئے خصوصی طور پر شفقت فرمایا کرتے تھے۔ ان کی دینی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسا انسان صدیوں بعد پیدا ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ محمد اعظم چشتی کے ساتھ بڑا گہرا تعلق تھا۔ آستانہ عالیہ میر پور کی طرف سے ہم سب ان کے وصال پر سب غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

محمد زمان تارڑ

محترم بزرگ عزت مآب جناب سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت ہی اچھے مقرر اور اچھے عالم دین اور بہت ہی اچھے دینی رہنما تھے اور جب بھی ملاقات ہوئی ایسے ہی معلوم ہوتا تھا جیسے حقیقی بڑے بھائی اور والد کی طرح پیار کرنا اور اچھی اچھی دینی اور دنیاوی باتیں

marfat.com

بتانا اور خصوصاً ہمسائیوں اور قریبی عزیزوں کے حقوق پر باتیں کرنا اور دنیا کے بارے بتانا کہ یہ تو عارضی زندگی ہے اور آخرت کے بارے میں بتانا۔ان کے جانے کے بعد کی کمی کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ جتنا بھی ان کے بارے میں لکھیں لکھ ہی نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)

☆......☆......☆

ڈاکٹر محمد یٰسین رہنما جماعت اسلامی

محترم جناب سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت ایک عظیم دینی شخصیت کا دنیا سے رخصت ہونا۔ ملت اسلامیہ کیلئے ایسا زیاں ہے جو مدتوں پورا نہیں ہو سکے گا۔ اللہ شاہ صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات کو بلند کرے اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)

☆......☆......☆

محمد اللہ بخش سیالوی چیئرمین سنی علماء کونسل سرگودھا

خطیب الاسلام حضرت علامہ پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے عرصہ 30 سال سے تعلق رہا آپ کی محبت اور پیار نے اس قدر قریب کیا کہ حضرت کے انتقال کے روز بھی 12 بج کر 40 منٹ پر فون پر رابطہ ہوا۔ دعا سلام کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں گوجرانوالہ میں ہوں گھر پہنچ کر آپ کو فون کروں گا مگر صد افسوس کہ بات ہونے کی بجائے 4 بجے آپ کے انتقال پر ملال کی اندوہ ناک خبر پہنچی یہ میری زندگی کی ایک عظیم افسوسناک خبر تھی۔ افسوس صد افسوس کہ ایک عظیم دوست خطیب اور غیرت مند سنی سید سے محروم ہو گیا۔ اللہ کریم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے بھائی اور صاحبزادگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)

☆......☆......☆

marfat.com

علامہ شاہد محمود چشتی گولڑوی پنڈی بھٹیاں

خطیب الاسلام حضرت علامہ پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ ممتاز اور جید عالم دین تھے اور خطابت میں اپنی مثال آپ تھے۔ عالم اسلام ایک جید عالم دین مفسر خطیب عاشق رسول اور دلپذیر خطیب سے محروم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے اور جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

مولانا ظفر اقبال نعیمی چشتی پسرور

خطیب پاکستان حضرت مولانا پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ دنیا کے بہترین عالم دین اور زبردست مقرر واعظ خوش بیان اور عوام کے دلوں کی دھڑکن تھے اور ان کی موت سے بہت خلاء پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

صاحبزادہ الطاف حسین گوجرہ ضلع ٹوبہ

خطیب پاکستان اور خطیب عرب وعجم، مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ دنیا اسلام کے جید علمائے میں سے ایک تھے۔ ان کی کمی آنے والی نسلوں تک کبھی بھی پر نہیں ہو سکتی کیونکہ ان جیسے بیٹے دنیا میں ماؤں نے کم ہی پیدا کیے ہوں گے۔ آپ ایک ایسے خطیب تھے کہ جس پر خطابت کو بھی ناز تھا اور نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے مسلک حق اہلسنت و جماعت کیلئے بھی دن دگنی اور رات چوگنی کاوشوں کا سلسلہ وصول کے وقت تک جاری تھیں۔ آخر میں صرف اس شعر کے ساتھ

دیدارے یار سے آکر دیوارے یار میں چلے گئے
کچھ پل کیلئے وہ اپنا بنا کر چلے گئے

marfat.com

چھوڑ گئے یادوں کا ایک لمبا سفر آفتاب
اپنے آپ کو اپنے ہی گلے لگا کر چلے گئے

☆......☆......☆

محمد حسین صدیقی کیلانی گوجرانوالہ

برادر طریقت مخدوم اہلسنت خطیب ملت اسلامیہ عالمی مبلغ اسلام خادم خصوصی آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کا وصال اہلسنت و جماعت کیلئے بہت بڑا المیہ ہے ایسے خطیب صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس جرأت و بہادری کے ساتھ اپنے سچے اور سچے عقیدہ کی ترجمانی کی ہے۔ دلی دعا ہے کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

شیعہ رہنما

حضرت علامہ پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس عہد پرفتن میں حضرت شبیر رضی اللہ عنہ کے آفاقی پیغام کو دنیائے اسلام میں پہنچانے والے آخری علمبردار تھے۔

☆......☆......☆

حاجی علی احمد، ملک محمد یعقوب، ملک محمود احمد ڈگیہ چوک بیگم کوٹ لاہور

20، 19 محرم الحرام شہدائے سنی کانفرنس چوک بیگم کوٹ میں منعقد کی جاتی ہے۔ جس کے بانی حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ یہ کانفرنس حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شروع کی تقریباً چالیس سال سے یہ کانفرنس شروع ہے جس پر ہر سال حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حاضری دیتے اور ایک دفعہ بھی غیر حاضر نہیں ہوئے۔ ہمارے مسلک کے بھی بانی تھے اہلسنت و جماعت کو انکے چلے جانے سے بہت بڑا نقصان ہوا ہے جسکا ازالہ خدا ہی پورا کر سکتا ہے۔ ہماری سب کی دعا ہے کہ اللہ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے۔ (آمین)

marfat.com

سیّد فیض الحسن شاہ ساکن وجھواں شریف

اپنی ذات میں ایک انجمن' عشق مصطفیٰ کا علمبردار' شرافت کا پیکر' با اصول سیاستدان' علم کا بحر بیکراں' جرأت و بہادر کا نشان' مسلک اہلسنت کی پہچان' ثانی احمد رضا خان یہ تمام خصائل اگر کسی ایک شخصیت میں اکٹھے ہو جائیں تو اسے سیّد شبیر حسین نقوی کہتے ہیں۔ مجھے صرف ایک چیز کی فکر ہے ضلع حافظ آباد کے سنی اپنے مذہبی اور سیاسی مسائل لیکر اب کس کے پاس جائیں گے انسا کوئی نظر نہیں آتا۔ اللہ انکا نعم البدل اہلسنت کو عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

قاری محمد شریف نوشاہی

پروردہ آغوش ولایت جناب پیر سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ ایک نا قابل فراموش شخصیت تھے۔ آپ سے میری پہلی ملاقات 1972ء مدرسہ سراج العلوم محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ میں ہوئی۔ گوجرانوالہ کے گردونواح کے عوام آپ کی تقریر کے دیوانے تھے خصوصاً گکھڑ منڈی میں آپ نے پہلی دفعہ شہادت امام حسین بیان فرمائی اور لوگ تقریباً رات 2 بجے تک آپ کے دیدار کیلئے اور ہاتھ ملانے کیلئے ترستے رہے۔ دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

چوہدری محمد اکرم نقشبندی نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

آج عالم اسلام ایک عظیم مبلغ' پیر طریقت رہبر شریعت' ولی ابن ولی' سخی ابن سخی' مفکر اسلام' مفسر قرآن' شارح بخاری' بلبل باغ مدینہ' منظور نظر سرکار شیر ربانی آل نبی اولاد علی' نور حیدر کرار' خواجہ کرم اشعار سیّد السادات' حضرت پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے محروم ہو گیا۔ ان کے غم میں پورا عالم اسلام پرنم ہے۔ خداوند کریم اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ان کے درجات بلند فرمائے اور اہلسنت و جماعت کو ان کے مشن

marfat.com

کو آگے بڑھانے کی ہمت و توفیق عطاء فرمائے۔ان کے خاندان اور مریدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)

☆......☆......☆

سیّد منیر احمد قصور

آج فقیر اپنے بھائی کے بعد حافظ آباد تعزیت کیلئے حاضر ہوا۔حافظ آباد کی پہچان اور ہمارے سینوں کا فخر بھائی حضرت سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو نہ پا کر دل خون کے آنسو رو رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے رسول اللہ ﷺ کے صدقے میں اس گھرانے کو شاد باد رکھے اور ان کے بھائی پیر سیّد فدا حسین شاہ اور ان کے بیٹوں کو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ہم دل و جان سے اس گھرانے کے ساتھ ہیں۔

☆......☆......☆

سیّد شبیر حسین بخاری امیر جماعت اہلسنت ضلع گوجرانوالہ

دنیا ایک بیباک اور سچے مبلغ سے محروم ہو گئی۔آپ واقعی مقبول عرب و عجم تھے۔اللہ تعالیٰ حضرت کے مقامات جنت میں بلند فرمائے۔(آمین)

☆......☆......☆

شکیل احمد رضا ڈسکہ

پیر طریقت رہبر شریعت پیر سیّد شبیر حسین شاہ نقوی حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ آپ عاشق صادق اور عظیم انسان تھے تقریر و تحریر میں عظیم مقام رکھتے تھے۔

☆......☆......☆

صاحبزادہ محمد ظفر اقبال نعیمی سینئر نائب امیر جماعت اہلسنت ضلع سیالکوٹ

خطیب بے بدل مقبول عرب و عجم حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ پیر سیّد شبیر حسین شاہ نقوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارک پر انتہائی دلی صدمہ ہوا ہے ایسا بے مثل خطیب جو مسلک

marfat.com

کا پختہ اور اپنے عقیدے پر مر مٹنے والا اپنی جماعت و مسلک پر ہزاروں بار جیل کے ہزاروں پرچوں کا مقابلہ کرنے والا صدیوں بعد بھی پیدا نہیں ہوگا۔ آج ہم سے جدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

سیّد ابوالحسن شاہ گیلانی آستانہ چشتیہ غوثیہ ضلع خوشاب

مادر گیتی نے کچھ ایسے نابغۂ روزگار لوگ پیدا ہوئے جو اپنی مثال آپ تھے۔ آج ایک ایسے ہی منفرد و صاحب طرز عالم دین ملت اسلامیہ کے بہترین خطیب خطیب العصر حضرت علامہ مولانا سیّد شبیر حسین شاہ صاحب حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال کے موقع پر تعزیت کیلئے حاضر ہوں جو کہ سلطنت خطابت کے بے تاج بادشاہ تھے اور لوگ تقریر زبان سے کرتے تھے اور قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دل سے خطاب فرماتے تھے اور ایسے سحر انگیز کو تاعمر ترسیں گے۔ اللہ کریم حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

کرامت بخاری

جس بندے دے دل دی دنیا اجڑ جائے اور کیہ لکھ سکدا اوے۔ اللہ اونہاں دے درجات بلند کرے۔ (آمین)

☆......☆......☆

محمد سلیم اللہ تابانی پھالیہ

قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خلاء مدت تک پورا نہ ہو سکے گا۔ وہ علماء کیلئے فضلاء کیلئے خطباء کیلئے سرمایہ تھے۔ آپ نئے خطباء کیلئے اکیڈمی کی حیثیت رکھتے تھے۔

☆......☆......☆

marfat.com

حافظ شفقات احمد قادری علی پور چٹھہ

آفتاب طریقت ماہتاب طریقت فخر و مخر اہلسنت وکیل اہلسنت عالمی مبلغ اسلام مجسمۂ غیرت وحمیت حضرت علامہ الحاج پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ قضائے الٰہی سے اس دنیائے فانی کو چھوڑ کر خداوند لم یزل کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ آپ کا سانحہ ارتحال ملت اسلامیہ کیلئے بالعموم اہلسنت و جماعت کیلئے ایک سانحہ ہے جو کہ عالم اسلام کیلئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ آپ ایک سچے عاشق رسول، اہل بیت اطہار، صحابہ کرام، ازواج مطہرات، اولیائے حقانی کی عزت و ناموس کے عظیم محافظ تھے۔ آپ کی پوری زندگی ایک غیرت مند عالم ربانی کی طرح گزری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

ابو مسعود محمد خالد حسن مجددی گوجرانوالہ

اس جہاں فانی میں لاتعداد انسان تشریف لائے اور لاتے رہیں گے مگر اس صدی میں جن لوگوں نے خدمت دین اور اسلام کیلئے نمایاں کام کیا ان میں سرخیل علماء آبروئے اہلسنت حضرت مولانا سید شبیر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسا خطیب اس علاقہ میں کم پیدا ہوگا۔ ان کو زمانہ طالب علمی سے جانتا ہوں اور تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پابند سلاسل اور جیل میں اکٹھے رہے ساری زندگی خدمت دین میں گزاری اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو نمایاں کرتے رہے۔ خطابت ان پر ناز کرتی تھی ایسا خطیب شاید پیدا نہ ہو اللہ کریم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

صاحبزادہ حمید احمد انصاری

بحضور　　　خطیب　　　الاسلام

دوستو　　بزم　　خطابت　　لٹ　　گئی

marfat.com

ساتھیو اہل سخن جاتا رہا
منبر و محراب سونے ہو گئے
گفتگو کا بانکپن جاتا رہا

☆......☆......☆

الخادم اہلسنت محمد شاہد چشتی گجرات

مفسر قرآن، شارح بخاری مقبول عرب و عجم بین الاقوامی شہرت یافتہ خطابت کے بے تاج بادشاہ تاجدار اقلیم خطابت استاذ الخطباء راہنمائے اہلسنت عالی مرتبت پیر طریقت رہبر شریعت الحاج السید علامہ شبیر حسین حسینی نقوی حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ غیرت مند عالم دین، نڈر بے باک لیڈر، شیر دل قیادت عظیم میزبان اعلیٰ اخلاق علماء سے پیار محبت نہایت شفقت۔ تقریر کے علاوہ بھی آپ ہر گھڑی اہلسنت کو دعوت عقیدہ دیتے تھے ایسا نہ کوئی خطیب دیکھا ہے نہ کوئی ہم عصر ہم سبق بھائی جو اس مقام پر پہنچا ہو۔ جنازہ میں لاکھوں علماء و مشائخ و عوام اہلسنت کا اجتماع قابل ذکر قابل دید تھا۔

☆......☆......☆

محمد داؤد رضوی، محمد رؤف رضوی

ضرورت بڑھ رہی ہے جتنی صبح روشن کی
اندھیرا اور گہرا اور گہرا ہوتا جاتا ہے

حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے بیشمار خوبیوں سے نوازا لیکن آپ کا سب سے بڑا وصف آپ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا اور مذہب حق اہلسنت و فکر رضا پر استقامت اور اس کی پاسداری کرنا تھا۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت و محبت کا تقاضا ہے کہ ان کے دینی و مسلکی مشن کو جاری رکھا جائے اور بد عقیدہ گستاخ لوگوں سے ہمیشہ کنارا کیا جائے۔ جس طرح دنیا

marfat.com

میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے آپ کو عزت عطا فرمائی۔ دنیا سے چلے جانے کے بعد اس سے بھی زیادہ عزت و مقام عطا فرمایا۔

آبروئے ما ز نام مصطفیٰ ﷺ

الحمد للہ ہمیں یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے گوجرانوالہ میں اہلسنت و جماعت کی اوّلین معیاری دینی درس گاہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم میں حضرت قبلہ والد محترم کے زیر سایہ اپنی دینی تعلیم کا آغاز کیا اور اسکا آپ وقتاً فوقتاً اظہار بھی فرماتے رہتے تھے۔ اس حوالے سے بھی ان سے بڑا تعلق تھا اور ان شاء اللہ ہمیشہ رہے گا۔

☆......☆......☆

انجم سہیل جنرل سیکرٹری پریس کلب حافظ آباد

پریس کلب حافظ آباد کا ایگزیکٹو اجلاس زیر صدارت حامد تسکین حجازی صاحب منعقد ہوا۔ شرکاء اجلاس نے پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی' مذہبی' ملی' سماجی' سیاسی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ تمام شرکاء نے کہا کہ پیر سید شبیر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اندرون و بیرون ملک ہماری پہچان ہیں۔ انکی وفات پر پیدا ہونے والا خلاء کبھی پر نہ ہو سکے گا۔ ہم آپ کے غم اور دکھ میں برابر کے شریک ہیں۔

اللہ تعالیٰ سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائیں اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں۔

سید شبیر شاہ سچے عاشق رسول اور محب وطن رہنما تھے۔ فضل کریم

سنی اتحاد کونسل کے مرکزی چیئرمین صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم' مرکزی جنرل سیکرٹری حاجی حنیف طیب' مرکزی چیئرمین رویت ہلال کمیٹی مفتی منیب الرحمٰن' صاحبزادہ میاں ابوبکر شرقپوری الحاج پیر سید باقر شاہ بخاری' مولانا اکبر نقشبندی' سرفراز تارڑ' مفتی غلام نبی جماعتی' پیر محفوظ مشہدی' پیر اقبال احمد شاہ' مفتی محمد حسین صدیقی' مولانا ابوداؤد محمد صادق'

marfat.com

صاحبزادہ محمد داؤد رضوی' مفتی عبداللطیف قادری' صاحبزادہ عبدالعزیز قادری' صاحبزادہ عبدالحفیظ قادری' پیر سید اجمل گیلانی' قاری حنیف طاہر' قاری غلام سرور حیدری' مولانا ابو طاہر عبدالعزیز چشتی' صاحبزادہ محمد رفیق مجددی اور پیر محمد افضل قادری نے مرکزی سینئر نائب صدر جمعیت علماء پاکستان صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ حافظ آبادی کے انتقال پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم نامور خطیب سچے عاشق رسول اور محب وطن اور عظیم رہنما تھے۔ مرحوم کی دینی وملی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

(روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ جمعرات 17 اکتوبر 2010ء)

سید شبیر حسین شاہ لاکھوں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک

جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی سینئر نائب صدر عالمی شہرت یافتہ ممتاز عالم دین و مبلغ پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کی نماز جنازہ میونسپل اسٹیڈیم حافظ آباد میں ادا کی گئی جو کہ حافظ آباد کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔ جس میں 3 لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی' نماز جنازہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے سجادہ نشین میاں محمد ابوبکر شرقپوری نے پڑھائی۔ مرحوم کو جامع مسجد الفاروق کے احاطہ میں دفن کیا گیا۔ نماز جنازہ میں سنی اتحاد کونسل کے چیئرمین رکن قومی اسمبلی حاجی فضل کریم' عالمی تنظیم اہلسنت کے صدر پیر محمد افضل قادری' میاں محمد حنفی سیفی' میاں یارجان سیفی جماعت اہلسنت کے ناظم اعلیٰ سید ریاض حسین شاہ' میاں افضل حسین تارڑ سابق ایم این اے' رائے جہانگیر علی کھرل سابق تحصیل ناظم' ڈاکٹر مظفر علی شیخ سابق ایم پی اے سمیت ملک بھر سے لاکھوں عقیدت مندوں نے شرکت کی۔

(روزنامہ آواز لاہور 18 اکتوبر 2010ء)

شبیر حسین حافظ آبادی سپرد خاک' سوگ میں بازار بند رہے

جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی سینئر نائب صدر پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کی نماز جنازہ میونسپل اسٹیڈیم میں آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے سجادہ نشین صاحبزادہ پیر محمد

marfat.com

ابوبکر شرقپوری نے پڑھائی۔اس موقع پر شہر بھر کی تمام مارکیٹیں اور بازاران کے سوگ میں مکمل طور پر بند رہے۔شہریوں نے منوں کے حساب سے ان کے جنازے پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔لوگ اور عقیدت مند دھاڑے مار مار کر روتے رہے۔نماز جنازہ میں سنی اتحاد کونسل کے مرکزی چیئرمین حاجی محمد فضل کریم' علامہ سید ریاض حسین شاہ' ڈی پی او گجرات افضال احمد کوثر' ڈی پی او حافظ آباد طارق رستم' ڈی سی او ابرار احمد مرزا و دیگر نے شرکت کی۔

(روزنامہ جنگ لاہور 18 اکتوبر 2010ء)

معروف عالم دین شبیر حسین شاہ حافظ آباد میں سپرد خاک

جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی سینئر نائب صدر عالمی شہرت یافتہ عالم دین و مبلغ پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کی نماز جنازہ میونسپل اسٹیڈیم حافظ آباد میں ادا کرنے کے بعد جامع مسجد الفاروق ونیکے روڈ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔نماز جنازہ میاں محمد ابوبکر شرقپوری نے پڑھائی۔اس موقع پر حافظ آباد کے تمام کاروباری ادارے بند رہے۔مرحوم پیر سید شبیر حسین شاہ امریکہ' یورپ سمیت دنیا بھر میں واقعہ کربلا پرسوز انداز میں پیش کرنے اور دیگر شعلہ بیاں خطابات کی وجہ سے مشہور تھے۔انہوں نے قرآن و حدیث کی تفسیر کے ساتھ ساتھ 25 سے زائد کتب کی تصنیف بھی کی۔مرحوم نے متعدد بار صوبائی اسمبلی کا الیکشن بھی لڑا۔پیر سید شبیر حسین شاہ کی میت جب ان کی رہائش گاہ سے اٹھائی گئی تو لاکھوں عقیدت مندوں نے ذکر الٰہی کے ورد کرتے ہوئے میونسپل اسٹیڈیم سے لے کر روانہ ہوئے تو راستے میں جگہ جگہ ان کی میت پر گل پاشی کی گئی۔مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ 4 بیٹے اور 5 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

(روزنامہ جناح لاہور 18 اکتوبر 2010ء)

معروف مذہبی روحانی شخصیت سید شبیر حسین دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے

مفسر قرآن' مبلغ اسلام خطیب عرب و عجم عالمی شہرت یافتہ معروف مذہبی روحانی شخصیت صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین نقوی دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔مرحوم مرکزی

marfat.com

جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی نائب صدر' تاجدار ختم نبوت کے صدر تھے۔ مرحوم نے چار مرتبہ صوبائی اسمبلی کے امیدوار کے طور پر الیکشن میں حصہ لیا۔ ان کی تبلیغ سے پاکستان سمیت دنیا بھر میں سینکڑوں افراد مسلمان ہوئے' پرسوز انداز میں واقعہ کربلا بیان کرنے سے ان کو عالمی شہرت ملی۔ ان کے بین الاقوامی شہرت یافتہ واقعہ کربلا کے واعظ کی آڈیو ریکارڈنگ کی لاکھوں کاپیاں ہر سال فروخت ہوتی ہیں۔ خاص طور پر محرم الحرام میں ان کی ڈیمانڈ میں بہت اضافہ ہو جاتا اور ہر بازار اور ہر دکان ہر گلی ہر محلے میں ان کے واعظ کی آواز گونجتی ہے۔

مرحوم کی وفات کی خبر پورے ملک میں جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی ملک بھر سے لوگ ایک دوسرے کو فون کر کے ان کی وفات کے متعلق بتاتے اور اظہار افسوس کرتے رہے۔

مرحوم کے سوگ میں مرکزی انجمن تاجران حافظ آباد کی طرف سے مارکیٹیں بند رہیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ میونسپل اسٹیڈیم میں پڑھائی گئی۔ جس میں ملک بھر سے ان کے لاکھوں عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ (روزنامہ بیتاب لاہور 17 اکتوبر 2010ء)

سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے

جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی سینئر نائب صدر اور نامور عالم دین پیر سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ مرحوم کی عمر 68 سال تھی۔ انہوں نے سوگواران میں بیوہ 4 بیٹے اور 5 بیٹیاں چھوڑیں۔ پیر سیّد شبیر حسین شاہ مسلم لیگ (ن) کی جانب سے 2 مرتبہ صوبائی اسمبلی کے امیدوار اور میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف کے قریبی ساتھی تھے۔ مرحوم نے تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ کے دوران قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ مرحوم نے واقعہ کربلا پر شعلہ بیاں خطابات کی وجہ سے عالمی شہرت حاصل کی۔ وہ 25 سے زائد کتب کے مصنف اور قرآن و حدیث کی تفسیر بھی لکھی۔

مرحوم کو آبائی گاؤں میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کے انتقال پر صاحبزادہ حاجی فضل کریم' حاجی حنیف طیب' پیر افضل قادری' پیر سیّد صفدر گیلانی نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے

marfat.com

ہوئے کہا کہ ان کی دینی و عملی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

سید شبیر حسین کے انتقال سے دنیائے خطابت میں جو خلاء پیدا ہوا کبھی پر نہیں ہو سکتا

پیر سید شبیر حسین شاہ کے انتقال سے دنیائے خطابت میں جو خلاء پیدا ہوا کبھی پر نہیں ہو سکتا۔ ان خیالات کا اظہار پیپلز پارٹی کے ضلعی صدر ملک فیاض احمد اعوان ایم پی اے ضلعی جنرل سیکرٹری محمد ارشد مہند ایڈووکیٹ' ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر خالد تہامی ایڈووکیٹ' رائے ضمیر الحسن کھرل ایڈووکیٹ ممبر سپریم کورٹ بار کونسل' رانا اکبر علی ایڈووکیٹ' اعجاز حسین بھٹی ایڈووکیٹ' آصف علی چدھڑ ایڈووکیٹ' ناصر عباس شیرازی ایڈووکیٹ' ارشاد ممتاز اعوان ایڈووکیٹ' طاہر جمیل کنگ ایڈووکیٹ' ناصر ایوب اعوان ایڈووکیٹ' بنیاد فاؤنڈیشن کے صدر جواد اشرف اعوان' یاسر عظیم چوہان' روزنامہ "پنجاب" کے ڈسٹرکٹ رپورٹر عبدالرحمٰن اعوان' ذوالفقار چاند بھون' پیپلز پارٹی کے رہنماؤں اختر حسین بٹ' ملک عتیق الرحمٰن اعوان' ملک پھول خاں اعوان' تحریک انصاف کے ضلعی صدر امان اللہ سندھو ایڈووکیٹ' تحصیل صدر ملک علی عباس اعوان' فہم قرآن کونسل کے چیئرمین پروفیسر محمد اکرم چشتی' انجمن اساتذہ پاکستان کے رہنماؤں عبدالغنی تائب' آصف کریمی' ماسٹر عبدالرضا گوندل' عرب لنک انٹرنیشنل کے چیئرمین رانا محمد صدیق' میڈیکل سٹورز ایسوسی ایشن کے صدر اظہر قیوم چیمہ' جنرل سیکرٹری محمد اختر' سینئر نائب صدر غلام سرور گورائیہ' سینئر نائب صدر رانا اعجاز احمد' چوہدری عثمان یوسف آرائیں' رانا ندیم حسین' ہیڈ ماسٹر طالب حسین باجوہ' ہومیو ڈاکٹر احمد حسین' ہومیو ڈاکٹر نجم الحسن' رانا جاوید اقبال' ڈاکٹر محمد سلیم' محمد آصف' ووکیشنل انسٹیٹیوٹ (ٹھوٹا) کے پرنسپل ڈاکٹر مقبول حسین عاصم' ڈاکٹر محمد اکرم شیخ' چوہدری محمد یوسف آرائیں' سیٹھ محمد یوسف' افتخار احمد چشتی' عبدالستار شاہد' انجمن طلباء اسلام کے ضلعی ناظم حافظ افتخار احمد' سٹی ناظم بلال عبدالرزاق' ایم ایس ایف کے ضلعی صدر محمد کاشف تارڑ' قومی امن کمیٹی برائے بین المذاہب ہم آہنگی کے رہنما محمد سرفراز احمد اور دیگر عوامی' سیاسی' سماجی رہنماؤں نے اپنے علیحدہ علیحدہ بیانات میں کیا۔

marfat.com

مذکورہ رہنماؤں نے کہا کہ پیر سید شبیر حسین شاہ جیسی شخصیت صدیوں بعد پیدا ہوتی ہے۔ ان کی خدمات کبھی فراموش نہیں کی جاسکیں گی۔ (روزنامہ پنجاب لاہور 18 اکتوبر 2010ء)

ڈاکٹر طاہر القادری کا کینیڈا سے فون پر اظہار تعزیت

تحریک منہاج القرآن کے قائد شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کینیڈا سے ٹیلی فون پر خطیب الاسلام صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ نقوی کے انتقال پر ملال پر ان کے صاحبزادے سید عطاء الحسنین شاہ نقوی اور برادر مکرم پیر سید فدا حسین شاہ نقوی سے گہری تعزیت و دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیر سید شبیر حسین شاہ نے اپنے انداز میں جس طرح دین و مسلک حقہ کی تبلیغ و ترویج کی ہے وہ لائق تحسین اور ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ انہوں نے آپ کی مغفرت و بخشش اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا کی۔

(روزنامہ اوصاف لاہور 11 اکتوبر 2010ء)

شبیر شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ بے مثال خطیب تھے۔ جسٹس (ر) احسن بھون

لاہور ہائیکورٹ کے سابق جسٹس محمد احسن بھون لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کے سابق جنرل سیکرٹری اعظم نذیر تارڑ' جماعت اہلسنت کے صوبائی نائب ناظم مہر عارف ندیم' جماعت رضائے مصطفیٰ کے صاحبزادہ محمد داؤد' ممتاز قانون دان مہر شوکت علی ایڈووکیٹ' عوامی محاذ کے صدر رانا خالد محمود ممبر قومی اسمبلی اور سابق جسٹس افتخار چیمہ' میاں مرغوب احمد شرقپوری' ایڈیشنل سیشن جج شوکت چوہدری' ڈی پی او طارق چوہان' انچارج ٹریفک پولیس غلام میراں' ڈی آئی او سید افتخار علی شاہ مقامی صحافیوں یعقوب شہزاد امر' عامر سہیل مغل' سید محمد ضمیر سمیت سینکڑوں افراد نے جمعیت علماء پاکستان کے سینئر نائب صدر پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کی رہائش گاہ جا کر ان کے اہل خانہ سے مرحوم کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے فاتحہ خوانی کی۔ اس موقع پر انہوں نے مرحوم کی دینی' ملی اور سیاسی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ عالم اسلام ایک عظیم خطیب

marfat.com

اور مبلغ سے محروم ہو گیا ہے۔

علماء اہلسنت کا دنیا سے رخصت ہو جانا امت مسلمہ کا اجتماعی نقصان ہے

علمائے اہلسنت جن میں ادارہ صراط مستقیم پاکستان کے سربراہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی' تحفظ ناموس رسالت محاذ کے صدر علامہ رضائے مصطفیٰ نقشبندی' راہنماؤں میں مولانا مخدوم عبدالعزیز چشتی' مولانا راغب حسین نعیمی' علامہ مفتی محمد خان قادری' علامہ پیر محمد اطہر القادری' پیر سید کرامت علی شاہ' جنرل سیکرٹری مولانا محمد علی نقشبندی' محمد ضیاء نقشبندی نے علامہ پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اپنے بیان میں کہا ہے کہ مرحوم نے ساری عمر اسلام اور پاکستان کیلئے وقف کر رکھی تھی۔ انہوں نے اپنی زندگی میں ہمیشہ حق کا ساتھ دیا۔ (روزنامہ میڈیا 13 اکتوبر 2010ء)

اسلام کا سرمایہ بے مثال

جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی سینئر نائب صدر نامور خطیب پیر سید شبیر حسین شاہ کے رسم قل شریف مرکزی جامع مسجد الفاروق میں ادا کی گئی۔ جس میں پیر سید عظمت علی شاہ گیلانی' پیر محمد افضل قادری' ڈاکٹر محمد راغب حسین نعیمی' ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی' جماعت اہلسنت پنجاب کے ناظم اعلیٰ مفتی محمد اقبال چشتی' پیر آف گولڑہ غلام نظام الدین گیلانی' علامہ عبدالوحید ربانی' پیر سید نعمت علی شاہ' علامہ عنصر القادری' صاحبزادہ داؤد احمد رضوی' مولانا محمد فاروق سعیدی' پیر آف گولڑہ شریف' حافظ شفقت احمد' مولانا محمد سلیم تابانی' مفتی محمد حسین صدیقی' علامہ محمد خاں قادری' صاحبزادہ محمد وسیم الحسن نقوی' صاحبزادہ فاروق حیدر' پیر عثمان حیدر نقوی' پیر سید عطاء الحسنین شاہ' پیر سید فدا حسین شاہ' علامہ محمد رفیق چشتی' مولانا رانا محمد اصغر چشتی' قاری فیصل ندیم گیلانی' سابق ایم این اے افضل حسین تارڑ' ملک فیاض احمد اعوان ایم پی اے' میاں شاہد حسین بھٹی ایم پی اے' چوہدری اسد اللہ آرائیں ایم پی اے' سابق تحصیل ناظم رائے جہانگیر علی کھرل' صاحبزادہ حمید احمد انصاری' مولانا بدر الزماں تارڑ' پیر سید علی

marfat.com

ذوالقرنین شاہ مولانا محمد اکبر نقشبندی علامہ شمس الرحمٰن سیال شریف قاری غلام رسول اختر احمد رضوی محمد اقبال چشتی قاری افضال احمد اللہ بخش سیالوی علامہ فیض بخش رضوی سید نوید الحسن شاہ سید جعفر حسین قاری مشتاق احمد سلطانی سمیت ملک بھر سے نامور علماء ومشائخ اور ہزاروں افراد نے شرکت کی۔اس موقع پر مرحوم پیر سید شبیر حسین شاہ کے بڑے صاحبزادے پیر سید عطاء الحسنین شاہ کی دستار بندی بھی کی گئی۔اس موقع پر مقررین نے پیر سید شبیر حسین شاہ کی دینی مذہبی ملی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ پیر سید شبیر حسین شاہ نے اپنے خطابات سے پوری دنیا میں عالمگیر شہرت حاصل کی۔وہ حافظ آباد اور اہلسنت کا عظیم اثاثہ وسرمایہ تھے۔دین اسلام کی سربلندی کیلئے انہوں نے جو خدمات سرانجام دیں وہ قابل ستائش ہیں جو ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔اس موقع پر اعلان کیا گیا کہ پیر سید شبیر حسین شاہ کے رسم چہلم 14 نومبر بروز اتوار جامع مسجد الفاروق میں ادا کیے جائیں گے۔

(روزنامہ اوصاف لاہور اتوار 10 اکتوبر 2010ء)

کرسچن رہنماؤں کی شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اہل خانہ سے تعزیت

کرسچن برادری کے راہنماؤں نے پادری جوزف مسیح کی قیادت میں جے یو پی کے مرکزی سینئر نائب صدر پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کی رہائش گاہ پر جا کر ان کے اہل خانہ سے تعزیت کی اور مرحوم کی خدمت کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔دوسری جانب ایم این اے سائرہ افضل تارڑ چوہدری محمد بخش تارڑ حاجی امداد اللہ تارڑ پیر سید نعمت شاہ نارووے مولانا اللہ بخش سیالوی مولانا شاہد حسین چشتی ادارہ مشعل راہ کے راہنماؤں ذوالفقار حیدر احمد علی چشتی شہباز چدھڑ حاجی تاج دین انصاری پنجاب ایس ای ایس ٹیچرز ایسوسی ایشن کے راہنماؤں نصیر احمد بٹ نصیر الدین ادارہ منہاج القرآن کے راہنماؤں میں یوسف حضوری علامہ احسان احمد نوری جماعت اہلسنت کے مولانا عبدالقیوم بھٹی نے مرحوم کے اہل خانہ سے گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پیر سید شبیر حسین شاہ جیسی شخصیت

marfat.com

صدیوں بعد پیدا ہوتی ہے۔انہوں نے نصف صدی تک جو دینی وسیاسی خدمات سرانجام دیں۔وہ ہماری تاریخ کا زریں باب ہیں۔عالم اسلام ان کی وفات سے ایک بلند پایہ خطیب' محقق اور عالم دین سے محروم ہو گیا ہے۔ (روزنامہ جناح لاہور 12اکتوبر 2010ء)

اسوہ حسینی پر عمل کر کے سازشوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے

جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی رہنما پیر سید وسیم الحسن نقوی نے کہا ہے کہ اسوہ حسینی پر عمل پیرا ہو کر ملک وقوم اور اسلام کے خلاف اٹھنے والی سازشوں کا قلع قمع کیا جا سکتا ہے۔ وہ پنڈی بھٹیاں پریس کلب میں پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کی یاد میں تعزیتی ریفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔اس موقع پر پیر سید وسیم الحسن نقوی اور دیگر مقررین نے پیر سید شبیر حسین شاہ کی دینی وملی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی وفات سے عالم اسلام ایک ایسے سحر انگیز خطیب سے محروم ہو گیا ہے۔جن کی آواز کو اب زمانہ صدیوں تک ترستا رہے گا۔ریفرنس سے عبدالقیوم قادری' عبدالجبار رضا' عبدالخالق قادری' رائے ارشاد کمال اور مولانا محمد یعقوب نے بھی خطاب کیا۔

(روزنامہ پاکستان لاہور 24اکتوبر 2010ء)

پیر شبیر حسین کی رسم چہلم' دینی وملی خدمات پر خراج تحسین

جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی سینئر نائب صدر پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کے چہلم کے ختم شریف کے سلسلہ میں یہاں ایک بہت بڑی تقریب منعقد ہوئی۔جس میں سنی تحریک کے مرکزی سربراہ ثروت اعجاز قادری' حاجی محمد فضل کریم ایم این اے آستانہ عالیہ بھیرہ شریف کے امین الحسنات' عالم تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری' ناظم اعلیٰ علامہ ضیاء اللہ قادری' پیر سید عظمت علی شاہ آف حضرت کیلیانوالہ شریف' علامہ غلام مرتضیٰ شاذی (خانقاہ ڈوگراں) مولانا احمد علی قصوری' علامہ عبدالعزیز چشتی گوجرانوالہ' علامہ محمد اشرف سیالوی' مولانا محمد اکبر نقشبندی' قاری محمد افضال' پیر سید فدا حسین شاہ' صاحبزادہ

marfat.com

پیر سید وسیم الحسن نقوی، قاری کرامت علی نعیمی، قاری سید صداقت علی، علامہ محب اللہ نوری، علامہ کوکب نورانی، پیر سید عطاء الحسنین شاہ، پیر سید فاروق حیدر، علامہ رانا محمد اصغر چشتی، پیر محمد آصف ہزاروی، مخدوم عبدالعزیز چشتی، صاحبزادہ حمید احمد، مولانا فیصل ندیم کیلانی، ایڈیشنل سیشن جج منظور حسین ڈوگر، قاری شاہد چشتی، علامہ رفیق احمد مجددی، ڈسٹرکٹ بار کے جنرل سیکرٹری چوہدری امان اللہ سمیت ملک بھر کے علماء ومشائخ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر مقررین نے پیر سید شبیر حسین شاہ کی دینی وملی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور بعدازاں ان کے مزار پر فاتحہ خوانی کی۔

(روزنامہ پاکستان لاہور 15 نومبر 2010ء)

سید شبیر حسین شاہ ایک اعلیٰ ظرف انسان تھے

سماجی کارکن عامر شہزاد نے ہفت روزہ بروئے کار سے خصوصی گفتگو میں کہا ہے کہ صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی نہ صرف ایک خطیب اور بے باک شیریں بیاں مقرر تھے بلکہ ہر ایک کے دکھ سکھ کے ہمہ تن ساتھی تھے۔ ان کا دستر خوان جتنا وسیع تھا اتنا ہی ظرف بھی اعلیٰ تھا۔ مرحوم جتنے بڑے سخی تھے۔ اس کی حافظ آباد سے مثال ملنا مشکل ہوگی۔ ان کی وفات سے بیسیوں بیوہ اور سینکڑوں یتیم ماہانہ وظائف سے محروم ہو گئے۔

(ہفت روزہ بروئے کار 15 اکتوبر 2010ء)

کون کہتا ہے ذکر نبی بلند کرنے والی زبان خاموش ہوگئی

سماجی کارکن طارق محمود منہاس نے ایڈیٹر ہفت روزہ بروئے کار سے خصوصی گفتگو میں کہا ہے کہ کون کہتا ہے کہ ذکر نبی ﷺ بلند کرنیوالی آواز خاموش ہوگئی۔ شاہ جی ہماری آنکھوں سے بظاہر اوجھل ہوئے ہیں۔ ان کی آواز ہمارے دل کی وادیوں میں آج بھی اسی طرح گونج رہی ہے جیسے کہ کبھی گونجا کرتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ شاہ جی ایک اعلیٰ شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے خطیب اور بہترین انسان بھی تھے۔ خدا نے ان کی زندگی

marfat.com

میں اس قدر عروج بخشا کہ دنیا بھر میں لوگ حیران ہوئے۔ شاہ جی کی وفات پہ دنیا بھر میں تعزیتی سیمینار منعقد ہوئے، ہر طبقہ فکر کے لوگوں نے ان کی وفات پہ بہت کچھ کہا اور لکھا۔

(ہفت روزہ بروئے کار 15 اکتوبر 2010ء)

حافظ آباد کے بے تاج بادشاہ...... سید شبیر حسین شاہ

تحریر: عبدالستار شاہد

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ 5 جنوری 1947ء کو گوجرانوالہ کے ایک گاؤں منڈیالہ شریف میں پیدا ہوئے۔ 1972ء سے جامع مسجد الفاروق حافظ آباد میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ قبلہ شاہ صاحب فن خطابت کے شہنشاہ تھے۔ وہ نڈر اور بے باک خطیب تھے۔ انہوں نے تمام عمر لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کی۔ وہ ایک سچے عاشق رسول تھے۔ ان کی زبان پر جب بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک آتا تو ان کی آنکھیں پرنم ہو جاتیں۔ وہ جب عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں مگن ہو کر شعر پڑھتے تو لوگ وجد میں آ جاتے، پرندے فضاء میں ٹھہر جاتے۔ انہوں نے تمام عمر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے گیت گائے۔ لوگ دور دور سے نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے مسجد الفاروق میں آتے۔ مسجد میں اتنا رش ہو جاتا کہ سڑک پر بھی صفیں بچھانا پڑتیں۔ آپ نے ہمیشہ حق بات کی اور مذہب کے نام پر غلط رسومات کی حوصلہ شکنی کی۔ آپ جعلی پیروں کے بھی سخت خلاف تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ ان لوگوں نے مسلک کو بدنام کر دیا ہے۔ آپ میدان سیاست میں آئے تو صرف نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے آپ نے سیاست میں بھی اپنے عقیدہ میں لچک نہیں آنے دی۔ 1947ء میں آپ نے تحریک ختم نبوت میں مرکزی کردار ادا کیا۔ 1977ء میں تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور تحریک کے ہیرو نے اسی سلسلہ میں قید و بند کی

marfat.com

صعوبتیں بھی برداشت کیں لیکن آپ کے پائے اثبات میں لغزش نہ آئی۔ قبلہ شاہ صاحب نے تمام عمر امن کا پرچم بلند رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ حافظ آباد میں آج تک فرقہ وارانہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا۔

آہ! 16 اکتوبر 2010ء کو بعد دوپہر آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ شاہ صاحب کا وصال پر ملال پوری ملت اسلامیہ کیلئے عظیم سانحہ ہے۔ آپکے وصال پر اہلیان حافظ آباد نے لازوال محبت کا ثبوت دیا تمام مارکیٹیں اور کاروباری ادارے سوگ میں تین دن بند رہے' پورا شہر ویران ہو گیا۔ آپکی نماز جنازہ میں لاکھوں عشاق رسول ﷺ نے شمولیت کی اور یہ ثابت کر دیا کہ آپ ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ آپ جیسی شخصیت صدیوں بعد پیدا ہوتی ہے۔

ہر کسے لئی شفقتاں تے پیار سن شبیر حسین
سچے سچے عاشق سرکار ﷺ سن شبیر حسین

(ہفت روزہ نوائے حافظ آباد 20 نومبر 2010ء)

نماز جنازہ میں اہل شہر کی محبتوں کا قرض ہمیں ساری عمر یاد رہے گا

صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ کی تعزیت کے حوالے سے حافظ آباد شہر کی سطح پر اجتماعی نماز جمعہ ادا کی گئی۔ جس میں علماء کرام نے صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ کی ملی' قومی' مذہبی' سماجی' سیاسی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر ان کے برادر اصغر خطیب پاکستان صاحبزادہ پیر سید فدا حسین شاہ نقوی نائب امیر جماعت اہلسنت پنجاب نے کہا کہ وہ تعزیت کرنے والوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نماز جنازہ پر اہل شہر کی محبتوں کا قرض ہمیں ساری عمر یاد رہے گا۔ جامع مسجد الفاروق میں جماعت اہلسنت حافظ آباد کے زیر اہتمام اجتماعی نماز جمعہ کے ہزاروں حاضرین سے خطاب کرنے والوں میں صاحبزادہ پیر سید عطاء الحسنین شاہ نقوی' صاحبزادہ پیر سید وسیم الحسن شاہ نقوی ایڈووکیٹ' علامہ بدر الزمان تارڑ' مولانا رانا محمد اصغر چشتی' حافظ محمد رفیق چشتی' قاری احمد سعید سیال' قاری

marfat.com

فیصل ندیم کیلانی' غلام مرتضیٰ سلطانی' صاحبزادہ حمید احمد انصاری' قاری فیض رسول قمر' مولانا اخلاق احمد رضوی' حافظ محمد رفیق گجر' صاحبزادہ عابد حسین مدنی اور حافظ خضر حیات' حافظ مبارک علی چشتی نظامی سمیت حافظ آباد کے تمام علماء کرام کے نام شامل ہیں۔

(ہفت روزہ بزم ابرار 12 اکتوبر 2010ء)

پیر صاحب ہمارے شہر کی پہچان اور انتہائی قابل فخر شخصیت تھے

ممبر صوبائی اسمبلی ملک فیاض محمد اعوان ضلعی صدر پاکستان پیپلز پارٹی حافظ آباد نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے پیر سید شبیر حسین شاہ کو اپنے شہر کی پہچان قرار دیا اور کہا کہ وہ بڑی جرأت مندانہ شخصیت کے مالک تھے۔انہوں نے کہا کہ پیر صاحب نے تمام عمر نیکی کا حکم اور برائی سے باز رہنے کی تلقین کیساتھ ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ذکر جس سوز و گداز کے ساتھ کیا وہ انہی کا خاصہ تھا۔خطابت کے میدان میں وہ اپنی مثال آپ تھے اور بلاشبہ ان کو میدان خطابت کا بے تاج بادشاہ قرار دیا گیا ہے۔انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے اہل خاندان' پسماندگان سمیت اہل حافظ آباد کو بھی صبر جمیل عطا فرما۔

(ہفت روزہ بزم ابرار 12 اکتوبر 2010ء)

پیر صاحب نے عشق ومحبت رسول کے پیغام کو موثر طریقہ سے عوام تک پہنچایا

برصغیر کی قدیم تاریخی درس گاہ جامع نظامیہ رضویہ کے شیخ الحدیث علامہ عبدالستار سعیدی نے صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کی نماز جنازہ میں اپنے مدرسہ کے مدرسین اور تلامذہ کے ہمراہ خصوصی شرکت کی۔اس موقع پر انہوں نے بزم ابرار سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ شاہ صاحب کی رحلت پوری دنیا کے مسلمانوں کیلئے بالعموم اور اہلسنت و جماعت کیلئے بالخصوص عظیم سانحہ اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔انہوں نے کہا کہ شاہ صاحب میدان خطابت کے بے تاج بادشاہ تھے۔انہوں نے محبت رسول کا پیغام دنیا بھر میں موثر طریقہ سے پہنچایا اور وہ اپنے اسلوب کے خود ہی موجد تھے۔انہوں نے شاہ صاحب کی بلندی

marfat.com

درجات اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا کی۔

(ہفت روزہ بزم ابرار 12 اکتوبر 2010ء)

اتحاد و اتفاق کیلئے ماضی کو بھلا کر آگے کی طرف دیکھنا ہوگا

پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کا آخری صدارتی خطاب

اپنی وفات سے چند روز قبل جامع مسجد الفاروق میں شرکاء سے اپنے صدارتی خطبہ میں صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ نے اس امر پر زور دیا کہ ہمیں مل جل کر چلنا چاہیے اور باہمی اتحاد و اتفاق کیلئے ماضی کو بھلا کر آگے کی طرف دیکھنا ہوگا۔ انہوں نے اپنی نگرانی میں حافظ آباد کی 25 سنی تنظیموں کے عہدیداروں اور علماء کرام کے مشترکہ اجلاس منعقدہ جامع مسجد الفاروق میں اپنی سرپرستی میں سنی اتحاد کونسل کی تنظیم سازی مکمل کی۔ اپنے خطاب میں اپنی طرف سے اپنی آئندہ سیاسی اور مذہبی کردار کو سنی اتحاد کونسل کی مجلس شوریٰ کے فیصلوں سے منسلک کرتے ہوئے اس کی تاحیات سرپرستی قبول کی اور سرپرستی اپنے لئے ایک اعزاز قرار دیتے ہوئے انہوں نے تمام علمائے کرام اور سنی تنظیموں کے عہدیداروں اور سنی اتحاد کونسل کے نو منتخب عہدیداران کا شکریہ ادا کیا جبکہ اجلاس کے اختتام پر وہ اپنی نگرانی میں نئی تعمیر ہونے والی جامع مسجد الفاروق کے مختلف گوشے علمائے کرام کو اظہار مسرت کے ساتھ دکھاتے رہے۔ حافظ آباد میں پیر سید شبیر حسین شاہ کا یہ آخری تنظیمی و صدارتی خطاب تھا۔

(ہفت روزہ بزم ابرار 12 اکتوبر 2010ء)

ہم مخلص دوست سے محروم ہو گئے

صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کی وفات سے مولانا نصر اللہ خاں بھٹی، حاجی لیاقت زوار کھنڈ، سید مصدق حسین غزنوی مخلص دوست سے محروم ہو گئے۔ مرحوم سدا بہار شخصیت مہمان نواز علم و ادب کے بادشاہ تھے۔ صحافیوں کیساتھ معیت کی بدولت پریس کلب حافظ آباد کے چیئرمین و ممبران وفات پر سوگوار ہو گئے۔ ہائیڈ پارک پر چیئرمین غلام

marfat.com

سیدؒ شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ حافظ آباد میلاد النبی ﷺ کے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے

marfat.com

سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کیساتھ گفتگو کرتے ہوئے

سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ جشن آزادی کے موقع پر طارق جاوید آفریدی ڈپٹی کمشنر (حافظ آباد)
مشتاق احمد وڑائچ سپرنٹنڈنٹ پولیس (حافظ آباد) کے ساتھ

marfat.com

سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر صاحبزادہ عثمان حیدر و سربراہ سنی تحریک ثروت اعجاز قادری و دیگر فاتحہ خوانی کرتے ہوئے

سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ علامہ عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ کیساتھ دعائے خیر کرتے ہوئے

marfat.com

حافظ آباد اسٹیڈیم میں پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے آخری دیدار کیلئے لوگوں کا جم غفیر

پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا جسد خاکی اسٹیڈیم میں نماز جنازہ کیلئے لے جایا جارہا ہے

marfat.com

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ وکلاء ریلی سے خطاب کرتے ہوئے

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ D.I.G گوجرانوالہ ذوالفقار چیمہ
D.P.O حافظ آباد افضال احمد کوثر کے ساتھ

marfat.com

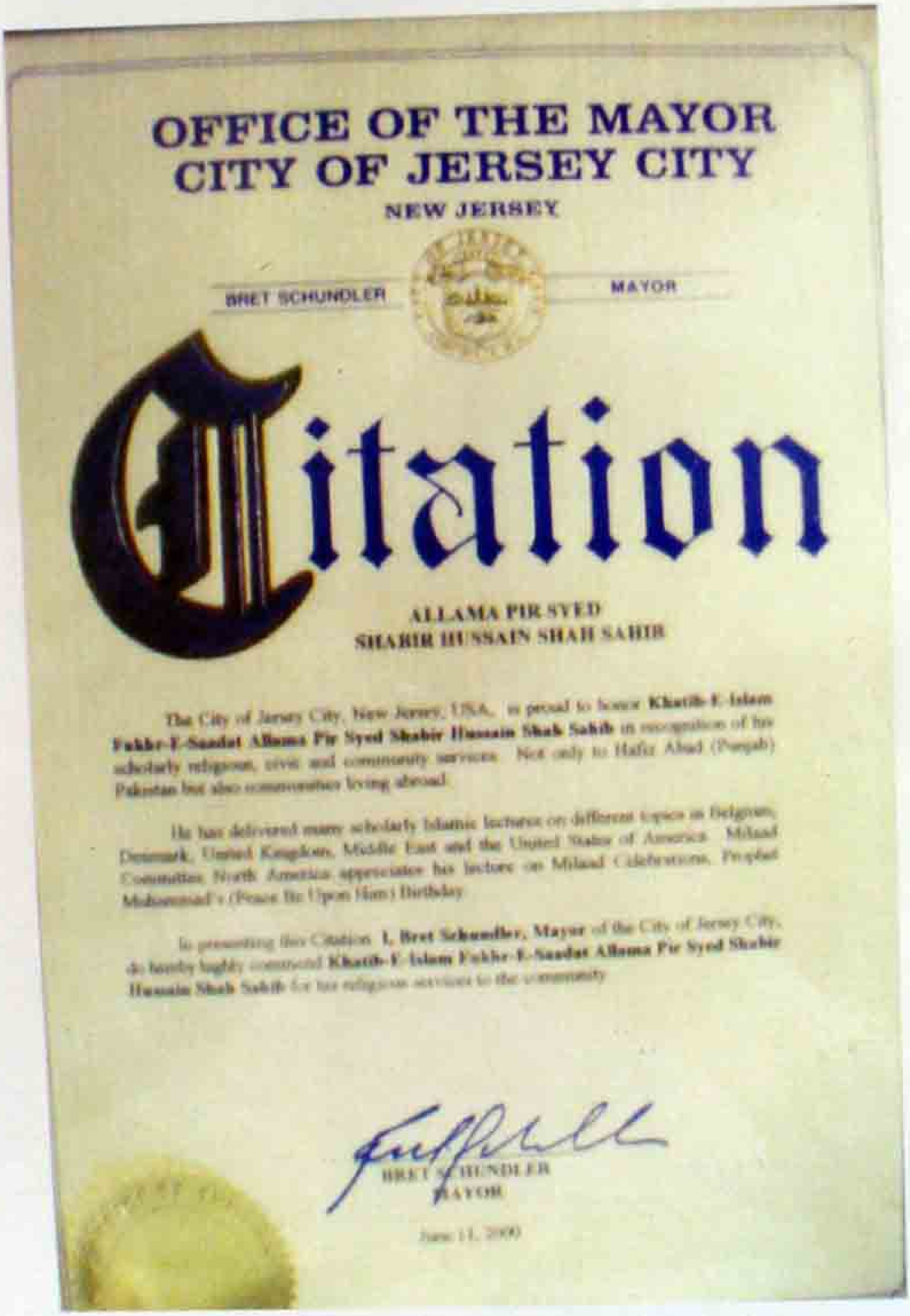

OFFICE OF THE MAYOR
CITY OF JERSEY CITY
NEW JERSEY

BRET SCHUNDLER — MAYOR

Citation

**ALLAMA PIR SYED
SHABIR HUSSAIN SHAH SAHIB**

The City of Jersey City, New Jersey, USA, is proud to honor **Khatib-E-Islam Fakhr-E-Saadat Allama Pir Syed Shabir Hussain Shah Sahib** in recognition of his scholarly religious, civic and community services. Not only to Hafiz Abad (Punjab) Pakistan but also communities living abroad.

He has delivered many scholarly Islamic lectures on different topics in Belgium, Denmark, United Kingdom, Middle East and the United States of America. Milaad Committee North America appreciates his lecture on Milaad Celebrations, Prophet Muhammad's (Peace Be Upon Him) Birthday.

In presenting this Citation, **I, Bret Schundler, Mayor** of the City of Jersey City, do hereby highly commend **Khatib-E-Islam Fakhr-E-Saadat Allama Pir Syed Shabir Hussain Shah Sahib** for his religious services to the community.

BRET SCHUNDLER
MAYOR

June 11, 2000

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو نیو جرسی کے میئر سے ملنے والی سند کا عکس

marfat.com

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک گوری کو کلمہ پڑھاتے ہوئے

راولپنڈی استحکام پاکستان کنونشن میں سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ ودیگر علماء کرام

marfat.com

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ امریکہ میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ سابق گورنر پنجاب خالد مقبول کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے

marfat.com

محی الدین صاحب کیلئے تعزیتی ریفرنس میں اجتماعی دعا کی صدارت میں مرحوم کیلئے ایصال ثواب ومغفرت ادا کی گئی۔ (ہفت روزہ نوائے حافظ آباد 2010ء)

حافظ آباد ڈسٹرکٹ بار میں سید شبیر شاہ کے حوالے سے تعزیتی ریفرنس

ڈسٹرکٹ بار حافظ آباد کے صدر خالد محمود تہامی ایڈووکیٹ اور جنرل سیکرٹری چوہدری امان اللہ سندھو ایڈووکیٹ نے کہا ہے کہ صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے وہ گذشتہ روز اس حوالے سے ایک تعزیتی ریفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ صدر بار خالد تہامی ایڈووکیٹ' جنرل سیکرٹری چوہدری امان اللہ سندھو ایڈووکیٹ اور صاحبزادہ پیر سید وسیم الحسن نقوی ایڈووکیٹ اور دیگر نے بھی اظہار خیال کیا۔

(ہفت روزہ بزم ابرار 29 اکتوبر 2010ء)

صاحبزادہ سید شبیر حسین شاہ کی مسکراتے چہرے والی تصویر کی ریکارڈ فروخت

کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مر جاؤں گا
میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا

صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کی مسکراتے چہرے والی تصویر کی ریکارڈ فروخت' تصویر بڑی کروا کر عقیدت مندوں نے دکانوں' گھروں میں سجالی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ شاہ صاحب کے چہرہ پر مسکراہٹ تھی۔

(ہفت روزہ نوائے حافظ آباد 16 اکتوبر 2010ء)

کون تیرا جواب لائے گا

تحریر: مظہر وڑائچ وائس چیئرمین پریس کلب حافظ آباد

صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی ذات میں انجمن تھے۔ مرحوم کا حسن خطاب وگفتگو سامنے والے کو گرویدہ کر لیا کرتا تھا۔ شاہ صاحب کی ناگہانی وفات پر پاکستان اور دنیا بھر سے لاکھوں افراد کے رونے کی آوازیں آئیں اور راقم کو آج تک جتنے بھی اہم

marfat.com

واقعات وحادثات ہوئے۔ ان میں سب سے زیادہ فون شاہ صاحب کی وفات کے متعلق تھے۔ مجھے شاہ صاحب کے ساتھ مختلف تقریبات میں گزار ہوئے لمحے بڑی شدت سے یاد آتے ہیں۔ شاہ صاحب ہمدرد و خیر خواہ مہمان نواز ہونے کے ساتھ ساتھ زندہ دل شخصیت تھے۔ بڑوں میں بڑے جوانوں میں جوان اور بچوں میں بچے نظر آتے۔ یہ وہ خوبیاں ہیں جو ہر کسی میں نہیں ہوتیں۔ میرے محسن سیّد مصدق حسین غزنوی بڑے سخت دل اور ہر ایرے غیرے کو کبھی قبول نہیں کرتے۔ لیکن شاہ صاحب کی وفات پر وہ جس درد سے بار بار روئے وہ نہ بھولنے والا منظر ہے۔ شاہ صاحب کا ایک فقرہ This is a part of life'' کبھی نہ بھولنے والا ہے اور یہ ان کے منہ ہی سے بجتا تھا۔ مرحوم بردبار صلح جو معاشرہ و مذہب کے بھائی چارے کے حامی تھے۔ جس کی بدولت ہر مکتبہ فکر اور مذہب کے لوگ ان کے قدردان تھے۔ بعداز وفات مرحوم کی خوبیوں کے کئی واقعات سامنے آئے ہیں۔ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ شاہ صاحب روزانہ غریب و نادار بیوگان کو پردے میں ان کے گھروں کے اخراجات تک دیا کرتے تھے اور وہ لوگ مجھے وفات کے موقع پر زاروقطار روتے نظر آئے۔ شاہ صاحب کی نماز جنازہ میں لاکھوں افراد کی شرکت نے یہ ثابت کر دیا کہ دنیا ان سے کتنی عقیدت رکھتی تھی۔ راقم نے پچاس سالہ زندگی میں اتنا بڑا جنازہ نہ دیکھا۔

(ہفت روزہ نوائے حافظ آباد 16 اکتوبر 2010ء)

پیر سیّد شمس الرحمٰن مشہدی خطیب آستانہ عالیہ سیال شریف کا منظوم خراج تحسین

جب زباں پر میری سرکار کا نام آتا ہے
آسمانوں سے فرشتوں کا سلام آتا ہے
دور تک وقت کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں
جب کبھی ان کے غلاموں کا غلام آتا ہے۔

......☆......

marfat.com

ہر کسے لئی شفقتاں تے پیار سن شبیر حسین
سچے سچے عاشق سرکار سن شبیر حسین
بارگاہِ حیدر کرار دے مقبول خاص
عظمت کردار دا مینار سن شبیر حسین
مسکراندا مکھ تے اکھاں وچ انوکھی لاٹ سی
صورت و سیرت دا اک شاہکار سن شبیر حسین
مشہدی شاہ اوہدا ٹرنا جگ دی رونق لے گیا
دردیاں دے بھانبڑاں لئی ٹھار سن شبیر حسین

(ہفت روزہ بزم ابرار 12 اکتوبر 2010ء)

خراج عقیدت

سید شبیر شاہ اک مرد کبیر تھا
یورپ اور عرب و عجم میں حق کا سفیر تھا
رکھتا تھا دل میں حب نبی حب اولیاء
وہ میاں صاحب شرقپور شریف کا خالص مرید تھا
عزت مآب اعلیٰ خطیب مسلک کا ترجماں
وہ کاروان اہلسنت کا امیر تھا
علم و فنون میں اسے حاصل تھا امتیاز
وہ جان بزم علماء تھا عالم کبیر تھا
اس کے فیوض سے ہوا ہر ایک فیض یاب
جو علم و معرفت کا اک بحر کبیر تھا

marfat.com

خطابت کا شہنشاہ' سواد اعظم کا ترجماں

وہ مرد حق آگاہ تھا روشن ضمیر تھا

کیا کیا بیاں ہوں خوبیاں اس خوش خصال کی

اپنی مثال آپ تھا وہ بے نظیر تھا

شاہین کی دعا ہے اسے جنت نصیب ہو

خلد بریں میں اپنے نبی ﷺ کے قریب ہو

(حبیب اللہ شاہین حافظ آباد)

ایک عہد ساز شخصیت...... سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: ضمیر الحسن شاہ حافظ آبادی

عالم اسلام کا عظیم خطیب جس نے نصف صدی تک دنیا کے کونے کونے میں اپنی سحر انگیز خطابت کے ڈنکے بجائے اور لاکھوں متلاشیان حق کے سینوں کو محبت رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ عظمت صحابہ واہلبیت سے لبریز کیا۔ وہ 16 اکتوبر 2010ء کی دوپہر کو دنیا بھر میں اپنے لاکھوں عقیدت مندوں کو داغ مفارقت دیکر راہی ملک عدم گیر ہو گئے۔ پیر سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کا جنازہ اٹھا تو انسانوں کا ایک سمندر امڈ آیا۔ ملک کا کوئی شہر ایسا نہ ہوگا جہاں سے علماء ومشائخ اور آپ کے عقیدت مندوں نے نماز جنازہ میں شرکت نہ کی ہو۔ اس وقت راقم کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر یاد آ رہا تھا۔

شبیر تیرے مرنے پہ ہر سو شور مچ جائے گا

دیکھو کے الوداع کہنے سرکار تشریف لائیں گے

پیر سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ 1947ء میں گوجرانوالہ کے قصبہ منڈیالہ تیگہ میں پیر سیّد نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپکو دینی تعلیم کیلئے دارالعلوم بھکھی شریف میں داخل کروا دیا گیا۔ جہاں آپ نے درس نظامی کی باقاعدہ

marfat.com

تعلیم حاصل کی۔

آپ کچھ عرصہ جامعہ سراج العلوم گوجرانوالہ میں بھی زیر تعلیم رہے۔ دینی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے 1971ء میں حافظ آباد کو اپنی دینی، ملی، سیاسی سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔ یہاں آپ نے مرکزی جامع مسجد الفاروق میں خطابت کو عام خطباء اور واعظین کے برعکس ایک نئی جہت دیتے ہوئے شروع کیا۔ آپ کے منفرد طرز خطابت خوش الحانی اور سحر انگیز آواز کی وجہ سے دیکھتے ہی دیکھتے یہاں عشاقان کا تانتا بندھنے لگا۔ واقعہ کربلا کو آپ نے ایسے دل سوز انداز میں بیان کیا کہ لاکھوں عشاقان کی آنکھوں سے آنسوؤں کا نہ رکنے والا سیلاب آج تک جاری وساری ہے۔ ملک کے کونے کونے اور شہر شہر سے لوگ آپ کی جادو بھری آواز کی شعلہ نوائی اور منفرد طرز خطابت کو سننے کیلئے دیوانہ وار یہاں آتے اور پھر اپنے قلوب کو عشق رسول ﷺ، محبت صحابہ واہلبیت سے لبریز کر کے واپس لوٹتے۔ آپ کی آواز میں پیر ہند خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی فارسی کی یہ رباعی بلند ہونے لگی۔

شاہ است حسینؓ بادشاہ است حسینؓ
دین است حسینؓ دین پناہ است حسینؓ

اس عالمگیر شہرت کے باوجود آپ ہمہ وقت دامن مصطفیٰ ﷺ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے تھامے دکھائی دیتے۔

اکثر فرماتے۔

باوقار بنا عزت و شہرت پائی
جو بھی شبیر بنا آقا تیرے گن گانے سے

ایسے حالات نہ تھے کہ جاتا میں جنت
گزر گیا نار سے آقا تیرے فرمانے سے

آپ نے امریکہ، فرانس، کینیڈا، انگلینڈ، یورپ اور مشرقی وسطی سمیت دنیا کے

marfat.com

بیسیوں ممالک کے تبلیغی دورے کر کے وہاں نہ صرف اپنی خطابت کا لوہا منوایا بلکہ بیشار غیر مسلموں کو اسلام کی دولت سے مالا مال بھی کیا۔ امریکہ کی ریاست نیو جرسی میں میئر کی جانب سے پیر سید شبیر حسین شاہ مدظلہ کو Key of State اور تعریفی سرٹیفکیٹ کے ساتھ ساتھ ایوارڈ دیا گیا جبکہ دیگر یورپی ممالک میں بھی آپ کی خدمات جلیلہ کے اعتراف میں انہیں مختلف ایوارڈز سے نوازا جاتا رہا۔ آپ نے کئی بار امریکہ اور دیگر یورپی ممالک میں عید میلاد النبی ﷺ کے جلوسوں کی قیادت بھی کی اور میلاد النبی ﷺ کے موضوعات پر منعقدہ متعدد سیمینار اور کانفرنسوں سے خطاب بھی کیا۔

1974ء میں قادیانیوں کیخلاف تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا تو آپ نے اس تحریک میں اپنے خوش گلو اور جوشیلے پن کی وجہ سے جان ڈال دی۔ آپ کے خطابات کو سننے کیلئے لوگ ایسے بیٹھ جاتے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ اسی طرح 1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں آپ نے مجاہدانہ کردار ادا کرتے ہوئے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ آپ کو اس دوران کئی پیشکشیں بھی ہوئیں لیکن آپ ہمیشہ جواب دیتے۔

وہ تھوکتے نہیں ہیں تخت سکندری پر
بستر لگا ہوا ہے جن کا سرکار تمہاری گلی میں

پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی نے 1988ء میں پاکستان عوامی محاذ کے پلیٹ فارم پر ٹریکٹر کے نشان سے حلقہ 97 حافظ آباد سے الیکشن لڑا جبکہ دوبارہ آپ نے مسلم لیگ (ن) کی ٹکٹ پر اسی حلقہ سے الیکشن میں حصہ لیا۔ 1993ء کے انتخابات میں میاں محمد نواز شریف سابق وزیر اعظم نے آپ کے خطابات سے متاثر ہو کر انہیں اپنی ملک گیر انتخابی مہم میں بھی اپنے ساتھ رکھا۔ آپ فرماتے تھے۔

ٹوٹے دلوں کے سہارے محمدؐ
بے چاروں کے ہیں چارے محمدؐ

marfat.com

مجھے دنیا والو لاوارث نہ سمجھو
وارث ہیں میرے پیارے محمدؐ
قبر و حشر اور پل سے گزرتے
لگاؤں گا میں تیرے نعرے محمدؐ
شبیر کی آرزو بس یہی ہے
کہ کبھی گھر میں آؤ ہمارے محمدؐ

پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی نے تبلیغ دین کے سلسلہ میں لاکھوں میل کا سفر طے کیا۔ آپ نے 25 سے زائد کتب تصانیف کیں۔ جن میں قرآن پاک کی تفسیر، شرح بخاری اور حقوق والدین پر سفیر امن نمایاں ہیں۔

دنیا کے کونے کونے میں گونجنے والی آواز خاموش ہونے پر جب پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ اٹھا تو ہر طرف سے یہ صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

(روزنامہ اوصاف لاہور 12 اکتوبر 2010ء)

سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی لاکھوں چاہنے والوں کو چھوڑ گئے

تحریر: رانا محمد ارشد

صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی گزشتہ دنوں ہم سے رضائے الٰہی سے جدا ہو گئے اپنے لاکھوں چاہنے والوں کو سوگوار چھوڑ گئے۔ شاہ صاحب اپنی بھرپور جوانی میں 1973ء کے آخر میں حافظ آباد تشریف لائے اور مسجد الفاروق میں خطابت کی ذمہ داری قبول کی 1974ء میں تحریک ختم نبوت کے دوران اللہ تعالیٰ نے انہیں حافظ آباد کی عوام کے سامنے آنے کا موقع دیا۔ دوران تحریک اپنی شعلہ بیان تقریروں کی وجہ عوام میں مشہور ہوئے سچے عاشق رسول ہونے کے ناطے ان کی تقریروں میں ایک کشش پائی جاتی تھی۔ ان کی تقریروں

marfat.com

میں سچے عاشق رسول کی سچی جھلک نمایاں ہوتی تھی۔تحریک میں مولانا نصر اللہ بھٹی' مولانا الطاف خاں جامعہ مسجد قدیم والے' مولانا محمد یوسف چشتی' میاں محمد یوسف تہامی' مولانا عبدالستار انصاری' حکیم مولانا محمد ابراہیم' مولانا محمد داؤد نتوی' میاں محمد صدیق بھٹی ایڈووکیٹ' مولانا محمد شریف' لیاقت علی زوار کھنو' ممتاز حسین ڈوگر' حکیم اخلاق احمد' محمد انور قادری نمایاں کردار کے ساتھ صف اوّل میں شامل تھے شاہ صاحب تقریر کرتے تو مجمع پر سکتی تاری ہو جاتا رات سے سحر ہونے تک حاضرین کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا جاتا تھا۔شاہ صاحب کی تقریر آخر میں کروائی جاتی تھی کیونکہ مجمع ان کی تقریر سننے کا شدت سے متمنی ہوتا تھا اس تحریک میں شاہ صاحب کی تقریریں اتنی پر اثر تھیں کہ دنوں ہی دنوں میں اللہ تعالیٰ نے انہیں بام عروج پر پہنچا دیا اور ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر قبلہ شاہ صاحب کا نام عام ہو گیا۔شاہ صاحب کو اس تحریک میں اللہ تعالیٰ نے ایک ہیرو کے کردار سے بھی نوازا۔شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے جو عروج دیا وہ شاید ہی کسی کے حصہ میں آتا ہے۔تحریک ختم نبوت کے دوران ایک مقدمہ قتل کے الزام میں جیل بھی جانا پڑا۔اس دوران میاں محمد صدیق بھٹی ایڈووکیٹ' خالد محمود تہامی ایڈووکیٹ' ڈاکٹر حبیب اللہ چیمہ' مولانا عبدالستار انصاری' حاجی محمد امین بھٹی' نذیر احمد بٹ' میاں محمد بشیر آرے والے' قاضی حکیم محمد اقبال' نصر اللہ ہنجرا ایڈووکیٹ' محمد علی بوگرا' ڈاکٹر میجر غلام نبی بھی ان کے ساتھ جیل میں رہے شاہ صاحب کو مقبول عرب وعجم بھی کہا جاتا ہے واقعہ کربلا بیان کرتے کہ روتے روتے ان کی ہچکی بند جاتی اس وجہ سے انکو اندرون اور بیرون ملک بہت شہرت ملی اس لئے ان کو مقبول عرب وعجم بھی کہا جاتا ان کے نام کے ساتھ حافظ آبادی لکھا جاتا تھا جس کی وجہ سے حافظ آباد کی پہچان اندرون ملک اور بیرون ملک ہوئی شاہ صاحب نے متعدد کتابیں لکھیں خطابت میں وہ اپنی مثال آپ تھے اندرون ملک اور بیرون ملک واقعہ کربلا پر بیشمار تقریریں کیں یہ واقعہ کربلا ان کی پہچان بن گیا حافظ آباد کو پر امن بنانے میں ان کا اہم کردار ہے۔جس کی وجہ سے ضلع حافظ آباد مذہبی طور پر پرامن رہا تمام

marfat.com

مکاتب فکر کے علماء کیساتھ رابطے رکھتے ان کا احترام کرتے مذہبی شخصیت کے علاوہ سیاست سے بھی تعلق رکھتے تھے علاقہ کی سیاست ان کے گرد گھومتی تھی علاقہ کے سیاست دان ان کے پاس اپنے مفادات کے تحفظ اور ان کی شخصیت کو کیش کرانے کیلئے حاضری دیتے تھے مگر ذہنی طور پر ان کی شہرت اور بے باکی نڈر شخصیت سے درپردہ خالف تھے۔ حافظ آباد میں کوئی افسر دورہ پر شاہ صاحب سے ملاقات کئے بغیر اپنا دورہ نامکمل اور ادھورا سمجھتا۔ گورنر پنجاب خالد مقبول حافظ آباد خصوصی طور پر ان سے ملاقات کر کے گئے۔ سماجی کاموں میں بھی دل کھول کر حصہ لیتے تھے کئی غریب لوگوں کا وظیفہ مقرر کر رکھا تھا۔ شاہ صاحب کی وفات پر حافظ آباد شہر کی تمام دکانیں اور بازار بند رہے تقریباً ایک 3 کلومیٹر کے راستہ میں حافظ آباد کے شہریوں نے خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے منوں پھول کی پتیاں ان کی میت پر نچھاور کی گئیں۔ نماز جنازہ میں ملک بھر سے لاکھوں افراد نے نماز جنازہ میں شرکت کی جس کی اس سے قبل حافظ آباد میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

(روزنامہ جناح لاہور 18 اکتوبر 2010ء)

آہ! حضرت پیر سیّد شبیر حسین شاہ نقوی سفر آخرت

تحریر: شہید احمد انصاری

نشان مرد مومن باتو گویم
چوں مرگ آید تبسم برلب اوست

قبلہ پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر ملال کی خبر پورے ملک میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی 17 اکتوبر 2010ء کی صبح سورج کی تمازت و تپش زیادہ تھی جو وقت کے ساتھ بڑھتی رہی۔ فضاء سوگوار اور ماحول اداس اداس نظر آ رہا تھا شہر کا بچہ بچہ بوڑھا اور جوان آبدیدہ پرنم اور بادل پرغم مرکزی جامع مسجد الفاروق ونیکے روڈ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ دوسرے شہروں سے آنے والوں کا بھی تانتا بندھا ہوا تھا دیکھتے ہی دیکھتے مسجد کے اردگرد

marfat.com

لوگوں کا جم غفیر بن گیا صبح ہی سے زیارت کرنیوالوں کی ایک لمبی قطار دور تک لگ گئی جو اپنے محبوب خطیب' بلند پایہ مصنف' عاشق مدینہ' عظیم روحانی شخصیت' اسلام کے بطل حریت' شیخ طریقت اور اپنے عظیم محسن وعربی کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے بے تاب تھے۔ کملی والے آقا ﷺ کے یہ غلام کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے آگے بڑھتے جاتے کثرت ہجوم کی بناء پر قبل از وقت ہی جنازہ اٹھانا پڑا' غلامان مصطفیٰ کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر کلمہ طیبہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ﷺ کے عاشق صادق کے جنازے کے ساتھ میونسپل اسٹیڈیم کی گراؤنڈ کی جانب رواں دواں تھا ہر آنکھ اشک بار اور ہر دل بے قرار تھا کچھ ایسی کیفیت دکھائی دیتی تھی کہ

شبیر میرے مرنے پہ ہر سو اک شور مچ جائے گا دیکھو گے
کہ کہنے الوداع مجھ کو میری سرکار تشریف لائیں گے

جنازے میں شرکت کرنیوالوں کی کیفیت دیدنی تھی ہر شخص جنازے کو کندھا دینے کیلئے بے تاب دکھائی دیتا تھا۔ رہائش گاہ سے میونسپل اسٹیڈیم تک تقریباً تین کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ پیدل طے کیا گیا۔ شدید گرم موسم کے باوجود زندہ دلان حافظ آباد کا یہ عظیم الشان اجتماع اپنے محبوب خطیب سے انمول محبت کا ثبوت تھا۔ جنازہ کو کندھا دینے اور ہاتھ لگانے کی سعادت ہر کوئی حاصل کرنا چاہتا تھا' بے شمار لوگ موسم کی تمازت سے بے نیاز ننگے پاؤں جنازے میں شریک تھے۔ جنازہ جب میونسپل اسٹیڈیم گراؤنڈ کی طرف پہنچا تو اسٹیڈیم کی گراؤنڈ پہلے ہی لاکھوں لوگوں سے بھری پڑی تھی صفوں کی ترتیب بگڑ گئی اور تمام انتظامات بے سود نظر آنے لگے۔ مائیک پر بار بار اعلانات ہو رہے تھے کہ علماء ومشائخ کی صفیں خالی کر دی جائیں مگر یہاں عجب منظر ہے کہ تا حد نگاہ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کے سامنے میونسپل اسٹیڈیم کی گراؤنڈ اپنی کشادگی اور وسعت کے باوجود تنگی داماں کی شکایت کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی نماز جنازہ میں ہر مکتبہ فکر کے لوگ شامل تھے۔ علما ومشائخ کی ایک کثیر تعداد مقتدر سیاسی وسماجی شخصیات وکلاء' ڈاکٹر' اساتذہ اور کاروباری حضرات کی

marfat.com

ایک طویل فہرست ہے سیکورٹی کے وافر انتظامات بھی ناکافی دکھائی دے رہے تھے۔انتظامیہ ہجوم عاشقاں کے سامنے بے بس ہوگئی۔نماز جنازہ ادا کرنے والوں کی تعداد لاکھوں میں تھی اور یہ حافظ آباد کا تاریخ ساز جنازہ تھا۔جنازہ میں طمانیت کے ساتھ ساتھ اک خاص قسم کی روحانی کیفیت بھی موجود تھی جس کو صرف اہل نظر ہی جان سکتے ہیں۔صفوں کو درست کرنے کا اعلان کر دیا گیا اور آپ کی نماز جنازہ عظیم روحانی مرکز آستانہ عالیہ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ میاں محمد ابوبکر شرقپوری مدظلہ العالی نے پڑھائی۔

جنازہ کے بعد کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کا چہرہ مزید نکھرا نکھرا اور تروتازہ دکھائی دے رہا تھا۔آپ اپنے خطابات میں اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

مرن تو پچھوں بے کر میرا چہرہ ہو جائے تازہ
سمجھ لینا محبوب میرے نے پڑھیا آن جنازہ

آپ کی مرقد منور مرکزی جامع مسجد الفاروق جہاں آپ 38 سال سے زائد عرصہ تک خطابت کے موتی لٹاتے رہے مینار سے ملحقہ جگہ پر بنائی گئی ہے۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدند
خدا رحمت کنند ایں عاشقاں پاک طینت را

(ہفت روزہ بزم ابرار 12 اکتوبر 2010ء)

عالم اسلام کے خطیب پیر سید شبیر حسین شاہ کی حسین یادوں کے تذکرے

تحریر: سید محمد ضمیر شاہ (ایم اے)

بہت کم لوگ ہوں گے جنہیں پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی جیسا عروج نصیب ہوا ہوگا۔آپ نے جس ٹھاٹھ باٹھ اور عزت و وقار سے زندگی گزاری وہ آپ کا ہی خاصہ تھی۔ ہر روز ملک کے کسی نہ کسی خطے میں ہزاروں لاکھوں لوگوں کا مجمع آپ کے حسین چہرے کی جھلک تکنے کیلئے بیتاب رہتا کئی کئی گھنٹے لوگ آپکی راہوں میں والہانہ استقبال کیلئے کھڑے

marfat.com

دکھائی دیتے۔ آپ گاڑی سے اترتے تو پھولوں کی پتیاں نچھاور ہونے لگتیں۔ لوگ دیوانہ وار ہاتھ چومتے اور مستانہ وار آپ کی شان میں فلک شگاف نعرے لگاتے۔ اسٹیج پر لے جاتے جہاں آپ کے تقریر شروع کرتے ہی رحمت خداوندی کی بارش کے ساتھ ساتھ نوٹوں کی بارش ہونے لگتی۔ تقریر ختم ہوتی تو انواع واقسام کے کھانے آپ کا طواف کر رہے ہوتے۔ آپ نے ملک کے طول وعرض میں اجتماعات کے جو ریکارڈ قائم کیے وہ آج تک کوئی نہ توڑ سکا ہے۔ دنیا بھر میں آپ کی جادو بھری اور پرتاثر آواز کی کیسٹیں چلنے کے ریکارڈ کو بھی کوئی نہ توڑ سکے گا۔ جب اس بانکے خطیب کا جنازہ اٹھا تو یہاں بھی وہ اجتماع کا ایسا ریکارڈ قائم کر گئے جو شاید اب کسی سے کبھی ٹوٹ نہ سکے۔

پیر سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی پر خداوند کریم اور اس کے پیارے محبوب ﷺ کچھ ایسے مہربان تھے کہ آپ جہاں بیٹھ جاتے وہاں مجمع لگ جاتا۔ جہاں سے آپ اٹھ جاتے مجمع ٹوٹ جاتا۔ ملک بھر میں بڑے بڑے اسٹیجوں پر نامور شخصیات اور قائدین آپ کے بعد تقریر کرنے سے گھبراتے' خوف یہ ہوتا کہ اگر شاہ صاحب نے تقریر پہلے کر لی تو ہمیں بعد میں کون سنے گا۔

1985ء کا واقعہ ہے دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں آل پاکستان یارسول اللہ ﷺ کانفرنس ہو رہی تھی۔ جہاں ملک بھر سے لاکھوں عاشقان رسول آئے ہوئے تھے۔ یہاں شرکاء کانفرنس نے بادشاہی مسجد میں جانا تھا۔ مارشل لاء لگا ہوا تھا گورنر کے حکم پر گنج بخش روڈ سے بادشاہی مسجد رکاوٹیں کھڑی کر کے پولیس کی بھاری نفری تعینات کی جا چکی تھی۔ حزب الاحناف اور گنج بخش روڈ پر مجمع کنٹرول نہیں ہو رہا تھا۔ مولانا احمد علی قصوری' حاجی محمد فضل کریم اور علامہ سیّد محمود احمد رضوی جیسی شخصیات اسٹیج پر آ کر اعلان کرتی ہیں کہ سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی بس پہنچنے والے ہیں۔ آپ بیٹھ جائیے جس پر مجمع کچھ دیر کیلئے بیٹھ جاتا لیکن پھر لوگ شاہ صاحب کے دکھائی نہ دینے پر اٹھ کھڑے ہوتے صبح 10 بجے سے شام

marfat.com

4 بجے تک بڑے بڑے نامور مقرر علماء و خطباء شاہ صاحب کی آمد کا بتا بتا کر اپنا بیان جاری رکھتے رہے۔ کانفرنس کے آخر میں پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کو کاندھوں پر اٹھا کر اسٹیج پر لایا گیا تو آپ کی آمد کے اعلان کے ساتھ ہی لوگوں کی پنڈال کی طرف دوڑیں لگ گئیں۔ قبلہ شاہ صاحب نے اس موقع پر بابا نانک کے اشعار سے اپنی تقریر کا آغاز کر کے لوگوں کے قلوب کو ایسا گرمایا کہ دیکھتے ہی دیکھتے سیلاب کے ریلہ کی طرح مجمع نے گنج بخش روڈ سے تمام رکاوٹیں اور ناکے ختم کر ڈالے جس کے بعد مجمع نے بادشاہی مسجد پہنچ کر یا رسول اللہ ﷺ کانفرنس منعقد کی۔

پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ بیباکی اور صاف گوئی میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ ایک بار رقم ان کے ہمراہ الیکشن کے موقع پر ایم پی اے کے ٹکٹ کے حصول کیلئے لاہور گیا۔ جب بورڈ نے شاہ صاحب کو انٹرویو کیلئے اندر بلایا تو شرکاء بورڈ میں سے کسی نے آپ کے مزاج کے خلاف کوئی بات کہہ دی۔ جس پر آپ بورڈ پر یہ کہتے ہوئے برس پڑے کہ آپ یہاں جتنے بھی بیٹھے ہیں شاید آپ میں سے کوئی کونسلر بھی منتخب نہ ہو سکے۔ میں سید شبیر حسین شاہ ہوں **I am syed Shabir Shah** جسے سننے اور دیکھنے کیلئے ہر روز ہزاروں لوگ منتظر رہتے ہیں مجھے ایسی ٹکٹ کی کوئی ضرورت نہیں جس پر بورڈ کے ممبران نے شاہ صاحب کی منت سماجت کر کے ہمیں کھانا کھلایا۔

پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ مرنجا مرنج اور باغ و بہار شخصیت کے مالک تھے۔ ایک بار شاہ صاحب رقم کو لاہور کے بڑے ہوٹل میں کھانا کھلانے کیلئے لے گئے تو ویٹر نے بیٹھتے ہی کھانوں کی فہرست پیش کی تو آپ نے اسے تیتر، بٹیر کا گوشت لانے کو کہا۔ جب وہ کھانا لے آیا تو آپ کی ظرافت کی حس پھڑکی۔ آپ اس سے گویا ہوئے کہ برخوردار آج ہمارے ساتھ ڈبل زیادتی ہو رہی ہے۔ بیرا رک کر پوچھنے لگا' سر کیسے؟ تو شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ بھئی ہم مولوی ہیں مفت کھان بلے آں' تے چوکھا چنگا کھان بلے

marfat.com

آں' آج تساں پیسے وی لینے نے' تے کھانا وی من کے دے رہے اور (ہم مولوی ہیں اور ہمیں مفت کھانے کی عادت ہے' بہت زیادہ کھاتے ہیں جبکہ تم کھانا بھی قیمتاً دے رہے اور ناپ تول کر دے رہے ہو) جس پر وہ آپ کی خوش طبع پر مسکراتے دیئے' گوشت کا ایک اور ڈونگا لے آیا۔

پیر سیّد شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود اپنے دوستوں کا بہت خیال رکھتے۔ تین چار سال قبل راقم آپ کے ہمراہ تاندلیانوالہ کے قریب سابق ڈی پی او سیّد پرویز اختر قندھاری کے بیٹے کی شادی میں شرکت کے بعد گاڑی میں واپس آ رہا تھا کہ فرمانے لگے اگرچہ دیر ہو گئی ہے لیکن فیصل آباد کے قریب کھرڑیانوالہ میں مولانا محمد فاضل جو کہ آپ کے دیرینہ دوستوں میں سے تھے ان کی عیادت ضرور کرنی ہے۔ جب ہم ان کے گھر پہنچے تو وہ بہت علیل تھے۔ شاہ صاحب نے اپنے ملازم سے دو کریٹ سیب منگوائے اور سیبوں کے ساتھ نقدی بھی ان کی خدمت میں پیش کی۔ واپسی پر کہنے لگے ضمیر شاہ جی یہ لوگ ہی ہمارا سرمایہ ہیں۔ راقم کو جو محبت' پیار اور عزت و توقیر آپ نے دی وہ اپنی زندگی کا سرمایہ سمجھتا ہوں۔ رات کو آپ اکثر فون کر کے بلاتے پھر ساری ساری رات ان کی معیت میں گزر جاتی۔ اب سوچتا ہوں کہ کون میرے جیسے عاجزوں کو بلایا کرے گا اور کون ہمارے ناز اٹھایا کرے گا۔

شاہ صاحب کے دم سے تھیں ہماری محفل کی رونقیں
جو موت کو بھی زندگی سے ہمکنار کر گئے

خیال میں کھلی رہیں گی آپ کی مسکراہٹیں
کہ راستہ بہار کا وہ استوار کر گئے

یہ ضمیر کو یقین ہے گئے ہیں وہ بہشت میں
کہ زندگی میں نیکیاں وہ بے شمار کر گئے

marfat.com

(ہفت روزہ بزم ابرار 12 اکتوبر 2010ء)

بادشاہ

تحریر: ڈاکٹر سلیم حسین امین ہسپتال حافظ آباد

بادشاہ مختلف ہوتے ہیں کچھ ملکوں کے کچھ شہروں کے اور کچھ نگری کے بادشاہ کی تعریف یوں تو ہر کوئی اپنے الفاظ میں کرے گا مگر معانی میں بادشاہ اس کو کہتے ہیں۔ جس میں سب خوبیوں کا اہلیت ہو مثلاً اگر وہ ملک کا بادشاہ ہے تو اس میں ملک چلانے کی خوبی ہو اگر شہر کا ہے تو شہر کو اگر گھر کا ہے تو گھر کو چلانے کا ہنر ہو اپنے فن کی معراج پر پہنچنے والے انسان کو بھی بادشاہ کہتے ہیں ملک میں یا شہر میں یا پھر گھر میں بادشاہ صرف ایک ہی ہوتا ہے۔

آج جس بادشاہ کا ذکر ہو رہا ہے وہ اپنی ذات میں مکمل اپنے فن کی معراج پر اپنے جذبے کی انتہا پر اپنے واضع کی اداء پر ایسی گرفت کہ پتھر سے پتھر دل بھی موم ہو کر آنسو بہانے پر مجبور ہو جائے۔ جب وہ شوق مصطفیٰ، معراج مصطفیٰ ﷺ اور نعت سرائی میں اپنی لئے نکالے تو ایسا مدہوش ہو کر اسے اپنی بھی ہوش نہ رہے اور نواسہ رسول پر ایسا نقشہ کھینچے کہ سننے والا مدہوش ہو جائے بے قابو ہو جائے اور چیخیں مار مار کر ایسا روئے کہ جیسے واقعہ کربلا بیان کر رہا ہوں جیسے وہ خود وہاں پر موجود ہو اور واقعہ کے پل پل اور ذرے ذرے لمحے لمحے کی حقیقت بیان کر رہا ہو اور سننے والے اس بیان زبان پر صدقے واری جا رہی ہو اور بیان کرنے والے کو اپنے آپ کا اپنے اردگرد کے ماحول کا کچھ پتہ نہیں کچھ خبر نہیں بس آنکھوں سے آنسو کی لڑی جھڑ رہی ہے اور زبان پر سوز و گداز جاری ہے کہیں آواز اپنی لئے میں ڈوب رہی ہے تو کہیں جذبہ مستی بن کر گونج رہی ہے اور سامعین میں ایسا سناٹا چھا جاتا ہے کہ گمان ہو کہ جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔ 25.30 سال سے شاہ صاحب ایک ہی مسجد میں ذات مصطفیٰ، عشق مصطفیٰ، معراج مصطفیٰ، ذکر مصطفیٰ ﷺ کے ایک ایک پہلو پر کمال درجے کا بیان گزاری اور واقعہ کربلا، شہدائے کربلا پر ایسی نوحہ گریزی کہ جس کی وجہ سے نہ صرف پاکستان

marfat.com

کے شہر شہر بلکہ گاؤں گاؤں میں نام گونجا بلکہ بیرون ممالک میں بھی آپ کا نام روشن ہوا اور لوگوں کا ایک ہجوم آپ کے دیدار اور بیان سننے کیلئے اُمڈ آتا۔ شاہ صاحب کی لئے اور گونج نے آپ کو دل کا مریض بنا دیا تھا۔ ڈاکٹروں نے بار بار منع کیا کہ شاہ صاحب جوش جنون خطابت میں کچھ نرمی لائیں مگر دل کی انجیوگرافی کے باوجود جوش جذبہ' جنون عشق مصطفیٰ میں کمی نہ لائی جاسکی۔ شاہ صاحب کہتے تھے کہ اس سے بڑھ کر کیا خوش نصیبی ہوگی کہ لئے کے دوران کی زندگی کی لئے ٹوٹ جائے اور جذبہ عشق مستی مصطفیٰ میں جان روٹھ جائے۔

شاہ صاحب کے بیان سننے والوں کا یہ عالم تھا کہ لوگ مہینوں کی تاریخ لینے کیلئے آپ کے گھر اور مسجد کے چکر لگاتے۔ چند ماہ پہلے شاہ صاحب کو ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ شاہ صاحب کو دل کی شدید تکلیف ہے جو جان لیوا بھی ہوسکتی ہے۔ اب ان کو فوراً لاہور شفٹ کریں۔ شاہ صاحب فوراً بولے دیکھو ڈاکٹر صاحب میں نے ابھی نہیں مرنا کیونکہ میری موت اس وقت ہوگی جب میں مدینہ میں ہوں گا یا پھر مدینے والے کی مجھے زیارت ہوگی اور اس وقت ان دونوں کیفیتوں میں کوئی بھی نہیں۔ کہتے ہیں انسان جب اس دنیا میں آتا ہے تو وہ روتا ہے اور دنیا والے ہنستے ہیں مگر جب کوئی نیک انسان اس دنیا سے جاتا ہے تو دنیا روتی ہے اور وہ انسان ہنستا ہے ایسا ہی شاہ صاحب کے ساتھ ہوا کہ وہ جب اس دنیا سے جارہے تھے ہنس رہے تھے اور دنیا رو رہی تھی۔ اس کی گواہی شاہ صاحب کے دیدار کی آخری تصویر دے گی۔ شاہ صاحب کو فن خطابت معراج خطابت پر زندگی میں ہی خطاب سے نوازا گیا۔

''سنیوں کا بادشاہ' شبیر شاہ...... شبیر شاہ

وہ بادشاہ تھے' بادشاہ ہیں اور بادشاہ رہیں گے۔ کسی بزرگ کا قول ہے کہ انسان کی موت اس کی زندگی کا حاصل ہوتی ہے کہ وہ زندگی میں کیسا تھا۔ اس کی زندگی کیسی تھی۔ اس نے زندگی میں کیا کمایا اور زندگی نے اس کو کیا دیا۔ شاہ صاحب کا جنازہ دیکھ کر کہا جاسکتا ہے

marfat.com

کہ جس نے ذکر مصطفیٰ کو بلند کیا زندگی نے اس کی موت کو عظیم کر دیا کہ جس نے زندگی میں ذکر مصطفیٰ، عشق مصطفیٰ کو سر کا تاج بنایا۔ اس کو زندگی نے موت کا بادشاہ بنا دیا ایسے بادشاہ کی عظمت کو سلام اس کے فن خطابت کو سلام اس کے ہر ایک بیان اسلام کو سلام اس کے جنازے کو سلام جس کو ضلع حافظ آباد کا سب سے بڑا جنازہ ہونے کا شرف حاصل بلکہ پاکستان کے چند بڑے بڑے جنازوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

(روزنامہ سماء لاہور 16 اکتوبر 2010ء)

پیر سید صاحبزادہ شبیر حسین شاہ نقوی رحمۃ اللہ علیہ کا سفر

میاں صدیق بھٹی ایڈووکیٹ

صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ نقوی حافظ آبادی گزشتہ دنوں ہم سے رضائے الٰہی سے جدا ہو گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

شاہ صاحب اپنے لاکھوں چاہنے والوں کو سوگوار چھوڑ گئے شاہ صاحب محترم اپنی بھرپور جوانی میں 1973ء کے آخر میں حافظ آباد تشریف لائے اور مسجد الفاروق میں خطابت کی ذمہ داری قبول فرمائی۔ 1974ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران اللہ تعالیٰ نے انہیں حافظ آباد کے عوام کے سامنے آنے کا موقع دیا۔ دوران تحریک اپنی شعلہ بیان تقریروں کی وجہ سے عوام میں مشہور ہوئے' سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے ناطے ان کی تقریروں میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی جھلک نمایاں ہوتی تھی۔ اس تحریک میں مولانا نصر اللہ خاں بھٹی' مولانا محمد الطاف خاں جامع مسجد قدیم والے' مولانا محمد یوسف چشتی خطیب جامع مسجد گڑھی اعوان' میں محمد یوسف تہامی' مولانا عبدالستار انصاری خطیب جامع مسجد ڈھاب والی' حکیم مولانا محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد مبارک اہلحدیث' مولانا محمد داؤد نقوی خطیب جامع مسجد الفردوس' مولانا محمد یار خطیب جامع مسجد مدینہ محلہ حبیب گنج اور شاعر اسلام حکیم محمد اخلاق اور محمد انور قادری بھی نمایاں کردار کے ساتھ صف اوّل میں شامل تھے۔ شاہ صاحب تقریر کرتے

marfat.com

تھے تو مجمع پر سکتہ طاری ہو جاتا اور سحر ہونے تک حاضرین کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ شاہ صاحب کی تقریر تمام مقررین کے آخر میں کروائی جاتی تھی کیونکہ مجمع ان کی تقریر سننے کا شدت سے متمنی ہوتا تھا۔ اس تحریک میں شاہ صاحب کی تقریریں اتنی پر اثر تھیں کہ دنوں ہی دنوں میں اللہ تعالیٰ نے انہیں بام عروج پر پہنچا دیا اور ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر شاہ صاحب کا نام عام ہو گیا۔ شاہ صاحب کو اس تحریک میں اللہ تعالیٰ نے ایک ہیرو کے کردار سے بھی نوازا۔ تحریک کے دوران شاہ صاحب کو اللہ نے جو عروج دیا وہ شاید ہی کسی کے حصہ میں آتا ہے' تحریک ختم نبوت سردار دو جہاں ﷺ کیلئے تھی اور جس عقیدت' چاہت اور محبت سے شاہ صاحب شان رسالت ﷺ بیان کرتے تو تحریک کے ہیرو کا خطاب ملنا کوئی بڑی بات نہ تھی کیونکہ ہم سب آقائے دو جہاں ﷺ کے قدموں کی خاک کے لائق بھی نہ ہیں۔ اس تحریک میں جس بھی بڑے چھوٹے کارکن نے حصہ لیا اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ضرور نوازا۔

اس تحریک کا ایک اہم واقع کہ ایک رات تمام اکابرین ونیکے چوک میں بھرپور جلسہ کر کے چلے گئے تو پورے ملک کی طرح حافظ آباد میں بھی قادیانیوں کی جائیدادوں کو لوگوں نے نقصان پہنچانا شروع کر دیا تو اس وقت کے ایم پی اے سیّد فدا حسین ایڈووکیٹ اپنے چند مسلح ساتھیوں کے ساتھ سڑکوں پر نکلے مختلف مسجدوں کے دروازوں پر انہوں نے فائرنگ کی اور علماء کو برا بھلا کہا جس سے حافظ آباد کے عوام میں ان کے خلاف سخت ردعمل پیدا ہوا اور سیّد فدا حسین شاہ ایم پی اے حافظ آباد سے ہجرت پر مجبور ہو گئے۔ اس تحریک میں میرے ساتھ سیٹھ محمد منیر (آف ڈاک خانہ روڈ حافظ آباد) اور محمد حنیف ساقی (دونوں میرے ہم جماعت ہیں) پر جھوٹا اور ناجائز ایک قتل کا مقدمہ قائم کر دیا گیا۔ میں 1974ء میں میونسپل ڈگری کالج حافظ آباد سٹوڈنٹس یونین کا صدر تھا طالب علم اور تحریک کا کارکن ہونے کے ناطے بہت سرگرم اور متحرک تھا۔ شاہ مجھے پیار' محبت اور چھوٹے بھائی کی حیثیت سے ہمیشہ اپنے

marfat.com

ساتھ رکھتے' تحریک کے دوران بیرون شہر خطاب کرنا ہوتا تو مجھے ساتھ لے جانا نہ بھولتے۔ تحریک ختم نبوت کے دوران چنیوٹ کی شاہی مسجد میں عشاء کے بعد شاہ صاحب خطاب فرما رہے تھے کہ پولیس نے ان کی گرفتاری کیلئے مسجد کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو وہاں سے مجھے اور شاہ صاحب کو مسجد انتظامیہ نے بھیس بدلوا کر پولیس کے نرغے سے بمشکل نکالا یہ بات بھی تاریخ تحریک کا حصہ ہے قتل کے مقدمہ میں جب میری دوستوں کے ساتھ گرفتاری ہوگئی تو شاہ صاحب نے نہ صرف باقاعدگی سے مجھے دعاؤں میں یاد رکھا بلکہ باقاعدگی سے جیل میں ملاقات بھی کرتے رہے۔ گوجرانوالہ جیل میں ان دنوں بہت سے نامی گرامی لوگ بھی بند تھے جن میں ماجھو جوایا' بلو گھنٹا گھریا' بالا پیر کوٹیا' جگی شاہ ہے دا' ضیغم چٹھہ اور ولایت چٹھہ کے نام شامل ہیں۔ انہوں نے جب سید شبیر حسین شاہ کی تقریروں کی تحریک ختم نبوت کے حوالے سے شہرت سنی تو مجھ سے ان سے ملاقات کرنے کا کہا پھر جب بھی شاہ صاحب مجھے ملنے آتے تو یہ تمام لوگ عقیدتاً اور احتراماً شاہ صاحب کو ملتے۔ تحریک کے دوران شاہ صاحب مولانا نصر اللہ خاں بھٹی' مولانا محمد یوسف چشتی' مرزا عبدالرشید ٹھیکیدار اور مجھ سمیت ہم سب کی اکٹھی نشستیں ہونے لگیں جیل سے میری رہائی کے بعد کبھی مرزا عبدالرشید ٹھیکیدار اور کبھی شاہ صاحب کی رہائش پر نشستوں اور دعوتوں کا سلسلہ چلتا رہا۔ ابھی شاہ صاحب کا سفر جاری تھا کہ 1977ء میں تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کا آغاز ہوا۔ اس تحریک میں مولانا نصر اللہ خاں بھٹی اور مرزا عبدالرشید ہم سے علیحدہ ہو گئے تحریک میں بھی شاہ صاحب محترم نے اپنی سحر انگیز اور جادوئی تقریروں سے لوگوں کو متحرک کیا۔ پاکستان میں قومی اتحاد کے نام سے ایک تنظیم بنی جس کے حافظ آباد میں صدر مولانا عبدالستار انصاری اور میں جنرل سیکرٹری تھے اس تحریک میں بھی شاہ صاحب نے اپنی جراءت اور بے خوف' نڈر شخصیت کی بنیاد پر اپنی قائدانہ صلاحیتوں کو منوایا دوران تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ ایک جلوس کی قیادت شاہ صاحب مقامی علماء سمیت اور سیاسی قائدین چوک فوارہ میں تھے اور جلوس کا آخری حصہ محلہ حسین پورہ کی جامع مسجد

marfat.com

بلال کے پاس تھا فوارہ چوک میں جلوس کا پولیس اور مخالف سیاسی کارکنوں نے گھیراؤ کر کے جلوس کو واپس جانے پر مجبور کیا' لیکن شاہ صاحب' میاں محمد یوسف تہامی اس وقت الیکشن میں قومی اتحاد کے ایم این اے کے امیدوار چوہدری ارشاد اللہ تارڑ نے میرے اور دوسرے کارکنوں کے ساتھ مشورہ کر کے جلوس کو واپس لے جانے سے انکار کر دیا جس پر پولیس نے بے تحاشہ لاٹھی چارج اور آنسو گیس پھینکی (یہ واقعہ بھی حافظ آباد کی سیاسی تحریک میں ایک اہم باب کی حیثیت رکھتا ہے) اسی واقعہ پر مخالف سیاسی کارکنوں نے پتھراؤں اور ڈنڈوں کی بارش میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ جس سے شیخ خلیل الرحمٰن فتح گڑھی مرحوم محمد اقبال غفاری مین بازار والے شدید زخمی ہوئے ان کے علاوہ اور بہت سے کارکن بھی زخمی ہوئے جس کی وجہ سے کارکنوں میں انتہائی خوف اور مایوسی پائی جانے لگی' اسی رات چوک مسجد مبارک اہلحدیث میں قبلہ شاہ صاحب اور مسعود کھوکھر آف کامونکی نے تشدد سے پٹے اور دلبرداشتہ لوگوں اور کارکنوں میں اپنی تقریروں سے ایسا جوش و جذبہ قائم کیا کہ تمام کارکنوں نے اگلے دن بھرپور طریقہ سے تحریک میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ تحریک کے دوران بہت سے کارکنوں کی گرفتاریاں ہوئی جن میں میاں محمد یوسف تہامی اور دیگر کارکنوں کو جھنگ جیل' میرے بڑے بھائی حاجی محمد امین بھٹی کو سیالکوٹ جیل میں پابند سلاسل کر دیا گیا۔ قاضی حکیم محمد اقبال' نصر اللہ خاں ہنجرا ایڈووکیٹ اور محمد علی بوگڑہ آف چوک فاروق اعظم گوجرانوالہ پابند سلاسل تھے مولانا محمد الطاف خطیب جامع مسجد قدیم' ڈاکٹر میجر غلام نبی' ڈاکٹر حبیب اللہ چیمہ' مولانا عبدالستار انصاری خطیب جامع مسجد ڈھاب والی' مولانا عبدالشکور خطیب جامع مسجد مدینہ محلہ حبیب گنج محمد نذیر بٹ' میاں محمد بشیر کسوکے روڈ آرے والے' میاں خالد محمود تہامی' (موجودہ صدر بار) میاں نوازش علی بھٹی آف پنڈی بھٹیاں' حافظ محمد عبداللہ آف کولوتارڑ' مستری محمد صدیق آف کولوتارڑ) عابد ساقی ایڈووکیٹ کے چچا صوفی حسین احمد آف سکھیکی) (حاجی شیخ محمد اسحاق کے چھوٹے بھائی شیخ محمد یوسف المعروف ڈڈی) محمد یوسف چیمہ اور مجھے گرفتار

marfat.com

کر کے گوجرانوالہ جیل میں شاہ صاحب کے ساتھ پابند سلاسل کر دیا گیا (دوران تحریک چوہدری محمد ایوب اور شیخ محمد ابرار کی خدمات بھی قابل تحسین تھیں) ہم تقریباً ڈیڑھ ماہ سے زائد عرصہ شاہ صاحب کے ساتھ گوجرانوالہ جیل کی بیرک نمبر 4 میں رہے۔ فجر سے عشاء تک نمازیں ادا کرنے کیساتھ ساتھ قومی یکجہتی پر آپس میں گفتگو کرتے رہتے۔ شاہ صاحب نے جس طرح اپنی ولولہ انگیز تقریروں سے عوام کو گرمائے رکھا اور اسی طرح جیل میں بھی ہمارے حوصلے کسی طرح بھی پست نہ ہونے دیئے اسی تحریک میں میاں ممتاز حسین ڈوگر نے ایک نظم پڑھی تھی جس میں اس نے کہا تھا

"سن او میریا مزدور کسانا میرا مشورہ اے بیکار نہیں"

اور اس نظم کا ایک حرف بعد میں سچ ثابت ہوا اسی تحریک کے حوالے سے اس نظم کے ساتھ میاں ممتاز حسین ڈوگر نے بھی پورے پاکستان میں شہرت پائی۔ پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی صاحب ایک سچے عاشق رسول تھے۔ تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی کامیابیاں دیں کہ شاہ صاحب ترقی کی منزل در منزل طے کرتے چلے گئے اور پھر ترقی کا سفر طے کرتے کرتے ان کی آواز یورپ میں بھی گونجنے لگی یورپ میں ان کے چاہنے والے مداحوں میں پاکستانیوں کے علاوہ دوسرے ممالک کے مسلمان اور غیر مسلمان بھی شامل ہونے لگی جس کے نتیجہ میں شاہ صاحب کے ہاتھوں پر کئی غیر مسلم لوگوں نے اسلام بھی قبول کیا اور یوں شاہ صاحب کو خطیب عرب و عجم کا خطاب ملا۔ شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر ایک صلاحیت سے نوازا تھا کہ وہ جب بھی تقریر شروع کرتے۔ تقریر کرتے کرتے جونہی ذکر آقائے دو جہاں ﷺ کا ذکر ان کی زبان پر آتا تو وہ عشق رسول ﷺ میں روتے روتے وجد میں چلے جاتے اور ایسی کیفیت ہو جاتی اور آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش کے ساتھ ہچکی بندھ جاتی' جوں جوں شاہ صاحب شان رسالت بیان کرتے جاتے انکے انداز بیاں سے ایسا محسوس ہوتا جیسے اس وقت شاہ صاحب

marfat.com

بنفسِ نفیس آقائے دو جہاں ﷺ کے روضہ پر حاضر ہیں۔ شاہ صاحب جب واقعہ کربلا بیان فرماتے تھے لوگ بڑی بڑی دور سے ان کا خطاب سننے کیلئے تشریف لاتے۔ واقعہ کربلا اس انداز سے جامع اور پراثر انداز میں بیان کرتے کہ مسلک شیعہ سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی عقیدت سے سننے کیلئے آتے۔ واقعہ کربلا پر شاہ صاحب کی کیسٹیں پورے پاکستان میں خصوصاً ماہ محرم الحرام میں جگہ جگہ سپیکروں پر اونچی آواز میں لگائی جاتی ہیں' یہاں تک کہ چھوٹی بڑی دوکانوں' ٹھیلوں اور سائیکلوں پر بھی چلائی جاتی' جتنی کیسٹیں شاہ صاحب کی واقعہ کربلا کے بیان کی فروخت ہوئیں' میرے خیال میں یہ بھی ایک تاریخ ساز ریکارڈ ہے۔ شاہ صاحب قیادت کی صلاحیتوں سے بھی مالا مال تھے۔ مذہبی شخصیت ہونے کیساتھ ساتھ سیاست سے بھی تعلق رکھتے تھے اور عالقہ کی سیاست ان کے گرد گھومتی تھی۔ علاقہ کے سیاستدان ان کے پاس اپنے مفادات کے تحفظ اور ان کی شخصیت کو کیش کرانے کیلئے حاضری دیتے تھے مگر مذہبی طور پر شاہ صاحب کی شہرت اور بے باک' نڈر شخصیت سے در پردہ خائف بھی تھے اسی لئے علاقہ کے تمام سیاست دانوں نے ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ہر ممکن طریقہ سے ان کو سیاست سے دور رکھنے کا سوچا ہوا تھا کیونکہ انہیں اچھی طرح علم تھا کہ اگر شاہ صاجب حافظ آباد کی سیاست میں ایک بار داخل ہو گئے تو پھر ایسے نڈر اور بے باک شخص سے جان چھڑانا مشکل ہو جائے گا علاقہ بھر میں کوئی بھی سیاسی یا سماجی تقریب ان کی شرکت کے بغیر مکمل نہ سمجھی جاتی تھی۔ ضلع حافظ آباد میں انتظامیہ بھی شاہ صاحب کو پروٹوکول دیتی اور کوئی بھی اعلیٰ افسر حافظ آباد آتا تو شاہ صاحب سے ملاقات کئے بغیر اپنا دورہ ادھورا سمجھتا۔ گورنر پنجاب خالد مقبول بھی ان کے پاس تشریف لائے تھے سماجی کاموں میں بھی کھلے دل سے بھی حصہ لیتے تھے کئی لوگوں کا وظیفہ لگا رکھا تھا۔ بہت سے یتیم بچے اور بچیوں کی شادیاں بھی کیں۔ کوئی بھی شخص غریب یا امیر مقصد لے کر ان کے پاس آتا تو وہ مکمل دادرسی کی کوشش کرتے۔ شاہ صاحب محفل کے آدمی تھے۔ کسی بھی محفل میں تشریف رکھتے اس محفل میں بڑے بڑے

marfat.com

سیاستدان، جاگیردار اور افسران ہی شریک کیوں نہ ہوتے اس محفل کی توجہ کا مرکز ان کی شخصیت ہی ہوتی۔ شاہ صاحب کی شخصیت کسی بھی شہر اور قصبے میں تعارف کی محتاج نہ تھی۔ حافظ آباد میں تعینات اور نئے آنے والے چھوٹے سے بڑے افسران کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ شاہ صاحب سے نیازمندی حاصل کی جائے۔ 1993ء میں جب میں بار کا سیکرٹری جنرل تھا تو میری اور خالد محمود تہامی ایڈووکیٹ کی تقریباً روزانہ ملک محمد شیر مجسٹریٹ کے ساتھ ان کی رہائش گاہ پر نشست ہوتی۔ 1993ء کے آخر میں محمد ایوب بلوچ مجسٹریٹ کی پہلی تقرری حافظ آباد میں ہوئی اور وہ ٹریننگ کیلئے ملک محمد شیر کے پاس کام کرتے تھے ابھی انہیں آئے چند دن ہوئے تھے تو مجھے کہنے لگے کہ مجھے جتنی جلدی ممکن ہے شاہ صاحب سے ملوا دو میں تو شاہ صاحب کی زیارت کرنے اور ان کا مداح ہونے کی وجہ سے حافظ آباد آیا ہوں کیونکہ میں بحیثیت طالب علم ان کی تقریریں اپنے علاقہ میں ٹرالیوں پر بیٹھ کر سننے کیلئے جاتا تھا آج حافظ آباد میں میری تقرری ایک اعزاز سے کم نہ ہے شاہ صاحب کی عوام میں مقبولیت اور احترام کا اس بات سے بھی اندازا ہوتا تھا کہ دوران سفر کبھی اچانک کسی جگہ رُک جاتے جونہی لوگوں کا جم غفیر آناً فاناً ارد گرد جمع ہو جاتا اور عقیدت سے جھک کر قبلہ شاہ صاحب کو سلام کرتے۔ شاہ صاحب نے اپنے نام کے ساتھ حافظ آباد کا نام پوری دنیا میں مشہور کیا اور یوں پیر سید شبیر حسین شاہ نقوی حافظ آبادی کے نام سے جانے پہچانے جاتے تھے۔ میں شاہ صاحب کا انتہائی معترف تھا میری رائے کو ہمیشہ اہمیت دیتے میں 2004ء میں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کا صدر بنا تو شاہ صاحب کو باقاعدہ بار میں خطاب کی دعوت دی گئی جو انہوں نے قبول فرمائی شاہ صاحب کو تمام شہرت، عزت شان نبی ﷺ بیان کرنے کے صدقے ملی۔ پوری زندگی شاہ صاحب محترم کا کوئی بھی سیکنڈل سامنے نہ آیا اور نہایت صاف ستھری زندگی گزاری، وسیع دستر خوان اعلیٰ ظرف کھلے دل ہاتھ کے سخی اور بلند نظر شخصیت کے مالک تھے اچھا لباس اور اچھی خوراک کے شوقین تھے۔ میری کئی باران کے بھائی پیر سید فدا حسین

marfat.com

شاہ نقوی اور ان کے فرزندوں کے ساتھ موجودگی میں مسلک پر بات ہوتی تو دونوں بھائی اور ان کے فرزند فرماتے کہ ہم "واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ﷺ" کے داعی ہیں شاہ صاحب اپنی ذات میں ایک انجمن تحریک اور سمندر کی حیثیت رکھتے تھے۔

شاہ صاحب نے تمام عمر امن کا پرچم سربلند رکھا کبھی شر انگیز تقریر نہ کی بلکہ ایک دو بار ضلع حافظ آباد میں بعض شر پسندوں نے امن کی فضاء کو خراب کرنا چاہا مگر بڑی حکمت عملی اور تدبر سے کنٹرول بھی کیا۔ قبلہ شاہ صاحب جب بھی حافظ آباد ہوتے تو روزانہ اپنے دفتر میں شام کو احباب سے ملاقات کرتے اور ہر آنے والے خاص و عام کی تواضع کھلے دل سے کرتے۔ شاہ صاحب کے اچانک اور ناگہانی وصال پر ان کے چاہنے والے مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں نے بھی افسوس کا اظہار کیا ہے۔ پورے پاکستان سے لاکھوں میں لوگ ان کے جنازے میں شامل ہوئے جس طرح شاہ صاحب محترم نے حافظ آباد کا نام روشن کیا اسی طرح سچے دل، جذبے اور عقیدت کا ثبوت دیتے ہوئے حافظ آباد کی عوام نے بھی قبلہ شاہ صاحب کو آخری سلام اس طرح پیش کیا جس کی مثال حافظ آباد میں تو نہیں ملتی شاید پاکستان میں بھی نہ ملے۔ شہر کی تمام مارکیٹیں اور چھوٹی بڑی دکانیں تین روزہ سوگ کیلئے مکمل طور پر بند رہیں بلکہ کاروباری زندگی بھی معطل رہی۔ شاہ صاحب کی میت کو جب گھر سے اٹھایا گیا تو اسٹیڈیم تک تمام راستوں پر چاہنے والوں نے جگہ جگہ گل پاشی کی، مختلف انجمنوں نے تعزیتی بینرز آویزاں کیئے ہوئے تھے۔ گرم موسم کی شدت کی وجہ سے لوگوں کیلئے جگہ جگہ ٹھنڈے پانی کی سبیلیں لگائی گئی تھیں اور شاہ صاحب کی تقریر کی کیسٹیں سپیکروں پر بھی چل رہی تھیں۔ اسٹیڈیم میں جگہ کم ہونے کے بعد ڈگری کالج کی گراؤنڈ اور پارک میں لوگوں کو نماز جنازہ ادا کرنا پڑی۔ نماز جنازہ میں ایک طرف احتراماً کھڑے ہو کر عیسائیوں کی بہت بڑی تعداد نے سلام پیش کیا اور دعا کی۔ حافظ آباد کے شہریوں کیساتھ ساتھ ضلع کی انتظامیہ، ٹریفک پولیس اور ٹی ایم اے کے کارکنوں نے بھی اپنی ذمہ داریوں کو نہ صرف پورا کیا بلکہ

marfat.com

شاہ صاحب کی میت کو گھر سے اسٹیڈیم تک اور اسٹیڈیم میں لاکھوں افراد کا نماز جنازہ ادا کرنا اور پھر اسٹیڈیم سے لحد تک کے سفر پر حافظ آباد کے شہریوں نے ایک نا قابل فراموش تاریخ رقم کردی ہے۔ حافظ آباد کے شہریوں نے ہمیشہ اپنے محسنوں کو یاد رکھا اور انہیں انکی خدمات کو سراہتے ہوئے ہمیشہ اچھے انداز میں خراج تحسین پیش کیا۔ پیر سید شبیر حسین شاہ نقوی نے حافظ آباد کو دنیا میں جو مقام اور عزت دلائی وہ کوئی بھی حافظ آباد کا سپوت اس سے پہلے حافظ آباد کیلئے نہ کر سکا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پیر سید شبیر حسین شاہ نقوی حافظ آبادی کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ میری یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان پیر سید فدا حسین شاہ نقوی اور ان کے فرزندوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے مشن، تحریک، روایات کو زندہ رکھنے کی طاقت، ہمت، حوصلہ اور تدبیر عطا فرمائے۔ (آمین)

مفسر قرآن پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے خادم خاص کی نظر میں

علامہ بدر الزمان تارڑ صدر سنی اتحاد کونسل حافظ آباد

مفسر قرآن پیر سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال دنیائے اسلام کا بہت بڑا نقصان ہے لیکن مجھے اس بات پر مکمل یقین ہے کہ جیسے لوگ آپکی ظاہری حیاتی سے فیضیاب ہوتے رہے ہیں اس سے بڑھ کر لوگ آپ کی قبر انور سے اور آپ کی کثیر تعداد میں مکمل کتب سے بھی فیضیاب ہوتے رہیں گے۔ 1981ء میں مجھے آپ خواب میں ملے جبکہ میں اس وقت گورنمنٹ ہائی سکول سوئیانوالہ میں جماعت ششم میں داخل تھا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس سے پہلے میں نے کبھی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات بھی نہ کی تھی اور نہ ہی دیکھا تھا میں نے کیسٹ وغیرہ سنی تھیں۔ خواب میں مجھے کہنے لگے بیٹا تم میرے پاس حافظ آباد میں چلے آؤ میں آپ کو عالم بنادوں گا۔ اس کے بعد میں دن اور رات اس بارے میں سوچنے لگا کبھی یہ سوچوں کہ میرا تعلق تو تارڑ خاندان سے ہے اور کبھی یہ سوچوں کہ مجھے میرے والدین کیسے

marfat.com

اجازت دیں گے۔ شب و روز اسی میں گزرتے رہے بالآخر میں نے ارادہ مضبوط کرتے ہوئے والدین سے عرض کی کہ پہلے تو مجھے انکار کی صورت میں جواب ملتا رہا مگر میری ضد پر اجازت مل گئی میری والدہ محترمہ مجھے لے کر حافظ آباد آئیں اور مجھے آج بھی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اس وقت مسکراتا ہوا چہرہ نظر آ رہا ہے منہ سے کچھ نہ بولے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اندر ہمارے گھر میں چلے جاؤ تھوڑی دیر کے بعد آپ تشریف لائے اور بڑی شفقت سے میری والدہ محترمہ کو کہنے لگے کہ بہن آپ چلی جائیں اور یہ سمجھ لیں کہ آپ کا بیٹا عالم بن گیا میرے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمانے لگے بیٹا کہ آج سے تم میرے بیٹے ہو اور پھر ہمیشہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خوب نبھایا حتیٰ کہ اکثر اجتماعات میں اعلان فرماتے کہ میرے چار نہیں پانچ بیٹے ہیں اور پانچواں بیٹا بدر الزمان ہے اس وقت مدرسے میں حفظ کے استاد حافظ ثناء اللہ صاحب تھے جو کہ آج بھی زندہ ہیں سبق نہ آنے پر انہوں نے مجھے پیٹا تو میں مدرسے سے بھاگ گیا۔ حضور قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ چلا تو آپ نے دولڑکے میرے گاؤں بھیج دیئے جو مجھے لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضر ہوئے آپ نے نہایت شفقت فرماتے ہوئے ایک گھنٹہ سے بھی طویل لیکچر دیا اور فرمایا کہ مار سے اگر آپ نہیں پڑھتے تو بغیر مار کے پڑھائیں گے لیکن پڑھائیں گے ضرور پھر 1986ء تک میں مولانا غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کتابیں پڑھتا رہا لیکن برائے نام حضور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹھک زیادہ کی اور یقین جان لیں کہ مجھے کچھ بھی نہ آتا تھا آپ نے کمال شفقت فرمائی اور مجھے ساتھ رکھ لیا یہ سب کچھ ناظرین کو اس لئے بتا رہا ہوں کہ حضور قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندہ کرامت تو میں خود بھی ہوں مجھ جیسا جاہل گنوار اور کچھ نہ جاننے والا آج تین مساجد میں خطیب ہے اور مختلف جگہوں پر تقریریں بھی کر رہا ہے۔

1986ء سے لے کر 1995ء تک جہاں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گئے وہاں میں بھی گیا دن رات آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کرنے کا موقع مجھے نصیب ہوا اور آج میں یہ بات فخر سے

marfat.com

کہہ سکتا ہوں کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں واحد شخص ہوں جس نے متواتر 9 سال آپ کی شفقت حاصل کی اسی دوران میں نے آپ کے ایسے ایسے واقعات دیکھے ہیں جو اور کسی نے نہیں دیکھے آپ کی شفقت' پیار اور آپ کا رحم دل ہونا اور آپ کی جرأت اور دلیری بے مثال آپکی سخاوت یہاں پر یہ بات میں ضروری کرنا چاہتا ہوں کہ جو آپ پر یہ اعتراض تھا کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تقریروں کے پیسے بہت لیتے ہیں جبکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر لوگ پچاس پچاس ہزار اور پر گراتے تھے خوش ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خوبصورت انداز میں ذکر کرنے پر۔ اگر شاہ صاحب سخی نہ ہوتے روپے پیسے جمع کرنے والے ہوتے تو آج کئی ملوں کے مالک ہوتے مگر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ قبلہ شاہ صاحب ادھر سے لیتے تھے اور ادھر غرباء میں تقسیم کر دیتے تھے کئی بیماروں کا علاج' مدرسے پر اپنی خیز سے خرچہ اپنی مسجد الفاروق میں سالانہ محفلوں پر بڑھ چڑھ کر خرچہ' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثناء خوانوں پر نوٹوں کی برسات کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ابھی ابھی آپ نے اپنی مسجد شہید کرائی جس پر کروڑوں خرچہ ہوا اس میں لوگوں نے بھی حصہ ڈالا مگر زیادہ تر خرچہ آپ نے اپنی گرہ سے کیا یہاں تک کہ اپنے بیٹے عثمان حیدر کی گاڑی بھی بیچ دی اور مسجد پر خرچ کر دی اور لاتعداد ایسے واقعات ہیں جس سے آپ کی سخاوت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

مگر مجبور ہوں یہاں پر سب کے سب درج نہیں کر سکتا' دوران سفر ایسا ایسے واقعات رونما ہوتے کہ انسان کی عقل عاجز آ جاتی ہے کہ یہ کیسے ممکن تھا کہ کوئی مرد ڈاکوؤں کا مقابلہ کرے لیکن میں نے دیکھا کہ بہت ساری جگہوں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ڈاکوؤں کی دوڑیں لگوائیں اور یہ جرأت دلیری اور یہ جرأت دلیری آپ کی پختہ ایمان ہونے کی دلیل ہے۔
میں اکثر گھبرا جاتا تو مجھے فرماتے بدر بیٹا جو رات قبر میں آنی ہے وہ باہر نہیں آتی اور مولا علی رضی اللہ عنہ کا قول اکثر دہراتے کہ موت زندگی کی حفاظت کرتی ہے بہت لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کے منصوبے بنائے یہاں تک کہ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خط اور فون کے ذریعے سے کہہ

marfat.com

دیتے کہ اگر آپ ہمارے علاقے میں آئے تو آپ کو ختم کر دیں گے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ انہیں یہ کہہ کر تسلی دیتے کہ کہیں سیّد کی نسل سے نہیں ہوں اگر اب تمہارے علاقے میں تقریر نہ کرنے آؤں اور پھر جس علاقے سے ایسے فون وغیرہ آتے وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی پر جوش خطاب فرماتے اور عظمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعظمت اہل بیت اور عظمت صحابہ بیان فرماتے میں نے یہ بھی دیکھا کہ چھ سے آٹھ گھنٹے کا طویل سفر کرنے کے باوجود چھ سات گھنٹے خطاب بھی کیا اور تھکاوٹ محسوس نہ کی بلکہ پھولوں کی طرح مسکراتے رہے کیا یہ ایک کرامت نہ تھی لاکھوں کا مجمع انتظار کر رہا ہے آپ کے جلسہ گاہ میں پہنچنے پر مجمع اور بڑھ گیا بڑے سے بڑا خطیب بھی آپ کے بعد تقریر کرنے سے کتراتا تھا جادو بیانی ایسی کہ جب آپ چاہتے لوگ رونے لگتے تھے جب آپ چاہتے لوگ ہنسنے لگتے تھے واقعہ کربلا ایسے انداز میں بیان فرمایا کہ وہ ایک مثال بن گیا کوئی بھی خطیب جب واقعہ کربلا بیان کرنے لگتا تو لوگ کہہ دیتے کہ واقعہ کربلا اگر سنانا ہے تو ہمیں پیر سیّد شبیر حسین شاہ کی طرز پر سناؤ بلکہ بعض خطیب تو اپنے آپ کو منوانے کے چکر میں میلاد بھی حضور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی واقعہ کربلا کی طرز پر سنانے لگے جس سے لوگ ان پر ہنس دیا کرتے تھے جامعہ بھیر پور شریف اوکاڑہ میں سالانہ خطاب کیا کرتے جہاں پر مجمع ہی علماء کرام ہوتا ہے اور سب سے آخر پر آپ خطاب فرماتے عام آدمی کو خطاب کرنا آسان ہے مگر علماء کرام کو خطاب کرنا بہت مشکل کام ہے۔ جامعہ رضویہ جو کہ محدث اعظم پاکستان کا مدرسہ ہے فیصل آباد میں وہاں پر بھی مجمع علماء کرام کا ہی ہوتا ہے وہاں پر بھی آپ کا خطاب آخر میں رکھا جاتا کون کون سے خطاب کی بات کروں خطابت کے میدان میں آپ ایک ننگی تلوار تھے اور بے مثال تھے میں نے ان ان جگہوں پر آپ کے ساتھ سفر کیا کہ انسان کی عقل ع جاتی ہے۔ میں نے کئی بار آپ کی دوران خطابت کرامت بھی دیکھیں گجرات ڈنگہ روڈ پر جلسہ عام تھا رات کے وقت خطاب تھا آپ کی جب تقریر شروع ہوئی تو بارش بر۔ نے لگی لوگ ادھر ادھر ے لگے تو آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ میں آپ کو

marfat.com

یقین دلاتا ہوں کہ جب تک میری تقریر ہوتی رہے گی بارش رکی رہے گی بعد کا میں نہیں کہتا اسٹیج پر علماء کرام ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کہ آپ نے اتنی بڑی بات کہہ دی منکرین بھی دیکھ رہے ہیں دیکھئے اب کیا بنتا ہے یقین جانئیں اسی وقت بارش رک گئی۔ دو گھنٹے کے قریب آپ نے بہت خوبصورت خطاب فرمایا جب ہم وہاں سے رات ہی لاہور کیلئے روانہ ہوئے تو بارش شروع ہو گئی اور ہم لاہور بارش ہی میں داخل ہوئے مجھے فرمانے لگے بیٹا بدر یہ میرے اللہ اور رسول ﷺ کا فضل ہے مجھ پر ایسا کیوں نہ ہو جبکہ میں اس رضا اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی رضا کیلئے نکلا ہوا ہوں اسی طرح کا ایک واقعہ فیصل آباد اور چکوال کا بھی ہے اور بھی متعدد بار ایسا ہوا ہے مضمون کی طوالت کے خوف سے نہیں لکھ رہا بڑے سے بڑے جابر حکمران اور بیوروکریٹ کے سامنے بھی کلمہ حق کہنے میں بھی نہیں رو کے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سیاست میں عملی طور پر قدم رکھا ہے تو اس میں بھی مسلک حقہ اہلسنت کو مضبوط کرنے کیلئے اور اکثر آپ ہی فرماتے کہ میں ذات کیلئے الیکشن نہیں لڑ رہا عزت کی بلندیاں میرے پاس ہیں منبر میرے پاس ہے ہاتھ لوگ میرے چومتے ہیں ان تمام چیزوں کیلئے لوگ الیکشن لڑتے ہیں یہ اللہ رسول ﷺ نے مجھے پہلے سے دے رکھی ہیں الیکشن میں حصہ اس لئے لیتا ہوں کہ غریبوں کی آواز حکومت کے ایوانوں تک پہنچا سکوں حافظ آباد میں امن کے ضامن آپ سے اور اسکی وجہ اپنے اور بیگانوں کا آپ پر اعتماد تھا میں نے ایران میں زیارتوں کیلئے ویزہ لگوالیا جانے کیلئے بالکل تیار تھا مجھے فرمانے لگے کہ بیٹا آپ نے میری جگہ پر چھ ماہ تک جمعہ پڑھانا ہے میں نے عرض کی حضور میں تو ایران زیارتوں کیلئے جا رہا ہوں اور پھر مجھ میں اتنا علم بھی نہیں نہ ہی اتنی ہمت ہے کہ آپکی جگہ جمعہ پڑھا سکوں فرمانے لگے میں نے تمہاری والدہ سے وعدہ کیا ہے کہ میں اسے مولوی بناؤں گا لہٰذا میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تو جمعہ پڑھائے گا آگے میں جانوں یہ میرا کام ناظرین کرام مجھے خدا کی قسم ہے کہ میں کچھ نہ جان کر بھی سب کچھ جاننے لگا میرے لئے راہیں کھلتی گئیں اور مجھے داڑھی بھی ابھی نہ اتری تھی جب

marfat.com

میں نے آپ کے فرمانے کی وجہ سے چھ مہینہ میں نے جمعہ پڑھایا جب انگلینڈ کے دورے پر گئے تھے بڑی مزیدار بات ہے کہ اسی دوران لاؤڈ اسپیکر اور انتظامیہ سے جھگڑے کی وجہ سے مجھ پر غدار وطن کا پرچہ درج ہوا حافظ آباد کے تمام علماء کرام جامع مسجد قدیم میں پیر سیّد عارف حسین شاہ صاحب بخاری کی صدارت میں اکٹھے ہوئے اور ڈی سی سعید علوی اور ایس پی سیّد عابد قادری کے پاس گئے تو اس نے کہا میں نے بدرالزمان تارڑ کو نہیں چھوڑنا یہ سب حضرات واپس آئے اور مجھے کہنے لگے کہ تم ضمانت کے بغیر رہا نہیں ہو سکتے یہ جمعہ کا روز تھا ہفتہ کے روز آپ قبلہ پیر و مرشد برطانیہ سے واپس تشریف لائے تو سیدھے تھانہ میں آئے میرا ماتھا چوما اور فرمانے لگے گھبرانا نہیں ہے میں نے عرض کی کہ حضور میں نے آپ کا جھوٹا کھایا سیّد زادے کا غلام کیسے گھبرا سکتا ہوں صبح سٹی مجسٹریٹ سے فرمانے لگے کہ ضمانت لے لو اس نے کہا کہ یہ پرچہ غدار وطن کا ہے میں اتنے اختیار نہیں رکھتا یہ ضمانت ہائی کورٹ سے ہوگی وہ نقشہ آج بھی میرے سامنے ہے آپ جلال میں آئے اور فرمانے لگے "پانی پلاں تھلیوں لگنا ایں" میں دیکھتا ہوں تو ضمانت کیسے نہیں لیتا وہ کہنے لگا جناب مجھے ڈی سی سیّد علوی سے بات کر لینے دیں۔ ڈی سی سے اس نے ٹیلیفون پر بات کی کہ مجھے شاہ صاحب ڈراتے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ شاہ صاحب سے تو میں بھی ڈرتا ہوں ضمانت لے لو اور ہفتہ چار بجے میری ضمانت ہوتے ہی دن سے حافظ آباد میں مجھے خطابت مل گئی۔ یہ سب کچھ پڑھانے سے نہیں آپ کے فرمانے سے ہوا اور میں خطیب بن گیا۔ آپ کے کس کس واقعہ کا ذکر کروں ساری زندگی آپ کا ذکر کر کے جیوں گا اور آپ کو یاد کر کے روتا رہوں آپ کی چھوڑی ہوئی نشانیاں پیر سیّد فدا حسین شاہ، پیر سیّد عطاء الحسنین علی شاہ صاحب، پیر سیّد وسیم الحسن شاہ صاحب، پیر سیّد عثمان حیدر شاہ صاحب، پیر سیّد فاروق حیدر شاہ صاحب ہمارے پاس موجود ہیں نمک حلالی کا ثبوت دوں گا اور زندگی کے دن گزاروں گا جرأت بے مثال ہو، پختہ ایمان ہو، مکمل ولی کامل ہو، گولیوں کی پرواہ نہ ہو، آواز بے مثال ہو، جادو بیانی کا اثر رکھتا ہو،

marfat.com

کتب کثیر کا مصنف ہو' سچا عاشق رسول ﷺ ہو' غریب نواز ہو' اپنوں کیلئے ہم والا ہو' در گزر کرنے والا ہو' ہر گھڑی لوگوں کے دماغ پر دستک دینے والا ہو' کروڑوں دلوں پر راج کرنے والا ہو' جو یاروں کا یار ہو ایسے سید شبیر حسین شاہ جلسہ کہتے ہیں سید شبیر حسین شاہ وہ بن سکتا ہے جس میں یہ سب صفات موجود ہوں ان میں سے ایک بھی کم ہو جائے تو سید شبیر حسین شاہ نہیں بن سکتا۔ جس کی آواز بھی اتحاد اہل بیت کے حوالہ سے ہی میں نے سنی وہ ہیں سید شبیر حسین شاہ اللہ تعالیٰ آپکے درجات کو بلند اور آپ کے مزار پر انوار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور ہم سب کو آپ کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

آفتاب علم وعرفاں

حضرت علامہ پیر سید ریاض الحسن شاہ (چکوال)

جو عظیم روحانی پیشوا اور سعید لوگ اللہ سے لو لگا لیتے ہیں اور اپنی ذات کو ذات حق میں مدغم کر دیتے ہیں۔ دنیا کی تمام لذتوں سے بے نیاز ہو کر خود کو مٹا کر خدائے ذوالجلال کے دربار میں پیش کر دیتے ہیں اپنے خالق حقیقی کی محبت اور استغنا کی منزلیں طے کرتے ہیں اور اپنی ساری زندگی عشق حقیقی اور معرفت الٰہی کیلئے وقف کر دیتے ہیں۔ ان کی پاکیزہ یادوں اور تذکروں کو تاریخ اپنے صفحات میں محفوظ کر لیتی ہے۔ ان کی کراماتیں' کتابوں' رسالوں اور اخباروں کی زینت بن کر دنیا کیلئے مشعل راہ ثابت ہوتی ہیں۔ یہ سعید لوگ' یہ مردان حق انتقال کے بعد لوگوں کے دلوں میں زندہ رہتے ہیں اور ان کا علم وعرفان' رشد وہدایت کی شمع بن کر قیامت تک روشن رہتا ہے۔ آفتاب علم وعرفان' ہادی دوراں' استاذ العلماء سند الفضلاء' سرچشمہ ہدایت' حامی سنت' ماحی بدعت' جواہر الجود پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ایسے ہی اولیاء کرام صوفیائے عظام مشائخ عظام میں ہوتا ہے۔ آپ موجودہ دور کے معروف علماء وفضلاء میں سے تھے۔ آپ ایک جامع الصفات انسان تھے علم وعمل دانش وفضل حکمت وعدل کا حسین نقشہ تھے توحید الٰہی پر ایمان ان

marfat.com

کی بندگی کا اثاثہ تھا اور عظمت رسالت پر ایقان ان کی زندگی کا خاکہ تھا سادگی اور پرکاری ان کا مزاج تھا بے خودی وہشیاری ان کا معراج تھا ہمت وجرأت کا پیکر تھے اخلاص وایثار کا مجسمہ تھے حق گوئی اور بے باکی ان کا شعار قرآن کے عالم اور شعلہ بیاں مقرر تھے۔ سنت کے عامل بھی تھے انکی ذات گوناگوں خوبیوں سے آراستہ تھی آپکے شعلہ بیاں خطابات سے ہزاروں علماء سینکڑوں صوفیاء اور مشائخ فیضیاب ہوئے۔ وہ رہتی دنیا تک زندہ رہیں گے کیونکہ ان کا نیک نام زندہ رہے گا۔ ان کی مقبولیت کا اندازہ ان کے جنازے سے ہوا کہ حافظ آباد کا اسٹیڈیم آپ کے غمخواروں سے بھرا ہوا تھا جن میں اولیاء کرام' صوفیاء عظام' آپ کے شاگرد اور خاص وعوام الناس شمار سے باہر تھے حافظ آباد کی سرزمین پر شاید ہی کوئی اتنا بڑا ہجوم ہوا ہو اور اتنا بڑا جنازہ کبھی بھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ آپ علم وعمل کی آبرو بھی تھے۔ تخت کے سکندر بھی تھے۔ بخت کے قلندر بھی۔ آپ اہل علم کی ہر محفل کا چراغ بھی تھے اور اہلسنت کی ہر انجمن کا دماغ بھی۔

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں
بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

یہ عظیم ہستی 26 شوال 1431ھ بروز بدھ مورخہ 16 اکتوبر 2010ء کو اس دار فانی سے رخصت ہوئی اور اپنے مالک حقیقی سے جا ملی۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

اللہ تعالیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مرقد پر ہزاروں لاکھوں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Pir Syed Shabbir laid to rest

F.P Report

HAFIZABAD: The central vice president of jamiat Ulema-e-Pakistan (JUP) Pir Syed Shabbir Hussain Hafizabadi was buried Currounded by thousands of

marfat.com

his devotees.

The participants were from all corners of the country. He died of heart attack. He left behind a widow, 4 Sons and 5 daughters in the bereaved family.

He was the elder brother of vice president of jamaat-e- Ahle Sunnât Punjab, pir Syed Fida Hussain Shah Father of District convener sunni Tehrik Usman Haider Barrister Waseem ul Hassan Molana Atta-ul-Husnain and Farooq Haider.

He was a close friend of Mian Shahbaz and Nawaz Sharif and was candidate of PA of MPL (N). The deceased also played a pivotal role in Tehrik -e-Nizam-e- Mustafa and Khatam-e- Nabbuwat and endured persećutions, trials and prisons. He started his religious sermons in 1967.

He was writer of more than 25 books. He also wrote illustrations of the Holy Quran and Ahadiths. Hundreds of non- Muslims, convinced by his religious sermons embraced Islam throughout the world. with the news of his death, thousands of devorees gathered at his residential and cried over bitterly. They remained their all the night night with his dead body and moved with the funereal slogans and salat.

The city remained totally closed. All of the shops and plazas observed a shutter down. Hundreds of national and international religious, socio-political

marfat.com

personalities participated among thousands of Sunni devotees.

باتیں ان کی یاد رہیں گی

عالم باعمل قبلہ مفتی ابوداؤد محمد صادق مدظلہ

موت اس کی ہے جس کا زمانہ کرے افسوس
یوں تو آتے ہیں سبھی دنیا میں جانے کے لئے

میرے نہایت عزیز قریب...... عاشق رسول، محبوب اہلسنت، خطیب الاسلام، مولانا صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ نقوی حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی اچانک وفات نے نہ صرف آپ کے خاندان بلکہ اہلسنت کے پورے ماحول کو افسردہ وسوگوار کر دیا ہے اور یہ سانحہ علماء وخطباء اہلسنت کی صفوں میں بہت بڑا خلا ہے۔(انا للہ وانا الیہ راجعون)

آہ! ضرورت جتنی جتنی بڑھ رہی ہے روز روشن کی
اندھیرا اور گہرا، اور گہرا ہوتا جاتا ہے

شاہ صاحب مرحوم مغفور جیسی بین الاقوامی شخصیت کا اس طرح آناً فاناً انتقال کر جانا سب لوگوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ ہمیشہ اپنی موت کو یاد رکھیں، فکر آخرت اور اس حقیقت سے غافل نہ ہوں کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں اور موت کا کوئی پتہ نہیں۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

اللہ اکبر! پوری سنی دنیا میں جسے کچھ بھی دید شنید تھی، ہر سنی نے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی محسوس کی۔ مرحوم کو آنسوؤں کا نذرانہ پیش کیا اور ان کے پسماندگان کے درد کو اپنا درد سمجھا، اس حادثہ کو عظیم جماعتی نقصان سے تعبیر کیا اور مرحوم کیلئے ختم پاک ودعائے مغفرت میں حصہ لیا۔(فجزاھم اللہ خیر الجزاء)

marfat.com

مثالی زندگی! بعض بزرگوں کا بہت عبرتناک و معنی خیز مقولہ ہے کہ "اے انسان! کبھی غور کیا کر، تو وہ ہے کہ جب تو پیدا ہوا تو رورہا تھا اور تیرے متعلقین تیرے آس پاس مسکراتے اور خوشیاں منارہے تھے۔ لہٰذا اب ایسی مثالی و پاکیزہ زندگی اختیار کر کہ جب تیری موت آئے تو لوگ تیری نیکی و خوبی یاد کر کے تیری یاد میں آنسو بہارہے ہوں اور تو اپنے کامیاب انجام پر مسکراتا ہوا دنیا سے جارہا ہو"۔

نشان مرد مومن با تو گویم
چوں مرگ آید تبسم برلب اوست

سبحان اللہ! شاہ صاحب کی مبارک زندگی کا یہ کیسا آئینہ اور ہو بہو نقشہ ہے۔ خدا تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسی زندگی اور ایسی موت نصیب فرمائے یعنی زندگی شان کیساتھ اور خاتمہ ایمان کے ساتھ۔ انتقال سے کافی وقت گزر جانے کے باوجود شاہ صاحب کا چہرہ تر و تازہ تھا۔

زندگی حقیقت میں بس اسی نے پائی ہے
آقا کی غلامی میں موت جس کو آئی ہے

فقیر اے عزیز شاہ صاحب مرحوم کا جو مختصر سوانحی خاکہ اور ان کی سیرت و کردار کی چند جھلکیاں پیش کررہا ہے۔ ان کے پیش نظر آپ اندازا فرماسکتے ہیں کہ دور حاضر کے امام اعلیٰ حضرت، مجدد دین و ملت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی ان کے حق میں یہ دعا اتنی مقبول ہوئی کہ

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سنی مرے
یوں نہ فرمائیں تیرے شاہد کہ وہ فاجر گیا
عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

سبحان اللہ امام اہلسنت کے دعائیہ الفاظ "مومن صالح" اور "طیب و طاہر" شاہ

marfat.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر کتنے فٹ آتے ہیں۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

خصوصیات! شاہ صاحب مرحوم بہت حلیم الطبع' خوش طبع اور خوش خلق عالم اور خدمت وتبلیغ دین میں بڑے فعال اور متحرک تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قدرت نے تقریر وتحریر کی بڑی اعلیٰ خصوصیات عطا فرمائی تھیں۔ آپ ''خطیب الاسلام'' کے لقب سے ملقب تھے۔ آپ کو بات کرنے اور مجمع کو بات سمجھانے کا بڑا ملکہ تھا اور آپ بڑے مقرر دلپذیر تھے اور ملک میں آپکی بڑی مانگ تھی' بلکہ بیرونی ممالک تک آپ کا چرچا و شہرہ تھا۔ آپ بڑے خوشگوار' شیریں بیان' خطیب ذیشان تھے اور اپنی جادو بیانی سے مجمع پر چھا جاتے تھے۔ آپ کا بیان بڑا میٹھا اور سریلا ہوتا تھا۔ دوران خطاب جب امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا نعتیہ کلام پڑھتے تو خواہ مخواہ واہ واہ زبان پر آجاتا' سماں بندھ جاتا اور مجمع جھوم جھوم جاتا اپنے مخصوص انداز میں سوز وگداز کے ساتھ حضرات حسنین کریمین (رضی اللہ عنہما) کی بارگاہ میں جب نذرانہ عقیدت پیش کرتے تو حاضرین وسامعین پر رقت طاری ہو جاتی۔ مولیٰ کریم کے فضل سے آپ کو شعر وشاعری کا ملکہ بھی خوب تھا اور آپ نعت گو شاعر بھی تھے۔

قدرت نے بڑی فیاضی کیساتھ دیگر صفات کے علاوہ وجاہت ومقبولیت بھی ایسی عطا فرمائی تھی کہ جہاں شاہ صاحب کا نام آتا' اشتہار چھپتا تو دنیا ''شبیر شاہ حافظ آبادی'' کی دیوانی ہو جاتی اور لوگ دیوانہ وار آپ کو دیکھنے اور سننے کیلئے پروانوں کی طرح جمع ہو جاتے۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

آپ نے ملک کے گوشہ گوشہ میں اسلام کی خدمات سرانجام دیں اور مذہب مہذب اہلسنت وجماعت ومسلک اعلیٰ حضرت کو بہت فروغ دیا۔ آپ میں جوش بیانی کیساتھ ساتھ بڑی حق بیانی تھی اور صلح کلیت سے آپ کا دور کا بھی واسطہ نہ تھا بلکہ بدمذہبوں اور بدعقیدہ لوگوں کیلئے آپ شمشیر براں تھے۔ غرضیکہ

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں جانے والے میں

marfat.com

روشن چراغ تھا وہ سراج العلوم کا چونکہ آپ گوجرانوالہ میں اہلسنت و جماعت کی اوّلین معیاری دینی مرکزی درس گاہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم (زینت المساجد) کے اوّلین طلباء میں سے تھے اس لئے فقیر سے بطور خاص بڑی محبت کا اظہار فرماتے اور فقیر کے منع کرنے کے باوجود گاڑی تک چھوڑنے آتے اور اپنے لئے دعاؤں کی فرمائش کرتے رہتے یاد رہے کہ زمانہ طالب علمی سے انتقال تک شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انداز ملاقات انتہائی مودبانہ اور عاجزانہ رہا۔ وقتاً فوقتاً فقیر سے دینی مسائل بھی دریافت کرتے رہتے حتیٰ کہ قرآن پاک کی تفسیر لکھنے کے دوران بھی اگر کوئی الجھن محسوس ہوتی تو فوراً ٹیلی فون کر کے یا خود مرکز اہلسنت زینت المساجد گوجرانوالہ آ کر اپنی اصلاح فرما لیتے۔ ایک مرتبہ دوران گفتگو فقیر سے کہنے لگے "بلا مبالغہ جب مجھے کوئی مسئلہ بیان کرنے یا لکھنے میں مشکل درپیش آتی ہے تو یقین فرمائیں کہ میں آپ ہی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور دوست احباب کو بھی یہی مشورہ دیتا ہوں چنانچہ حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا فیضان بفضلہ تعالیٰ آپ کے ذریعے ہم تک پہنچ جاتا ہے"۔ عزیزم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عاجزی و انکساری ہمیشہ قابل دید رہی۔

محبت کی انتہاء! جمادی الاخریٰ ۱۴۲۸ھ نواحی قصبہ گکھڑ (گوجرانوالہ) میں آپ کے انتہائی قریبی عزیز مولانا سید محمد حسین شاہ گردیزی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو فقیر (بمعہ عزیزم محمد داؤد رضوی و عزیزم محمد رؤف رضوی سلمہما) تعزیت کیلئے گکھڑ حاضر ہوا تو اس موقع پر مولانا سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا سید فدا حسین شاہ صاحب سلمہٗ بھی وہاں موجود تھے۔ واپسی پر مولانا سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اصرار کرنے لگے کہ میں خود آپ کو اپنی گاڑی میں گوجرانوالہ چھوڑ کر آؤں گا' چنانچہ فقیر کو گاڑی میں اپنے ساتھ والی سیٹ پر آگے بٹھایا اور راستے میں دوران گفتگو عقیدت و محبت کی انتہاء کر دی اور انتہائی رقت آمیز انداز میں کہنے لگے "حضرت! وعدہ فرمائیں کہ آپ نے میرا جنازہ پڑھانا ہے" میں نے کہا "شاہ جی! ابھی اللہ تعالیٰ نے آپ سے دین کا بہت کام لینا ہے" لیکن افسوس صد افسوس وہ وقت آ ہی گیا کہ

marfat.com

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دنیائے اہلسنت کو داغ مفارقت دے گئے اور اپنے پیچھے اتنی پیاری یادیں چھوڑ گئے۔

خدا رحمت کنند ایں عاشقان پاک طینت را

''مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ'' کے تحت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے آقا و مولیٰ احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہو کر اس شعر کا مصداق بن گئے۔

انہیں جانا انہیں مانا' نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

بلاشبہ عزیزم صاحبزادہ سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اخلاص و مروّت اور عاجزی و انکساری کے پیکر حسین تھے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ بوسیلہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات دینیہ کی انہیں بہتر سے بہتر جزا عطا فرمائے' درجات بلند فرمائے اور ان کی تقریری و تحریری خدمات اور تصانیف کو ان کیلئے صدقہ جاریہ بنائے' نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کا بہترین جانشین بننا نصیب کرے۔ (آمین)

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ شمارہ نومبر 2010ء)

خطیب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی چند یادیں' چند معرکے

آہ! خاموش ہو گیا ہے چمن بولتا ہوا

محمد حفیظ نیازی کے قلم سے

خطیب الاسلام حضرت مولانا پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ چمنستان اہلسنت کے سدا بہار چہکتے مہکتے خوشنما' خوشبودار پھول...... جو کبھی مرجھا نہ سکیں گے' جنہیں ''مرحوم'' لکھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے' زندہ باد!

marfat.com

زندہ ہو جاتے ہیں جو مٹتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

تعلیم و تربیت

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دینی تعلیم کا آغاز بقیۃ السلف' حجۃ الخلف' برکۃ العصر' نباض قوم پیر مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے زیر سایہ مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ سے کیا اور ابتدائی کتب درس نظامی یہیں پڑھیں۔شاہ صاحب اپنے اساتذہ کا بے حد احترام کرتے تھے۔

وہ کہ خطابت کو جن پر ناز تھا

حضرت نباض قوم مدظلہ شاہ صاحب پر بہت ہی زیادہ شفقت و محبت فرمایا کرتے اور اپنے دارالعلوم کے اس ہونہار متعلم کو اکثر اپنے ساتھ جلسوں پہ لے جاتے اور اپنے خطاب سے پہلے شاہ جی کو نعت شریف پڑھایا کرتے ...... جب شاہ صاحب اپنی پرسوز آواز میں نعت شریف پڑھتے تو حاضرین عش عش کر اٹھتے اور اسی وجہ سے آپ کی مقبولیت میں دن بدن اضافہ ہونے لگا اور جب بھی زینت المساجد میں جلسہ ہوتا عموماً آپ کو ضرورت دعوت خطاب دی جاتی اور آپ کا خطاب سننے کیلئے سامعین کا سیلاب آ جاتا۔

واقعہ کربلا

محرم الحرام کے ماہ مبارک میں آپ کی ایک تقریر واقعہ کربلا کے موضوع پر اتنی درد ناک تھی کہ سننے والوں کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ جاتیں۔اس تقریر کی ہزارہا آڈیو کیسٹیں تیار ہوئیں اور گھر گھر پہنچ گئیں۔ایک سال یوں بھی ہوا کہ فقیر دس محرم کو ریلوے اسٹیشن سے گھر آ رہا تھا تو راستہ میں جس چوک' جس بازار' جس گلی سے گزر رہا' شاہ صاحب کی کیسٹ کی آواز (حتیٰ کہ بسوں ویگنوں وغیرہ میں بھی) مسلسل سنائی دیتی رہی۔اہلسنت

marfat.com

کے علاوہ اہل تشیع بھی آپ کی تقریریں شوق سے سنتے اور گھروں میں رکھتے۔ ۱۰ محرم الحرام کی آمد سے قبل ہی آپ کی شان اہل بیت و واقعہ کربلا کے عنوان پر تقریروں کی کیسٹیں ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو جاتیں اور صرف اندرون ملک ہی نہیں بیرونی ممالک میں بھی ان کیسٹوں کی مانگ عروج پر رہتی ہے۔

حق گوئی و بے باکی

ایک مرتبہ کسی گاؤں میں آپ کی تقریر تھی جب آپ وہاں تقریر کیلئے پہنچے تو کھانے سے قبل کسی نے آپ کو بتایا کہ ''فلاں شیعی مقرر (تاجدین) بھی یہاں آیا ہوا ہے اور دوران تقریر آج آپ کا اس سے مناظرہ ہوگا''۔ مناظرہ آپ نے نہ کبھی پہلے کیا تھا اور نہ اس کیلئے تیار تھے۔ کچھ گھبراہٹ محسوس ہوئی تو فوراً اپنے مرشد کریم کو یاد کیا۔ فرماتے ہیں ''جیسے ہی میں نے انہیں یاد کیا مجھے ایک گونہ تسکین ہوگئی'' فرماتے ہیں ''میں نے کھانا سیر ہو کر کھایا اور جلسہ گاہ چلا گیا' کسی قسم کی پریشانی یا الجھن باقی نہ تھی'' پنڈال میں اہلسنت و اہل تشیع کے الگ الگ اسٹیج لگے ہوئے تھے۔ اہلسنت کے اسٹیج سے تلاوت و نعت رسول ﷺ کا پروگرام جاری تھا اور اہل تشیع کھسر پُسر کر رہے تھے۔ شاہ صاحب نے مائیک سنبھالا اور معا فرمایا ''سنو لوگو! جب مؤذن رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے تو اذان کے بول یہ ہوتے تھے۔ یہاں آپ نے نہایت پیاری اور مترنم آواز میں اذان کے کچھ بول دہرائے اور فرمایا ''اے تاج دین (شیعی مبلغ) بول! تیری اذان کے بول کیا ہیں؟'' شیعی ذاکر تاجدین نے اٹھ کر ادھر ادھر کی باتیں شروع کیں تو آپ نے اس کو سخت ڈانٹا اور کہا ''نہ تو میں تجھے چھوڑوں گا' اور نہ ادھر ادھر کی باتوں سے وقت ضائع کرنے دوں گا' بول بول شیعی اذان کیا ہے؟ اور بلالی اذان کیا ہے؟'' جونہی شیعی مناظر مائیک پر آتا آپ فرماتے ''پہلے میرے سوال کا جواب دو' پھر کوئی بات کرنا'' دو تین مرتبہ اصرار فرمایا ''جواب دو' جواب دو''۔

اور جب ادھر سے کوئی جواب بن نہ پڑا تو شاہ صاحب اپنے اسٹیج سے اتر کر شیعی

marfat.com

اسٹیج کی طرف بڑھنا چاہتے تھے کہ اہلسنت سامعین نے شیعی اسٹیج کو الٹ دیا۔ شیعی مبلغ اور سامعین بھاگ گئے اور حضرت شاہ صاحب اپنے اسٹیج اہلسنت پر مسلسل چار گھنٹے تک حقانیت اہلسنت کے موضوع پر گرجتے رہے' کسی کو دم مارنے کی جرأت نہ ہوئی۔

اس کے بعد آپ کو ''خطرناک مقرر'' قرار دے دیا گیا' اور جہاں کہیں بھی آپ کا جلسہ ہوتا فوراً پابندی لگ جاتی۔ ایک مرتبہ پابندی کی تعمیل کئے بغیر کسی نہ کسی طرح اسٹیج پر پہنچ گئے۔ پولیس بھی مستعد تھی فوراً آپ کے سامنے آرڈر رکھ دیئے کہ تعمیل کریں۔ آپ نے فرمایا ''یہ آرڈرز تقریر پر پابندی کے ہیں' مجھے دعا کر لینے دیں'' پولیس پیچھے ہٹ گئی تو آپ نے دعا ہی دعا میں پون گھنٹہ بیان فرما دیا۔ اس کے بعد ہر سال ماہ محرم کی آمد آمد پر آپ پر فلاں فلاں علاقوں میں داخلے پر پابندی لگ جاتی۔ ایسے مواقع پر لوگ جلسہ گاہ میں آپ کی تقریر کی آڈیو کیسٹ سے اپنا شوق پورا کر لیتے۔ البتہ ان پابندیوں کی وجہ سے آپ کی شہرت میں روز بروز زبردست اضافہ ہوتا رہا۔

مقبول عرب وعجم

آپ کو بیرونی ممالک میں تقریر کیلئے بلایا جانے لگا۔ حجاز مقدس' مصر' ایران' بلجیم' ناروے' ڈنمارک' کویت' دبئ' ابوظہبی' شارجہ اور خصوصاً برطانیہ اور امریکہ وکینیڈا وغیرہ میں آپکی تقاریر اس تسلسل کیساتھ ہوئیں کہ آپ ''مقبول عرب وعجم'' کے لقب سے نوازے گئے۔

عاشق رسول محمد پناہ

اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ عاشق رسول محمد پناہ اور ہارون نامی دیوبندی میں رسول اللہ ﷺ کے حاضر وناظر اور مختار کل ہونے پر مناظرہ ہو گیا' فیصلہ ہوا کہ آگ جلائی جائے جو حق پر ہوگا اسے آگ نہ جلائے گی' منکر جل جائے گا۔ چنانچہ آگ نے ہارون کو جلا دیا اور محمد پناہ پر گلزار بن گئی۔ حضرت شاہ صاحب کا یہ خبر پڑھ کر دل بے تاب ہو گیا کہ وہ کسی

marfat.com

طرح جلد از جلد محمد پناہ کی زیارت کریں اور اسے اپنے گھر لائیں۔ فیصل آباد میں مولانا محمد سعید اسعد صاحب جناب محمد پناہ کو لاڑکانہ سے فیصل آباد لانے میں کامیاب ہو گئے جبکہ ملکی فضاء سخت خوفزدہ تھی اور جملہ مخالفین انہیں قتل کر دینے کے درپے تھے۔ حضرت شاہ صاحب اپنی گاڑی لے کر فیصل آباد پہنچ گئے اور وہاں پر جلسہ عام کے بعد انہیں اپنے ہاں حافظ آباد لے آئے اور کوئی خوف محسوس نہ فرمایا اور بڑی محبت اور چاہت سے عاشق رسول کی میزبانی فرمائی بعد ازاں محمد پناہ کو مرکز اہلسنت زینت المساجد گوجرانوالہ پہنچا دیا۔

بارش میں تاریخی ومثالی خطاب

یکم شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ/۴ اگست ۲۰۰۸ء بروز پیر زینت المساجد میں پچاس سالہ تاریخی مرکزی جشن رضائے مصطفیٰ حضرت نباض قوم مدظلہ کی زیر صدارت نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منایا گیا (جید علماء ومشائخ اسٹیج پر جلوہ گر تھے) صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ صاحب کا حسب سابق آخر میں خطاب تھا۔ اس موقع پر زینت المساجد کے وسیع وعریض صحن، برآمدہ، ہال، گیلریوں، چھتوں اور ملحقہ گلیوں بازاروں میں عاشقان مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن تھا، جب شاہ صاحب نے تقریر پرتاثیر کا آغاز کیا تو باران رحمت کا نزول ہونے لگا۔ مگر آپ کے ذوق شوق کا یہ عالم تھا کہ آپ نے تقریر مسلسل جاری رکھی اور بارش کی بالکل پرواہ نہ کی جب لوگوں نے آپ کی استقامت دیکھی تو وہ بھی اپنی جگہ پر جم کر بیٹھ گئے۔ ایک طرف بارش کی شدت میں اضافہ ہوتا گیا تو دوسری طرف شاہ صاحب کا جوش وخروش بڑھتا چلا گیا۔ سوز بڑھتا رہا، ذکر چلتا رہا، شاہ جی گلہائے عقیدت بکھیرتے رہے، حاضرین محبت والفت سے سمیٹتے رہے، سامعین بھی بھیگتے رہے، دریاں بھیگتی گئیں، بچے بوڑھے (حتیٰ کہ چھتوں پر بیٹھی باپردہ خواتین) آپ کی تقریر دلپذیر میں مگن رہے، کسی کو کپڑے بھیگنے، دریاں بھیگنے، صحن میں پانی جمع ہو جانے اور رات کے ۲ بج جانے کا احساس تک نہ ہوا۔ حضرت نباض قوم مدظلہ اپنے مدرسہ کے اس سنیئر طالب عالم (سید شبیر حسین شاہ

marfat.com

صاحب) کی جولانی طبع کا نظارہ فرما رہے تھے اور دعاؤں سے نواز رہے تھے۔ سامعین نے عجیب وغریب دلچسپی کا مظاہرہ کیا حالانکہ شدید بارش کی وجہ سے مجمع منتشر ہو جانا چاہیے تھا مگر باران رحمت نچھاور ہوتی رہی اور شمع رسالت کے پروانوں کے جوش وخروش میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ جملہ سامعین گوش برآواز موسم سے بے نیاز شاہ صاحب کی تقریر لاجواب پہ ناز کر رہے تھے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شاہ صاحب کی تقریر میں روحانیت وجذبہ بڑھتا رہا تا آنکہ گھڑی نے رات کے ۲ بجا دیئے۔ ۲ تو بج گئے مگر شاہ جی اور حاضرین کی قوت بیانی وسماعت میں کوئی فرق نہ آیا۔ آخر تک پورے مجمع سے ایک شخص بھی نہ ہلا' تا آنکہ اسٹیج سے صلوٰۃ وسلام کے نغمات بلند ہوئے اور یہ تاریخی ومثالی ایمان افروز روح پرور پچاس سالہ جشن رضائے مصطفیٰ حضرت نباض قوم مدظلہ کی پرسوز دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ محلہ اسلام آباد کی گلیاں واپس ہونے والے سامعین سے اٹ گئیں۔

جشن بہاراں

مذکورہ ایمان افروز روح پرور روحانی وایمانی پروگرام کے معروف صحافی ڈاکٹر محمد عبدالرحمٰن شاہد نے یوں منظر کشی کی۔ اس موقع پر اندرونی وبیرونی ممالک سے آئے ہوئے جید علماء کرام نے "رضائے مصطفیٰ" کو کامیابی سے ہمکنار کرنے پر حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کے قابل رشک کردار کو خوب سراہا اور زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ مولانا سید شبیر حسین شاہ صاحب حافظ آبادی کی تقریر شروع ہوئی تو باران رحمت شروع ہوگئی۔ میرے ذہن میں خیال آیا کہ اب عوام اور شاہ صاحب اپنے اپنے گھروں میں لوٹ جائیں گے لیکن جب موصوف نے اپنے مخصوص لب ولہجہ میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نعت کا ایک مشہور شعر

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

ترنم کے ساتھ بار بار پڑھا تو شرکائے محفل پر وجد طاری ہو گیا۔ ماحول ایک پر کیف اور روح پرور نظارے میں ڈھل گیا' یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے آج کی شب بارش کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے انوار وتجلیات کی برسات برسا رہا ہو۔ ساون کے مہینے میں ''رضائے مصطفیٰ'' کا پچاس سالہ جشن' جشن بہاراں کا روپ اختیار کر گیا۔ ایک طرف مولانا پیر سیّد شبیر حسین شاہ صاحب حافظ آبادی کا خوبصورت لب ولہجہ لوگوں کے دل موہ رہا تھا تو دوسری جانب حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی موجودگی میں بے پناہ عقیدت ومحبت سے عوام دیوانہ وار جھوم رہے تھے جبکہ تیسرے نمبر پر موسم بھی انتہائی خوشگوار ہو گیا تھا۔ ''گولڈن جوبلی'' تقریب کا اختتام' خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم...... خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ اور درود وسلام بحضور سرور کونین ﷺ سے ہوا''۔

پروگرام سے فراغت کے بعد دوران گفتگو شاہ صاحب فرمانے لگے'' ماشاء اللہ مرکز اہلسنت زینت المساجد کی ہر بات ہی مثالی ونرالی ہے' اسی لئے آج میں نے شدید بارش میں قصداً تقریر جاری رکھی تا کہ یہ بھی ایک منفرد چیز ہو اور اس نظارہ کو عوام وخواص اپنے دل ودماغ میں ہمیشہ کیلئے محفوظ کر لیں اور اسے تاریخی حیثیت حاصل ہو جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میری تقریر میں حضرت نباض قوم مدظلہ العالی کی موجودگی نے اس ماحول کو بحمدہٖ تعالیٰ چار چاند لگا دیئے۔

مذکورہ پروگرام میں دوران خطاب شاہ صاحب نے ''رضائے مصطفیٰ'' اور حضرت سرپرست رضائے مصطفیٰ کی دینی وملی خدمات کو زبردست قلبی خراج تحسین پیش کیا جس کی چند جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔ شاہ جی نے فرمایا'' میں مسجد میں بیٹھا ہوں' میں نے کبھی کوئی خوشامدانہ جملے نہیں کہے' میں وہ کہتا ہوں جو میرا دل کہے۔ اس کی وجہ؟ اللہ ایک ہے اور اس کے بعد رسول ہے' میں نے کبھی خوشامدانہ جملہ نہ آج تک کہیں کہاں ہے اور نہ کہتا ہوں مگر جو دل کہتا ہے وہ میں زبان کو روکتا بھی نہیں ہوں' بخیل نہیں ہوں' نہ ہی مبالغے کا عادی ہوں' جو

marfat.com

کہہ رہا ہوں (دل سے کہہ رہا ہوں) آفتاب قادریت' جانشین محدث اعظم پاکستان' فیضیاب اعلیٰ حضرت' ترجمان مسلک رضا اور مظہر فیض محدث اعظم پاکستان بلکہ میں یوں کہوں گا صحیح معنوں میں علم نبوت کا وارث' میں ایسے ہی نہیں کہہ رہا...... علم نبوت کا وارث! بلکہ وہ جو حضور ﷺ نے فرمایا ہے نا کہ "میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں" ان منتخب لوگوں میں' واقف رموز حقیقت...... وہ کون ہیں؟ وہ آفتاب رموز حقیقت حضرت الحاج قبلہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب ہیں...... اور میں عرض کرتا ہوں اس کی وجہ؟ وہ کردار ادا کیا ہے کہ کائنات ایک طرف ہے' نبوت کے پائے ثبات کو لچک نہیں آئی تو جو نانشین نبوت ہو' جو علم نبوت کا وارث ہو' حالات ادھر کے ادھر ہو جائیں اس کے پائے ثبات کو بھی لغزش نہیں آتی۔ اگر تراز و کر لیں تو وہ ایک شخصیت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب ہیں' اس گئے گزرے دور میں...... تو عزیزان گرامی! وہ کردار ادا کیا ہے آپ نے' میں عرض کر رہا تھا جب دل متاثر ہوتا ہے نا تو پھر کسی کی پرواہ نہیں ہوتی۔ یہاں (زینت المساجد میں) حضرت کی خدمت میں ہم (تعلیم حاصل کرتے) رہے ہیں' بلکہ میں آپکو ایک بات کہوں' اس وقت میں بچہ تھا' کاش! مجھے اس وقت احساس ہوتا کہ اس شخصیت (حضرت نباض قوم مدظلہ) کا کیا مقام ہے' میں صحیح بات آپ کو عرض کر رہا ہوں کہ بچہ تھا' اس وقت جان نہیں سکا لیکن جب پڑھا ہے کتابوں کو تو پھر پتا چلا ہے کہ کون کیا ہوتا ہے اور کون کیسا ہوتا ہے' ہاں...... (مذکورہ خطاب کی آڈیو کیسٹ ادارہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ سے طلب فرمائیں)

آخری تقریر

۱۶ ربیع الآخر ۱۴۲۳ھ بروز جمعۃ المبارک عرس غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تقریب سعید میں شاہ صاحب نے خصوصی خطاب فرمایا' افسوس کہ زینت المساجد میں یہ شاہ صاحب کا آخری خطاب ثابت ہوا۔ اس موقع پر بھی دوران خطاب حسب سابق آپ نے فرمایا کہ "یقین جانئے اس جگہ پر میں خطاب کیلئے نہیں بلکہ جو میں نے یہاں سے پڑھا ہے وہ سبق سنانے کی

marfat.com

نیت سے اور حضرت نباض قوم مدظلہ کی زیارت وان کی دعائیں لینے کیلئے حاضر ہوتا ہوں"۔
(یہ خطاب بہت ہی رقت آمیز و دلنشین تھا)

رشحات قلم

حضرت نباض قوم مدظلہ کی لاجواب کتاب "براہین صادق" پر خطیب الاسلام علیہ الرحمہ نے بدیں الفاظ اپنے تاثرات ارسال فرمائے "امت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں کچھ ایسی شخصیات ہوتی ہیں کہ جن کا مشن فقط دین کی خدمت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہی ہوتا ہے اور اس میں کوئی دنیاوی ملاوٹ نہیں ہوتی ...... ان خوش نصیب حضرات میں پاسبان مسلک رضا، فیض یافتہ امیر ملت وفقیہ اعظم کوٹلوی، نائب محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی شامل ہیں۔ آپ علم نبوی کے وارث ہیں اور اس مشن کو لے کر اپنی پوری زندگی صرف اور صرف دین کی تبلیغ اور مسلک حقہ کے تحفظ کیلئے وقف فرما دی ہے۔ یہ سب اعلیٰ حضرت عظیم البرکت اور حضرت محدث اعظم پاکستان (علیہما الرحمۃ) کا خصوصی فیضان ہے کہ اس مشن کو لیکر چلے ہیں۔ آپ اس دور کے عظیم مجاہدین اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ناموس کا تحفظ کرنیوالوں میں ایک خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ آپ کے تبلیغی مشن کی خوبیوں میں یہ بات سرفہرست ہے کہ جس کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ جہاں بھی عزت وعظمت وشان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی بھی مسئلہ ہو وہاں نباض قوم علامہ ابوداؤد صاحب (حفظہ اللہ تعالیٰ) کا ایک نمایاں کردار ہوتا ہے۔ اسی سلسلہ میں آپکا تبلیغی اشتہارات وکتب تحریر فرمانا اور ان کو قوم کے سامنے پیش کرنا ...... اس مشن میں اتنا خلوص اور اتنی محبت ہے کہ میں سمجھتا ہوں یہ وہ مبارک مشن ہے جو ہر سچے مسلمان کا ہونا چاہیے اور واقعی علماء حق کا یہ صحیح مشن ہے، جس پر آپ کام فرما رہے ہیں۔ جس پر آپ کام فرما رہے ہیں۔ عالم باعمل، آفتاب رضویت حضرت مولانا محمد صادق صاحب مدظلہ کا شماران ہستیوں میں ہوتا ہے کہ جو ابتداء سے انتہاء تک صرف اور صرف دین ہی کی بات کرتے ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ

marfat.com

بحمداللہ اس مشن میں کامیاب وکامران ہیں۔آپ اس دور کے بہت بڑے مجاہد ہیں اور یہ جہاد اس طرح فرمارہے ہیں کہ جس طرح ناموس رسالت کا تحفظ کرنے کیلئے کوئی محافظ کھڑا ہوتا ہے اور اس لحاظ سے آپ اس دور میں حضور امام الانبیاء سرکار مدینہ ﷺ کے ناموس کے محافظ مقرر فرمائے گئے ہیں۔

الحمدللہ! میں نے گوجرانوالہ میں اہلسنت وجماعت کی اوّلین دینی معیاری مرکزی درسگاہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم میں دوران تعلیم آپ کی تحریر وتقریر میں دیکھا کہ جہاں بھی حضور ﷺ کی عظمت وشان کا کوئی مسئلہ آیا' وہاں پیر طریقت مولانا ابوداؤد صاحب زید مجدہٗ نے کسی بڑی سے بڑی طاقت کی پرواہ کئے بغیر کلمہ حق بلند فرمایا' آپ کے سامنے صرف اور صرف تحفظ ناموس رسالت اور دین حق کی اشاعت ہی ہوتی ہے اور اس سلسلہ میں آپ کے سامنے کوئی پہاڑ بھی آجائے تو اس کو عبور کرنا آپ کیلئے کوئی مشکل کام نہیں اور آپ کی نظروں میں اس کے مقابلہ میں کسی بھی چیز کی کوئی اہمیت نہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کے تحریر فرمائے ہوئے لاجواب علمی وتحقیقی اور تبلیغی اشتہارات ماشاءاللہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور لاکھوں مسلمان ان علمی جواہر پاروں سے فیض یاب ہورہے ہیں۔

(فالحمدللہ علی ذالک)

اللہ کرے زور علم اور زیادہ

میں اور پوری قوم ...... بقیۃ السلف' حجۃ الخلف حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کی نصف صدی سے زائد مجاہدانہ دینی وملی خدمات پر آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ آپکا مبارک سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رہے اور مولیٰ تعالیٰ آپ کو بصحت وعافیت عمر دراز عطا فرمائے اور ہر نظر بد سے محفوظ رکھے۔(آمین)

اس دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

marfat.com

ماشاءاللہ آپ اس شعر کا صحیح مصداق ہیں کہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

(دعا گو: سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی...... ذوالقعدہ ۱۴۲۹ھ)

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ زمانہ طالب علمی ہی سے رضائے مصطفیٰ کے قاری اور اس کی مسلکی خدمات کے معترف تھے' جس کا اندازہ آپ کے درج ذیل مکتوب محبت سے کیا جا سکتا ہے۔ ماہنامہ ''رضائے مصطفیٰ'' کو چالیس سال سے مسلک حق اہلسنت و جماعت کی تبلیغ کرنے پر مبارک پیش کرتا ہوں اور ۴۵ ویں سال کے آغاز پر دعا گو ہوں کہ اللہ کریم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے رضائے مصطفیٰ کو مزید سنیت کی بہتر خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس پرفتن دور میں فسق و فجور اور بدعقیدگی کی تاریکیوں میں ہدایت کا مینارہ نور ثابت فرمائے۔ (آمین ثم آمین) ''رضائے مصطفیٰ'' ایک ایسا حق ہے جو باطل کی نظروں میں کھٹکتا ہے یہی اس کی خصوصیت ہے جب بھی کسی فتنے نے جنم لینا ہوتا ہے تو جنم لینے سے پہلے ہزار مرتبہ سوچتا ہے کہ ماہنامہ ''رضائے مصطفیٰ'' کا اس کے ساتھ کیا سلوک ہوگا اور وہ اس کا کیسے مقابلہ کرے گا کیونکہ ماہنامہ ''رضائے مصطفیٰ'' نے ہمیشہ ہر باطل اور فتنے کے خلاف بے خوف و خطر جہاد کیا ہے۔ خواہ وہ رافضیت کا فتنہ ہو خارجیت کا ہو یا مرزائیت کا فتنہ ہو' خاص چیز جو اس ماہنامہ میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اختلاف برائے اختلاف نہیں بلکہ اختلاف برائے اصلاح ہے نہ کہ فتنہ پروری اور بلیک میلنگ ہے۔ فقیر ''رضائے مصطفیٰ'' کا بہت پرانا قاری ہے اور میرے خیال میں ماہنامہ کا اختلاف کرنا اخلاص پر مبنی ہے جس کا مطلب ہوتا ہے صراط مستقیم پر چلانا اور قبر و حشر کی پریشانیاں اٹھانا پڑتی ہیں' ناراضگیاں مول لینی پڑتی ہیں جو اس دور میں انتہائی مشکل معاملہ ہے' ہر آدمی کے بس کی بات نہیں مگر الحمد للہ رضائے مصطفیٰ نے یہ فرض خوب نبھایا ہے جو بہت بڑا جہاد ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس دور

marfat.com

پیر سیدّ شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ سیدّ فدا حسین شاہ، پیر نصیر الدین نصیر رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف ودیگر درودو سلام پڑھتے ہوئے

پیر سیدّ شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ علامہ سیدّ محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک یادگار تصویر

marfat.com

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو امریکہ کے دورے پر نیوجرسی کا میئر تاریخی سند پیش کر رہا ہے

marfat.com

سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر چیئرمین سنی اتحاد کونسل صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم
صاحبزادہ پیر سیّد وسیم الحسن نقوی' سیّد ضمیر الحسن فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

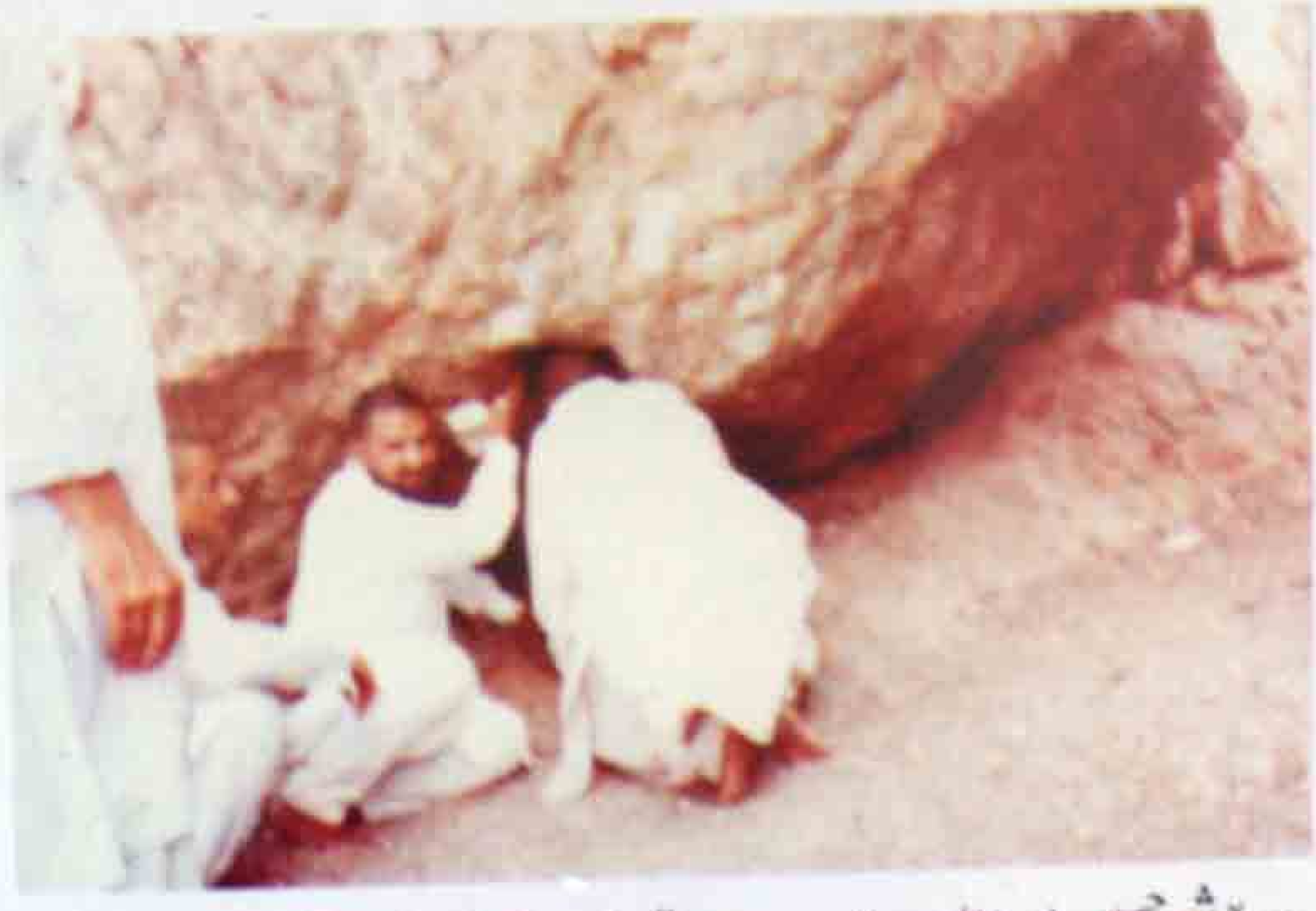

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سر اس پتھر کے ساتھ لگایا جس پتھر نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم
کا دانت مبارک شہید ... کیا

marfat.com

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کیساتھ خوشگوار موڈ میں

امریکہ میں یوم تکبیر کے موقع پر پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ خطاب فرماتے ہوئے
حسین نواز بھی اسٹیج پر بیٹھے ہیں

marfat.com

پیر سیدؒ شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو امریکن سینیٹر کانگریسی مین مسٹر اون کے دیئے گئے عشائیہ کے موقع پر لی گئی تصویر

ناروے سیدؒ شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ سیدؒ نعمت علی شاہ میلاد النبی کے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے

marfat.com

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ حج کے موقع پر احرام کی حالت میں

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد پیر سیّد نواب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ یادگار تصویر

marfat.com

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے چہلم کے موقع پر صاحبزادہ پیر سیّد وسیم الحسن نقوی
سربراہ سنی تحریک ثروت اعجاز قادری' قاری سیّد صداقت علی' سیّد ضمیر الحسن

امریکہ میں سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ' سیّد صابر شاہ' سیّد سلطان ریاض الحسن اور میاں شہباز شریف

marfat.com

پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی کے ساتھ

صدر سپاہ صحابہ (ایم این اے) اعظم طارق ملاقات کیلئے گھر آئے اس موقعہ پر لی گئی تصویر

marfat.com

میں کسی کے ایمان کو بچانے کی کوشش کرنا اور ان عقائد بد سے بچانا جن کے اپنانے سے بندہ جہنم کا ایندھن بن جاتا ہے بہت بڑا جہاد ہے۔ اس سے بڑھ کر اور انسانیت کی خدمت کیا ہو سکتی ہے؟ یہ انتہائی مشکل کام اسلئے ہے کہ جس کی بہتری مقصود ہوتی ہے وہی اس کو مخالف سمجھتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا صلہ بھی زیادہ رکھا ہے۔ یہی ماہنامہ کا طرۂ امتیاز ہے کہ کون کیا سمجھ رہا ہے؟ کیا کہتا ہے "رضائے مصطفیٰ" اس سے بے نیاز ہو کر اپنا مشن جاری رکھے ہوئے ہے اور اپنے نام کی لاج رکھتے ہوئے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی رضا کے واسطے اپنا فرض پورا کر رہا ہے۔ فقیر کی دعا ہے کہ اللہ کریم حضور اکرم ﷺ کے صدقے اس کو مزید برکت عطا فرمائے اور لوگوں کیلئے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین ثم آمین)

(سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی......صفر المظفر ۱۴۲۲ھ)

خوش طبعی

قارئین آپ کی ضیافت طبع کیلئے بتاتا چلوں کہ زمانہ طالب علمی ہی سے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش طبع تھے اور اپنے دوستوں کو بھی دلشاد رکھتے تھے۔ طالب علموں کے ساتھ لڑائی جھگڑے سے بچتے...... لیکن ایک مرتبہ ان کا باورچی صاحب سے اختلاف ہو گیا تو انہوں نے کتنے دلچسپ شعر لکھ کر طالب علموں کو سنائے۔ شعر کچھ اس طرح تھے۔

ایہہ کی بنائی جانا ایں ...... ایہہ کی بنائی جانا ایں
بوٹیاں جن جن کے آپے ای کھائی جانا ایں
طالب علماں نوں شورے تے ٹرکائی جانا ایں
ایہہ کی بنائی جانا ایں ...... ایہہ کی بنائی جانا ایں

(وغیرہ وغیرہ)

باورچی نے حضرت مہاجر قوم مدظلہ کو شکایت کی۔ آپ نے شاہ جی کو بلایا، شعر سننے کے بعد مسکرائے اور صرف اتنا کہا "انہیں تنگ نہ کیا کریں...... شاہ جی! اب آپ کی شکایت

نہیں آنی چاہیے کیونکہ آپ ماشاءاللہ سید ہیں اس لئے احتیاط کریں"۔ شاہ جی نے عرض کیا "حضور! آئندہ آپ کو میری کوئی شکایت نہیں پہنچے گی"۔ اپنی نجی محافل میں مذکورہ واقعہ شاہ صاحب اکثر بڑے محظوظ ہو کر بیان فرمایا کرتے اور اس کے علاوہ بھی اپنی طالب علمی کے متعدد واقعات سناتے رہے۔

صاحبزادہ سید شبیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ حافظ آبادی

الحاج مہر عارف ندیم ایڈووکیٹ (گوجرانوالہ)

آج اس نادر روزگار شخصیت کا ذکر کر رہا ہوں کہ انہوں نے اپنی پوری زندگی دین سلام کی سربلندی اور تبلیغ کیلئے وقف کر دی تھی جو کہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ بیمار انسانیت کو شفا بخشنے والے لازوال اصول "عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" سے روشناس کرایا' ہر عظیم انسان کی طرح شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کی تفسیر اور بخاری شریف پر حاشیہ لکھ کر افکار ب نظریات کی صداقت کے چراغ قدم قدم پر جلاتے چلے گئے مخالفوں کی انتہائی منظم اور زبردست سازش' مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن مخالفتوں کے طوفان اس کے عزم راسخ کو متزلزل نہ کر سکے۔ سچائی کی یہ قندیل مخالفت کی آندھیوں کے باوجود روشن رہی اور اس کی کرنیں غیر متعصب لوگوں کے علاوہ متعصب مخالفوں کو بھی علم کی روشنی کا ہمنوا بناتی چلی گئی۔ اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام بے لوث اور ان تھک خدمت اسلام کرنے والے عظیم ترین انسانوں کی فہرست میں ہمیشہ کیلئے زندہ رہے گا۔

بقول راوی "میں نے متاع زیست کو ضائع نہیں کیا" قدرت نے شاہ صاحب کو قائدانہ صلاحیتوں سے بھی نوازا تھا تمام ملک کے علماء اہلسنت کو اکٹھا کیا طوفانی دورے کیے اور "مجلس تاجدار نبوت نامی ایک جماعت کی تشکیل تنظیم سازی کر کے خود بطور چیئرمین مجلس تاجدار نبوت پاکستان فرائض سرانجام دیتے رہے۔ جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی سینئر نائب صدر کے عہدہ پر آخری دم تک فائز رہے زندگی کے آخری ایام میں آپ کی سعی جمیلہ

marfat.com

سے حافظ آباد میں سنی اتحاد کونسل کا قیام معرض وجود میں آیا اور تاحیات چیئرمین مقرر ہوئے۔

شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحی حیات کے مطالعہ سے اس قول کی صداقت ثابت ہو جاتی ہے کہ واقعی یہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہے جس نے زندگی کی کما حقہٗ قدر کی حیات مستعار کا ایک لمحہ بھی بے مصرف نہیں گزارا۔ یہ اس ہستی کی انتھک اور بے مثال جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا کے کونے کونے میں صاحبزادہ پیر سید شبیر حسین شاہ نقوی حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے مداحوں کی آنکھیں اشک بار ہیں کیونکہ وہ صداقت کے چراغ کی کرنوں سے عوام کو دین اسلام کی روشنی سے بڑے خلوص اور لگن سے فیضیاب کرتے رہے۔ "لحد میں عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا داغ لے کر چلے"۔

marfat.com

منظوم خراج عقیدت

تاریخی مادہ ہائے سن وصال

خطیب اہلسنت' واعظ خوش الحان حضرت مولانا
پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۳۱ھ

☆ سیدزادہ رحمۃ اللہ علیہ
☆ محب سلطانِ دین' خطیب اہلسنت
☆ الٰہی یا حلیم اغفرہ'
☆ یک محب اصحاب مصطفیٰ سید شبیر حسین شاہ
☆ مست وشیدا محب صحابہ واہل بیت
☆ زبدۂ مقربان سید شبیر حسین شاہ
☆ بلطف قدیر' خوش الحان
☆ محب صمدانی سید شبیر حسین شاہ نقوی

۲۰۱۰ء

☆ دل افروز ترنم تکلم تبسم
☆ راہ اوٗ مترنم تبسم متکلم
☆ آہ جدا' الحاج شبیر حسین شاہ حافظ آبادی
☆ مقرر محبت' سید شبیر حسین شاہ
☆ اُوخادم دین' جزاک اللہ فی الدارین خیرا

marfat.com

کاوش! علامہ صاحبزادہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی

......☆......☆......☆......

رفتید و لے نہ از دل ما

شہنشاہ خطابت مقبول عرب وعجم حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ الحاج

پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وصال: ۲۶ شوال المکرم ۱۴۳۱ھ ۱۶ اکتوبر ۲۰۱۰ء

ماہر علم الاعداد محترم محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری کے قلم سے

قرآنی مادۂ تاریخ (سال وصال)

"ھم المومنون حقا لھم درجات عند ربھم"

۱۴۳۱ھ

دیگر مادہ ہائے تاریخ (سال وصال)

"جواہر فیض الرسول" ۱۴۳۱ھ — "لمعان رضائے مصطفیٰ" ۱۴۳۱ھ

"آواز رضویت" ۱۴۳۱ھ — لبیب کامل علم ونظر" ۱۴۳۱ھ

"لازوال فیض سادات" ۱۴۳۱ھ — خلوص ومحبت کا پیکر" ۱۴۳۱ھ

"عین فکر رضا" ۱۴۳۱ھ — آستان معرفت حبیب حق" ۱۴۳۱ھ

"تنویر قندیل علم وعرفان حبیب" ۱۴۳۱ھ — "شان فیضان الحق" ۱۴۳۱ھ

"باادب مصطفیٰ باوداد غوث الوریٰ"

"حسن وفروغ متقیں" ۲۰۱۰ء

"باب دیار عظمت فقر" ۲۰۱۰ء

"تعلیم وتبلیغ" ۲۰۱۰ء

"لمع عظمت ملک فقر" ۲۰۱۰ء

marfat.com

"ادیب بزم فیضان رضا" ۲۰۱۰ء

"زیب چراغ فقر و عرفان" ۲۰۱۰ء

فیض تربیت حق" ۲۰۱۰ء

"حسن خیرات مدحت مصطفیٰ" ۲۰۱۰ء

"خوبی بزم خیر البشر" ۲۰۱۰ء

"فروغ باب طریقت" ۲۰۱۰ء

قطعات تاریخ (سال وصال)

اہل گلشن کے دلوں کو دے گیا داغ فراق
گلشن عرفان کا وہ بلبل شیریں مقال

انتہائی بدنصیبی ہے یہ محرومی بڑی
چھپ گیا چشم جہاں سے نیز حسن و جمال

اس کا پیکر بالیقیں تصویر خوب علم و فقر
وہ یقیناً دانش و حکمت کا تھا نقش کمال

ابتداء ہی سے ابوداؤد کا تھا فیض یاب
تھا ازل ہی سے خجستہ بخت عبد خوش خصال

اپنے استاد مکرم سے، جو ہیں نباض قوم
جو عقیدت اس کو تھی، اس کی نہیں کوئی مثال

عالم نطق و نوا اس کو بھلا سکتا نہیں
وہ خطیب منفرد تھا وہ مقرر بے مثال

اس کی رحلت ایک صدمہ دل خراش و جاں گداز
اس کی فرقت واقعہ ہے انتہائی مدلال

marfat.com

طیب فردوس بریں سے قبر معمور اس کی ہو
اس کی تربت ہو منور اے خدائے ذوالجلال

اولیائے حق تعالیٰ موت سے مرتے نہیں
ایک گھر سے دوسرے گھر میں ہے ان کا انتقال

فیض یاب پاسبان مسلک احمد رضا
"مظہر اوصاف حق" ہے اس کی تاریخ وصال
۱۴۳۱ھ

"عظمت علم و جمال فقر" سے طارق کہی
۲۰۱۰ء
اس جلیل القدر مرد حق کی تاریخ وصال

......☆......☆......

سعادت مند تھا تلمیذ صادق | نظر استاد کی بھی اس پہ تھی خاص
کئے انمول گوہر اس نے حاصل | معارف کے سمندر کا تھا غواص
فروغ دین و ملت کے لئے وہ | رہا محو عمر بھر باصدق و اخلاص
سر "بیدار دل" سے سال رحلت | کیا طارق رقم "تصویر اخلاص"
۲ ۔ ۱۴۲۹ھ

۱۴۳۱ھ=۲+۱۴۲۹

منقبت

خدائے لم یزل کی بارگاہ میں سر جھکایا ہے
محمد ﷺ کی غلامی میں مزہ جینے کا آیا ہے

ذرا دیکھو تو کیسی شان سے شبیر جاتے ہیں
کہ استقبال کو خود والی کونین آیا ہے

marfat.com

یہ رتبہ آج کل کے دور میں کب کس کو ملتا ہے
جو رتبہ دیکھ لو تم حضرت شبیر پایا ہے

خطاب اک سینوں کے بادشاہ کا تجھ کو ہی زیبا
کہ ہم کو عشق کے اس بام تک بس تو ہی لایا ہے

وہ سوز و ساز دنیا میں کوئی بھر لا نہیں سکتا
تری آواز نے جس سوز کا جادو جگایا ہے

نبی ﷺ کے عشق کا پرچم تو نے کر دیا اونچا
ہمارے سر پہ اب تک بھی اسی پرچم کا سایہ ہے

تری اس جراتِ گفتار پہ نازاں ہے ہر سنی
کہ جس نے خارجیت' رافضیت کو مٹایا ہے

تری تربت پہ لاکھوں اور کروڑوں رحمتیں برسیں
کہ تو نے ایک عالم کو تباہی سے بچایا ہے

جنیدؔ اب ہم نے بادِ تند سے اس کو بچانا ہے
چراغ عشق جو تو نے محبت سے جلایا ہے

❀......❀......❀

marfat.com

مفسر قرآن پیر سید شبیر حسین شاہ نقوی الحسینی

کی دیگر علمی مستند تصانیف

اختیاراتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	نورانیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	مسئلہ علم غیب
مسئلہ گیارہویں شریف	ہم صلوٰۃ وسلام کیوں پڑھتے ہیں؟
نجومِ رسالت	خلیفہ بلا فصل کون؟
منکر حدیث کون؟	محبّ اہل بیت کون؟
تبلیغی جماعت قرآن وحدیث کی روشنی میں	سفیر امن فی ردِ قباحتِ زمن
شرح احادیث ابن ماجہ (زیر طبع)	شرح احادیث بخاری فی فضائل محبوب باری

سالانہ عرس پاک اکتوبر کی پہلی جمعرات، جمعہ کو ہوا کرے گا، ہر سال 10 محرم الحرام کو شہادت حسینؓ کانفرنس ہوگی ستائیسویں رمضان جشن نزول قرآن ہوگا، شب برات کی محفل پاک ہر سال ہوگی، ہر ماہ کی پہلی جمعرات کو ختم شریک کی محفل ہوگی (انشاءاللہ)